ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

میں ماہِ رمضان المبارک کی مناسبت
سے شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ
بنام

رمضان المبارک

کے 106 مضامین



For Download Visit:
www.dawateislami.net

پیش کش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

پہلے اسے پڑھئے

اسلامی سال کا نواں مہینا رمضانُ المبارک ہے اس کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے۔ یہ بڑی عظمت و شان والا ہے۔ اس کی ہر گھڑی رَحمت بھری ہے، اس میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، گناہ معاف ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمضان ہی ہو۔ (ابنِ خزیمہ، 3/190، حدیث:1886)

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سَیِّدُ الشُّھُوْرِ رَمَضَانُ، وَ سَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یعنی تمام مہینوں کا سردار رَمَضان ہے اور تمام دِنوں کا سردار جمعہ کا دِن ہے۔ (معجم کبیر، 9/205، حدیث:9000)

اس مہینے کی خُصُوصِیّت ہے کہ مہینوں میں سے صرف رَمَضانُ المبارک کا نام قرآنِ کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح اس مہینے کی عظمت و شان کا اَندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ قُرآنِ کریم بھی اسی مہینے میں نازِل ہوا۔

نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حضرت سیِّدُنا ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے رمضانُ المبارک کی پہلی رات نازل ہوئے۔ تورات شریف رمضانُ المبارک کی ساتویں، انجیل شریف چودھویں جبکہ قرآنِ کریم پچیسویں رات نازل ہوا۔ (مسند احمد، 6/44، حدیث:16981) زبور شریف رمضانُ المبارک کی چھ تاریخ کو نازل ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 15/528، حدیث:30817 ملتقطا)

رمضان "رَمْضٌ" سے بنا ہے جس کے معنٰی ہیں: "گرمی سے جلنا"۔ قدیم لغت سے جب مہینوں کے نام نقل کئے گئے تو اس وقت جس قسم کا موسم تھا اسی کے مطابق مہینوں کے نام رکھ دیئے گئے اتفاق سے اس وقت رمضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے اس کا نام "رمضان" رکھ دیا گیا۔ (النہایۃ لابن الاثیر، 2/240) حضرت علامہ سراجُ الدین عمر بن علی المعروف ابنِ مُلقّن شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات:804ھ) نقل فرماتے ہیں: رَمْضٌ موسمِ خَرِیف (خزاں) کی بارِش کو کہتے ہیں۔ اس مہینے کو "رمضان" کا نام اس لئے دیا گیا ہے کہ یہ جسم کو گناہوں سے مکمل طور پر صاف ستھرا اور دل کو خوب پاک کر دیتا ہے۔ (حدائق الاولیاء، 2/596)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ: جس طرح بھٹی گندے لوہے کو صاف کرتی ہے اور صاف لوہے کو پرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو محبوب کے پہننے کے لائق بنا دیتی ہے اسی طرح روزہ گنہگاروں کے گناہ معاف کراتا ہے نیکوکار کے درجے بڑھاتا ہے اور قُربِ الٰہی زیادہ کرتا ہے اس لئے اسے رمضان کہتے ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/133 ماخوذا)

ماہِ رَمضان اور اس کے روزے ربِّ کریم کی وہ عظیم نعمت ہے جس پر ہم اُس کا جتنا شکر ادا کریں وہ کم ہے، یُوں تو ربِّ کریم کے ہم پر بے شمار اِحسانات ہیں، سال کے 12 مہینوں میں اُس کی عطاؤں اور نوازشوں کے دروازے ہم گناہگاروں کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں، مگر اِس ماہِ مُبارک کی اِبتدا سے اِنتہا تک مغفرت و رِضوان کے پروانے تقسیم ہوتے رہتے ہیں، روزہ داروں کی نیکیاں ہر ہر لمحے بڑھتی رہتی ہیں، ان کا ہر لمحہ عبادت میں شمار ہوتا ہے اور روزہ داروں کی دعائیں رب کریم کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی میں پورا مہینا ہی مختلف سلسلوں اور مصروفیات کے ذریعے ماہ رمضان کی اہمیت و فضیلت کا چرچا کیا جاتا ہے۔ اس موقع پر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی اپنا حصہ ملاتا ہے اور ہر سال رمضان المبارک کے شمارے میں کئی مضامین قراٰن کریم، روزوں کے فضائل و شرعی احکامات، اعتکاف اور دیگر اہم موضوعات پر شامل کئے جاتے

ہیں۔ اس رمضان المبارک 1443ھ کے موقع پر قارئین کے لئے ایک خصوصی تحفہ "رمضان المبارک کے 106 مضامین" پیش کیا جارہا ہے، یہ دراصل گزشتہ شماروں میں رمضان المبارک کی مناسبت سے شائع ہونے والے مضامین کا مجموعہ ہے جسے ❀ حمد و نعت، ❀ فضائلِ قرآن، ❀ نیکیاں کمانے کا مہینا، ❀ رمضان المبارک کے فضائل و برکات، ❀ مدنی مذاکرے کے سوال و جواب، ❀ رمضان المبارک اور شرعی احکام، ❀ اسلامی بہنوں کے لئے شرعی احکامات، ❀ زکوۃ اور صدقات و خیرات، ❀ معتکف اور آداب مسجد، ❀ فتح مکہ و غزوہ بدر، ❀ شبِ قدر کے فضائل، ❀ کتب کا تعارف، ❀ روزہ اور میڈیکل مع غذائیں اور احتیاطیں، ❀ تذکرہ صالحین، ❀ تذکرہ صالحات، ❀ اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے، ❀ بچوں کا رمضان، اور ❀ دعوتِ اسلامی اور خدمت دین جیسے اہم ابواب کے تحت جمع کیا گیا ہے۔

اس مجموعہ کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسروں کو بھی شیئر کیجئے نیز اسی طرح ہر ماہ بچوں، بڑوں، خواتین، تاجروں اور مختلف طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے لئے مفید اور اہم مضامین پڑھنے کے لئے اور

اگر آپ جاننا چاہتے ہیں!

۞ ہر مہینے اللہ کے کن کن نیک بندوں کا عرس ہے؟ ۞ حالاتِ حاضرہ میں ہمارا کردار کیا ہو؟ ۞ عوام و خواص کے لئے قرآنِ کریم کی تفسیر اور حدیث کی شرح ۞ دینِ اسلام کے بنیادی عقائد و معلومات ۞ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی مبارک سیرت، فضائل اور خصائص ۞ علمی، شرعی، اخلاقی، معلوماتی سوالات کے جوابات ۞ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت کے اصلاحی پیغامات ۞ چھوٹی چھوٹی نیکیوں کے بڑے بڑے ثواب ۞ معاشرے کی دکھتی رگیں اور ان کا علاج ۞ نوجوانوں، اسٹوڈنٹس، سربراہانِ خانہ اور والدین کو درپیش چیلنجز اور ان کا حل ۞ معاشرے کے مختلف کردار ماں، باپ، بہن، بھائی، استاد، شاگرد وغیرہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ ۞ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کے جوابات ۞ بچّوں اور بڑوں سبھی کے لئے اسلامک جنرل نالج ۞ خواتین کو درپیش گھریلو، ازدواجی، سسرالی اور معاشرتی معاملات میں بہترین دینی راہنمائی اور اس کے علاوہ بہت کچھ

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور 6 زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، گجراتی اور بنگلہ) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔ +92313-1139278

ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

ایڈیٹر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

20 شعبان المعظم 1443ھ

24 مارچ 2022ء

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
	حمد و نعت	
.1	مرحبا صد مرحبا پھر آمد رمضان ہے	08
	فضائلِ قرآن	
.2	قرآن کیوں نازل ہوا؟	09
.3	قرآن پڑھنا سیکھئے	11
.4	قرآن پاک کے بارے میں عقائد و معلومات	12
.5	قرآن پاک کے 40 نام	13
.6	ذوقِ تلاوت	15
.7	قرآن پڑھانے کے فضائل	16
.8	تلاوت میں رونے والوں کے واقعات	18
.9	آؤ قرآن پڑھائیں	19
	نیکیاں کمانے کا مہینا	
.10	نورِ نماز	21
.11	تجارتی مصروفیات یادِ الٰہی سے غافل نہ کر دیں	23
.12	نیکیاں کمانے کا مہینا	24
.13	6 آسان نیکیاں	25
.14	افطار کروایئے ثواب کمایئے	26
.15	فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں	27
	رمضان المبارک کے فضائل و برکات	
.16	رمضان کی تیاری کر لیجئے	31
.17	رمضان کی تیاری	33
.18	جنت سجائی جاتی ہے	34
.19	اللہ پاک کا مہمان	36

.20	احساسِ رمضان	37
.21	اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط	38
.22	روزہ پاکیزہ زندگی اپنانے کا نسخہ	40
.23	روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنایئے	41
.24	روزہ اور جھوٹی باتیں	42
.25	رمضان المبارک اور مہنگائی	43
.26	رمضان المبارک کے متعلق اہم معلومات	44
.27	رمضان کی قدر کیجئے	45
.28	مجھے تراویح کا لفظ دکھاؤ	46
	معتکف اور آداب مسجد	
.29	اعتکاف کے لئے سفر	48
.30	مسجد کا ادب	49
.31	معتکفین وغیرہ کے لئے مسجد کے آداب سے متعلق اہم مدنی پھول	50
.32	مسجدیں صاف رکھئے	51
.33	اعتکاف اور دعوتِ اسلامی	52
	زکوٰۃ اور صدقات وخیرات	
.34	آگ کے کنگن	53
.35	صدقہ وخیرات	55
	مدنی مذاکرے کے سوال وجواب	
.36	روزے میں فلمیں ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا	56
.37	روزے کی حالت میں ٹوتھ پیسٹ کرنا یا سرمہ لگانا کیسا؟	57
.38	چار چار رکعت کرکے تراویح ادا کرنا کیسا؟	58
.39	گم شدہ مال کی زکوٰۃ کا حکم	59
.40	کیا کام کی دباؤ کی وجہ سے روزہ چھوڑ سکتے ہیں؟	60
	رمضان المبارک اور شرعی احکام	
.41	قضا روزے کس طرح رکھے جائے؟	62

.42	صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟	63
.43	سفر میں روزے کا حکم	64
.44	روزے میں انجیکشن لگوانا کیسا؟	65
.45	غلطی سے وقت سے پہلے افطار کرنے کا حکم	66
.46	روزہ ٹوٹنے کے گمان پر کھاپی لیا تو کیا کریں؟	67
.47	روزوں کا فدیہ	68
.48	حالتِ روزہ میں تھوک نگلنا کیسا؟	69
.49	کیا بے ہوش ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟	70
.50	روزہ اور گیارہ غلط فہمیاں	72
	اسلامی بہنوں کے لئے شرعی احکامات	
.51	دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے رمضان کے روزے کا حکم	74
.52	مخصوص ایام اور روزے کا ایک مسئلہ	75
.53	کیا حاملہ عورت پر روزے رکھنا فرض ہے؟	76
.54	عورت کا مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کرنا کیسا؟	77
	شبِ قدر کے فضائل	
.55	شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر	79
.56	شبِ قدر	80
	غزوہ بدر اور فتح مکہ	
.57	غزوۂ بدر	81
.58	غزوۂ بدر میں خطبۂ رسول	82
.59	بدر اور اہلِ بدر	83
.60	فتح مکہ اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حلم	84
.61	فتح مکہ کے اسباب و نتائج	86
	کتب کا تعارف	
.62	فیضانِ رمضان	88
.63	شانِ خاتونِ جنت	89

روزہ اور میڈیکل مع غذائیں اور احتیاطیں

.64	روزہ داروں کے لئے انمول تحفہ	90
.65	بارگاہِ رسالت سے قلم کا تحفہ ملا	91
.66	روزہ اور صحت	92
.67	روزہ اور میڈیکل سائنس	94
.68	شوگر کے مریض اور رمضان کے روزے	96
.69	سحری و افطاری کی غذائیں اور احتیاطیں	98
.70	تربوز اور بینگن	100
.71	گرمی اور تربوز	101
.72	کھجور کے فوائد	102
.73	سحری و افطاری کی تیاری	103

بچّوں کا رمضان

.74	نماز اور بچّے	104
.75	بچّے رمضان کیسے گزاریں؟	105
.76	عمر کا پہلا روزہ	106
.77	چھٹیاں کیسے گزاریں؟	107
.78	چھٹیوں میں قرآن پاک مکمل کرلیا	108
.79	کتنی عیدی ملی؟	109

دعوتِ اسلامی اور خدمت دین

.80	خدمتِ قرآن اور دعوتِ اسلامی	110
.81	کیا آپ دعوت اسلامی کے بارے میں جاننا چاہیں گے؟	113
.82	دعوت اسلامی کے چند شعبہ جات ایک نظر میں	114
.83	دعوت اسلامی کے خدمت دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی	115

تذکرۂ صالحین

.84	امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا علمی مقام	117
.85	امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ	119

.86	حضرت سیدنا مولی علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی گھریلو زندگی	121
.87	مولی علی المرتضی رضی اللہ عنہ کا ذریعۂ معاش	123
.88	حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے مشورے	124
.89	حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے حیرت انگیز فیصلے	126
.90	حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے کارنامے	128
.91	مولی علی نے واری تری نیند پر نماز	130
.92	راکب دوش مصطفی حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ	132
.93	تذکرہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ	134
.94	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ	135
.95	امیر اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری کی 5 نمایاں دینی خدمات	137

تذکرۂ صالحات

.96	مدنی آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شہزادیاں	139
.97	خاتونِ جنت کی عادات مبارکہ	140
.98	خاتونِ جنت اور پردے کا اہتمام	141
.99	خاتونِ جنت کی سیرت سے ملنے والے درس	142
.100	نواسیِ مصطفی حضرت سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ عنہا	143
.101	ازواجِ مطہرات کے امت پر احسانات	144
.102	ام المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا	146
.103	مفتیہ اسلام حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	147
.104	ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا شوقِ عبادت	148
.105	ام المؤمنین حضرت سیدتنا سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا	149
.106	حضرت سیّدتنا نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا	150

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

.107	وہ بزرگانِ دین جن کا عرس یا وصال رمضان المبارک میں ہے	151
.108	رمضان المبارک کے اہم واقعات ایک نظر میں	161



حمد / مناجات

درد اپنا دے اس قدر یارب

درد اپنا دے اس قدر یارب
نہ پڑے چین عُمر بھر یارب

میری آنکھوں کو دے وہ بینائی
تُو ہی آئے مجھے نظر یارب

وِرد میرا ہو تیرا کلمۂ پاک
جبکہ دنیا سے ہو سفر یارب

میرے جُرم و قصُور پر تُو نہ جا
اپنی رَحمت پہ کر نظر یارب

اُڑ کے پہنچوں میں شہرِ طیبہ میں
میرے لگ جائیں ایسے پَر یارب

زیرِ ہر دم رہیں تیرے دُشمن
دِین تیرا رہے زَبَر یارب

قادِری ہے جمیل اے غفّار
سب گُنہ اِس کے عَفْو کر یارب

قبالۂ بخشش، ص56
از مَدّاحُ الحبیب محمد جمیل الرحمن قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی

نعت / اِستِغاثہ

شورِ مہِ نو سن کر تجھ تک میں دَواں آیا

شورِ مہِ نو سُن کر تجھ تک میں دَواں آیا
ساقی میں ترے صَدقے مَے دے رَمَضاں آیا

جنّت کو حَرَم سمجھا آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر اک کا مُنھ کہتا ہوں کہاں آیا

طیبہ کے سِوا سب باغ پامالِ فنا ہوں گے
دیکھو گے چمن والو! جب عَہدِ خزاں آیا

سر اور وہ سنگِ در آنکھ اور وہ بزمِ نور
ظالم کو وطن کا دھیان آیا تو کہاں آیا

کچھ نعت کے طبقے کا عالَم ہی نِرالا ہے
سکتہ میں پڑی ہے عقل چکر میں گماں آیا

نامہ سے رضاؔ کے اَب مِٹ جاؤ بُرے کامو
دیکھو مِرے پلّہ پَر وہ اَچھّے مِیاں آیا

بدکار رضاؔ خوش ہو بدکام بھلے ہوں گے
وہ اَچھّے مِیاں پیارا اَچھّوں کا مِیاں آیا

حدائقِ بخشش، ص48
از امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

کلام

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمضان ہے

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رَمضان ہے
کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

یا خدا ہم عاصِیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رمضان ہے

تجھ پہ صَدقے جاؤں رمضاں! تُو عظیم الشان ہے
تجھ میں نازِل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

ہر گھڑی رحمت بھری ہے ہر طرف ہیں برکتیں
ماہِ رَمضاں رحمتوں اور برکتوں کی کان ہے

بھائیو بہنو! کرو سب نیکیوں پر نیکیاں
پڑ گئے دوزخ پہ تالے قید میں شیطان ہے

دو جہاں کی نعمتیں ملتیں ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

یاالٰہی! تُو مدینے میں کبھی رَمضاں دکھا
مُدّتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

وسائلِ بخشش، 705
از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ



قراٰن کیوں نازل ہوا؟

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

قراٰنِ کریم اس ربِّ عظیم کا بے مِثل کلام ہے جو اکیلا معبود، تنہا خالق اور ساری کائنات کا حقیقی مالک ہے، قراٰنِ کریم کے نازل ہونے کی ابتدا رمضانُ المبارک کے بابرکت مہینے میں ہوئی، جسے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لانے کا شَرَف روحُ الْاَمین حضرت جبرئیل علیہ السَّلام کو حاصل ہوا، جبکہ شبِ معراج کچھ آیات بلاواسطہ بھی عطا ہوئیں، اسے کم و بیش 23 سال کے عرصے میں نازل کیا گیا، جہاں اسے دیکھنا، درست پڑھنا اور سننا مسلمان کے لئے ثواب کا باعث ہے وہیں اس کے نازل ہونے کے مَقاصِد کو پیشِ نظر رکھنا بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔

قراٰن کیوں نازل ہوا؟ خود اس مُقدّس کتاب کے اندر کئی مقامات پر اس بات کا بیان موجود ہے کہ اسے کیوں نازل کیا گیا، مثلاً "اس مبارک کتاب کو اس لئے نازل کیا گیا تاکہ لوگ اس کے ذریعے اللہ پاک کے عذاب سے ڈریں" (پ7، الانعام:92) "اس کی پیروی کریں اور پرہیز گار بنیں" (پ8، الانعام:155) "کفر، گمراہی اور جہالت کے اندھیروں سے نکلیں" (پ13، ابراھیم:1) "اللہ پاک کے احکام، وعدے اور وعیدیں لوگوں تک پہنچیں" (پ14، النحل:44، قرطبی، 5/79، تحت الآیۃ:44) "لوگ اس پاکیزہ کتاب میں غور و فکر کرکے نصیحت حاصل کریں۔" (پ23، ص:29)

کُتُبِ الٰہیہ کے مقاصد حضرت علّامہ اسماعیل حَقّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اللہ پاک کی کتابوں سے مقصود ان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا ہے نہ کہ فقط زبان سے بِالتَّرتیب ان کی تلاوت کرنا۔ (اگرچہ فقط تلاوت کرنے کے بھی بہت فضائل ہیں البتہ) اس کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کے کسی حکمران کی طرف کوئی خط بھیجے اور اس میں حکم دے کہ فلاں فلاں شہر میں اس کے لئے ایک محل تعمیر کر دیا جائے اور جب وہ خط اس حکمران تک پہنچے تو وہ اس میں دیئے گئے حکم کے مطابق محل تعمیر نہ کرے البتہ اس خط کو روزانہ پڑھتا رہے، تو جب بادشاہ وہاں پہنچے گا اور محل نہ پائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ حکمران عِتاب (ملامت) بلکہ سزا کا مستحق ہو گا کیونکہ اس نے بادشاہ کا حکم پڑھنے کے باوجود اس پر عمل نہیں کیا تو قراٰن بھی اسی خط کی طرح ہے جس میں اللہ پاک نے اپنے بندوں کو حکم دیا کہ وہ دین کے ارکان جیسے نماز اور روزہ وغیرہ کی تعمیر کریں اور اگر بندے فقط قراٰنِ مجید کی تلاوت کرتے رہیں اور اللہ پاک کے حکم پر عمل نہ کریں تو ان کا صرف قراٰن مجید کی تلاوت کرتے رہنا حقیقی طور پر فائدہ مند نہیں۔ (روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ:64، 1/155 ملخصاً) یاد رہے! یہ بات قراٰنی احکامات پر عمل کی ترغیب کے طور پر ہے البتہ صرف تلاوت کرنے کے بھی بہت فضائل ہیں۔

قراٰنِ پاک کے احکامات اور ہماری عادات ہر ایک اس بات پر غور کرے کہ قراٰنِ پاک جن مَقاصِد کے لئے نازل ہوا کیا وہ ان پر عمل کر رہا ہے؟ اس میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے، رمضان کے روزے رکھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا لیکن آج مسلمانوں کی اکثریت نمازوں سے دور ہے۔ ایک تعداد ہے جو فرض روزے نہ رکھنے کے مختلف حیلے بہانے تراش رہی ہے۔ قراٰنِ پاک میں مسلمانوں کو باطل اور ناجائز طریقے سے کسی کا مال کھانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن آج مال بٹورنے کا کون سا ایسا ناجائز طریقہ ہے جو مسلمانوں میں کسی نہ کسی طرح رائج نہ ہو۔ اس میں مسلمان عورتوں کو گھروں میں رہنے اور پردہ

کرنے کا حکم دیا گیا لیکن آج ہمارے معاشرے میں بے پردگی عام ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں ہی کچھ لوگ عورت کے پردہ کرنے کو دَقیانُوسی سوچ اور تنگ ذہنیت قرار دے رہے ہیں، اس پاکیزہ کلام میں لوگوں کو بدکاری، شراب نوشی، والدین کی نافرمانی سے منع کیا گیا لیکن آج مسلمانوں کی ایک تعداد ان حرام کاموں میں مصروف ہے۔ **کہاں ہیں وہ مسلمان؟** سوائے مخصوص اور تھوڑی تعداد کے آج وہ مسلمان نہ جانے کہاں ہیں جنہیں قراٰنِ پاک کے حلال و حرام کا علم ہو؟ جنہیں اسلامی اَخلاق کا پتا ہو؟ جن کے دل اللہ پاک کی آیات سُن کر ڈر جاتے ہوں اور ان کے اَعضاء اللہ پاک کے خوف سے کانپ اُٹھتے ہوں؟ جن کے دل و دماغ پر قراٰنِ کریم کے اَنوار چھائے ہوئے ہوں۔ جب تک مسلمان اس مقدّس کتاب کے دستور و قوانین پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شان و شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دلوں پر ان کا رُعب جمارہا، لیکن جب سے انہوں نے قراٰنِ کریم کے احکامات پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے دنیا میں بظاہر کیسی ہی عزّت سہی مگر حقیقت میں ذِلّت و خواری ان کا مقدّر بنی ہوئی ہے۔

درسِ قراٰن اگر ہم نے نہ بُھلایا ہوتا
یہ زمانہ، نہ زمانے نے دِکھایا ہوتا
وہ مُعزّز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قراٰں ہو کر

اس سے بڑھ کر بدقسمتی یہ کہ اگر کسی غلط بات پر عمل کرنے والے شخص کو سمجھایا جائے تو بسا اوقات اُلٹا جواب سننے کو ملتا ہے۔ بعض تو کہتے ہیں کہ تم نے دو لفظ کیا پڑھ لئے اب ہمیں بھی سمجھانے لگ گئے! **گرد کی تہہ** آج کل حال یہ ہے کہ قراٰنِ پاک کے عمدہ سے عمدہ اور نفیس نسخے مسجدوں میں الماریوں کی زینت جبکہ گھروں اور دکانوں میں برکت کے لئے رکھے تو ہیں، ریشمی غلاف بھی ان پر موجود ہیں لیکن پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی حالت یہ ہے کہ ان الماریوں اور ریشمی غلافوں پر گرد کی تہہ جم چکی ہے اور حقیقتاً وہ گرد ان غلافوں اور الماریوں پر نہیں بلکہ اس پاکیزہ کلام کے ساتھ ایسا رَوَیّہ اختیار کرنے والے مسلمانوں کے دلوں پر جمی ہوئی ہے۔ قراٰنِ کریم کے احکام پر عمل نہ کرنے کا دُنیَوی نقصان تو اپنی جگہ اُخرَوِی نقصان بھی انتہائی شدید ہے۔ **قراٰنِ پاک پر عمل نہ کرنے کا اُخرَوِی نقصان** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قراٰن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت مقبول ہے، جس نے (اس کے احکامات پر عمل کرکے) اسے اپنے سامنے رکھا تو یہ اسے پکڑ کر جنّت کی طرف لے جائے گا اور جس نے (اس کے احکامات کی خلاف ورزی کرکے) اسے اپنے پیچھے رکھا تو یہ اسے ہانک کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔ (معجم کبیر، 10/198، حدیث:10450ملخصاً) **نزولِ قراٰن کے مقاصد اور دعوتِ اسلامی** فتنوں سے بھرے ہوئے اس دور میں اللہ پاک کے کرم سے دعوتِ اسلامی جامعۃُ المدینہ (للبنین، للبنات، آن لائن وغیرہ)، مدرسۃُ المدینہ (للبنین، للبنات، بالغان، بالغات، جُزوقتی، رہائشی، آن لائن)، سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی قافلوں، مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور دیگر بہت سے ذرائع سے شرعی تقاضوں کے تحت نُزولِ قراٰن کے مقاصد کو عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ لیکن ہماری منزل ابھی بہت دور ہے لہٰذا میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ اللہ پاک کے پاکیزہ کلام کی قدر کیجئے، اس کی دُرست تلاوت کیجئے، اس کے درست ترجمے اور تفسیر سے آگاہی حاصل کرکے اس پر عمل بھی کیجئے، بلکہ دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیے،[1] اللہ کریم ہمیں حقیقی معنوں میں قراٰنِ کریم کے نزول کے مقاصد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) قراٰنِ کریم کے درست ترجمے اور تفسیر سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ تفسیر "صراطُ الجنان" پڑھئے۔



چند سال پہلے کی بات ہے کہ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کے لئے یو۔کے اور یورپ کے دیگر ممالک کے سفر پر تھا۔ اس دوران کئی شہروں میں سنّتوں بھرے اجتماعات، مدنی مشوروں اور ملاقاتوں کا سلسلہ رہا۔ یورپ کے مشہور مُلک فرانس کے دارالحکومت پیرس میں سنّتوں بھرے اِجتماع کے اِختتام پر اسلامی بھائیوں کے لئے خیر خواہی (یعنی کھانے) کا بھی اِہتمام تھا، شرکائے اِجتماع کے ساتھ مل کر کھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میرے قریب بیٹھنے والوں میں تین یا چار اسلامی بھائی ایسے تھے جن کے آباء و اجداد عربی تھے اور دو تین سو سال پہلے یہاں منتقل ہوگئے تھے اس لئے ان اسلامی بھائیوں کو عربی زبان نہیں آتی تھی، ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم بھی عربی ہیں اور عربیوں کے بارے میں آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اہلِ عَرَب سے تین وجہ سے مَحبَّت کرو: 1 میں عَرَبی ہوں 2 قراٰنِ مجید عَرَبی میں ہے 3 اہلِ جنَّت کا کلام عَرَبی میں ہوگا۔ (مستدرک، 5/117، حدیث:7081)

کھانے کے دوران اسلامی معلومات کے بارے میں بات چیت کا سلسلہ رہا، اُنہوں نے بتایا کہ ہم قراٰنِ کریم دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتے۔ مجھے حیرت ہوئی اور کچھ لمحوں کے لئے سکتہ میں آگیا کہ یہ عَرَبِیُ النَّسْل ہو کر دیکھ کر بھی قراٰنِ پاک نہیں پڑھ سکتے! آہ! صد کروڑ آہ! جب قراٰنِ پاک پڑھنے کے بارے میں ان کی یہ حالت ہے تو دیگر اسلامی معلومات کا کیا حال ہوگا؟ اس کے اَسباب پر غور کرنے سے معلوم ہوا کہ انہیں فرانس میں ایسا ماحول میسر نہیں تھا کہ وہ قراٰنِ پاک پڑھنا سیکھ سکتے۔ ہاتھوں ہاتھ اسلامی بھائیوں سے مشاورت ہوئی کہ ایسے اَفراد کو جمع کرکے قراٰنِ کریم کی تعلیم دی جائے۔

درسِ قراٰن اگر ہم نے نہ بُھلایا ہوتا
یہ زمانہ نہ زمانے نے دِکھایا ہوتا

افسوس! مسلمان اسلامی تعلیمات سے اِس قدر دُور ہوگئے ہیں کہ بعض کو دیکھ کر بھی دُرست قراٰن پڑھنا نہیں آتا حالانکہ قراٰنِ کریم کی تلاوت کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ تین اَحادیثِ مُبارکہ مُلاحظہ کیجئے: 1 جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حرف پڑھے گا، اسے ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ اَلِف ایک حرف، لَام ایک حرف اور مِیم ایک حرف ہے۔ (ترمذی، 4/417، حدیث:2919) 2 قراٰنِ کریم کی تلاوت کیا کرو کہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شَفاعت کرنے کے لئے آئے گا۔ (مسلم، ص403، حدیث:804) 3 حدیثِ قدسی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جسے تلاوتِ قراٰن مجھ سے مانگنے اور سُوال کرنے سے مشغول (روک) رکھے، میں اسے شکر گزاروں کے ثواب سے اَفضل عطا فرماؤں گا۔ (کنز العمال، 1/273، حدیث:2437)

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! اس مقدس مہینے میں عاشقانِ قراٰن کثرت سے تلاوتِ قراٰن کرتے اور اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرتے ہیں، ہم قراٰنِ کریم کی تلاوت سے اس قدر دُور کیوں ہیں؟ کاش! میری یہ **فریاد** عاشقانِ ماہِ رمضان کے دِلوں میں اُتر جائے اور وہ دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ قراٰنِ کریم درست پڑھنا سیکھیں، اس کی تلاوت کریں اور اسے سمجھنے کی بھی کوشش کریں۔ (1)

---

1 درست قراٰنِ کریم سیکھنے کے لئے اپنی قریبی مسجد میں دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدرسۃ المدینہ برائے بالغان میں داخلہ لیجئے۔

کامران احمد عطاری مدنی

اسلامی عقائد و معلومات



قرآنِ پاک کے بارے میں عقائد و معلومات

قرآنِ کریم وہ عظیم کتاب ہے جس کی تلاوت کرنے والے کو ہر ہر حرف پر دَس دَس نیکیاں ملتی ہیں۔(ترمذی، 4/417، حدیث:2919) ● یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آخری آسمانی کتاب ہے، جو اس نے اپنے آخری نبی محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل فرمائی۔ (پ16، طٰہٰ:2ماخوذاً) ● مکمل قرآنِ کریم یکبارگی (اکٹھا، ایک ہی بار میں) شبِ قدر میں لوحِ محفوظ سے آسمانِ دنیا کی طرف اُتارا گیا۔ (خازن، 1/121، البقرۃ، تحت الآیۃ:185) پھر وہاں سے حضرت جبریل علیہ السَّلام تقریباً 23 سال کے عرصے میں حالات و واقعات کے مطابق تھوڑا تھوڑا لے کر نازل ہوتے رہے۔ ● قرآنِ کریم کی موجودہ کتابی ترتیب وہی ہے جو لوحِ محفوظ پر ہے۔(تفسیر نعیمی، 1/21 ملخصاً) ● قرآنِ کریم جیسا کلام بلیغ بلکہ اس جیسی ایک آیت بھی تمام جنّ و اِنس مل کر نہیں بنا سکتے، اور نہ ہی اس میں کوئی تبدیلی کر سکتے ہیں، جو کوئی قرآن میں کسی کمی بیشی کا عقیدہ رکھے کافر ہے۔ ● قرآنِ کریم میں ہر خشک و تَر کا بیان ہے۔ ● **قرآنِ کریم کی تقسیم** عہدِ رسالت میں دو طریقے سے ہوئی تھی: (1) سورتوں کے اعتبار سے، (2) منزلوں کے اعتبار سے، یعنی قرآنِ کریم کی سات منزلیں کی گئی تھیں تاکہ تلاوت کرنے والا ایک منزل روزانہ کے حساب سے سات دن میں قرآن ختم کر سکے پھر اس کے بعد قرآنِ کریم کے تیس (30) حصّے برابر کئے گئے، جس کا نام تیس پارے رکھا گیا تاکہ تلاوت کرنے والا ایک پارہ روز کے حساب سے ایک ماہ میں قرآن ختم کر سکے (ملخص از تفسیر نعیمی، 1/25) **پہلے نقطے نہیں لگائے جاتے تھے:** شروع میں جب قرآنِ کریم کو لکھا جاتا تو اس کے حروف پر نقطے، حرکات و سکنات (یعنی زیر، زبر، پیش اور جزم)، اعراب اور رموزِ اوقاف (ط، م، قف، لا، ج وغیرہ) نہ لگائے جاتے تھے کیونکہ اہلِ عرب اپنی زبان اور مُحاوَرہ کی مدد سے نقطوں اور حرکات و سکنات کے بغیر پڑھ لیتے تھے۔ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو مُصْحَف تیار کروایا تھا وہ بھی ان تمام چیزوں (یعنی نقطوں اور اعراب وغیرہ) سے خالی تھا۔ اس میں زبر، زیر وغیرہ بعد میں لگائے گئے، مشہور یہ ہے کہ یہ کام حجاج بن یوسف نے عبدالملک بن مروان کے حکم سے کیا اور ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ کام ابوالاسود الدؤلی تابعی (متوفّٰی:69 ہجری) نے کیا ● مد اور وقف وغیرہ کی علامات خلیل ابن احمد فراعیدی نے لگائیں۔ (ملخص از تفسیر نعیمی، 1/25) ● مامون عباسی کے دور میں قرآنِ کریم میں رُبُع، نِصف، ثُلثہ اور رکوع کے نشانات لگائے گئے، رکوع کے لئے معیار یہ رکھا گیا کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی نماز میں جس قدر قرآن پڑھ کر رکوع فرماتے تھے، اتنے حصے کو رکوع قرار دیا گیا اس لئے اس کے نشان پر قرآنِ کریم کے حاشیہ پر "ع" لگا دیتے ہیں، بعض علما فرماتے ہیں کہ یہ عمرو کے نام کا عین ہے، بعض کہتے ہیں عثمان کے نام کا عین ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ لفظِ رکوع کا عین ہے۔(تفسیر نعیمی، 1/26 ملخصاً)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے، اسے سمجھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے — تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے



شاہ زیب عطاری مدنی*

قراٰنِ پاک کے 40 نام

ایک مقولہ ہے: كَثْرَةُ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰى شَرَفِ الْمُسَمّٰى یعنی کسی چیز کے زیادہ نام اس کی عظمت اور بزرگی کی دلیل ہیں۔ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (یعنی اللہ پاک کے نام) اور اَسْمَاءُ النَّبِی کی طرح قراٰنِ پاک کے بھی کئی نام ہیں جو قراٰن و احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ البتہ ان ناموں کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض نے 32 بتائے ہیں تو بعض نے 55 شمار کئے ہیں جبکہ کچھ نے تو 90 سے بھی زائد کا قول کیا ہے۔ ذیل میں ان ناموں میں سے 40 نام اور ان کی وجہِ تسمیہ (یعنی نام رکھنے کی وجہ) ملاحظہ ہو:

1 **کِتاب:** اس کا ایک معنٰی ہے جمع کرنا کیونکہ قراٰنِ پاک میں سارے علومِ اوّلین اور آخرین جمع ہیں 2 **قراٰن:** اس کا

ایک معنیٰ ہے پڑھی ہوئی چیز، چونکہ یہ کتاب پڑھی ہوئی نازل ہوئی یوں کہ جبرئیلِ امین علیہ السّلام حاضر ہوتے اور پڑھ کر سُنا جاتے (3) **فُرقان:** اس کے معنیٰ ہیں فرق کرنے والی چیز، چونکہ قراٰن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے (4، 5، 6) **ذِکر، ذِکریٰ، تَذکِرہ:** ان کے معنیٰ ہیں یاد دلانا، چونکہ قراٰنِ کریم اللہ پاک اور اس کی نعمتوں کو یاد دلاتا ہے (7) **تَنزِیل:** اس کے معنیٰ ہیں بتدریج اُتارنا یعنی تھوڑا تھوڑا نازل کرنا اور یہ کتاب رب کی طرف سے اسی طرح اُتاری ہوئی ہے (8) **حَدِیث:** اس کے ایک معنیٰ ہیں نئی چیز، چونکہ دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بعد قراٰن دنیا میں آیا اس لئے یہ نیا ہے (9) **مَوعِظَۃ:** اس کے معنیٰ نصیحت کے ہیں، اور یہ کتاب سب کو نصیحت کرنے والی ہے (10، 11، 12، 13) **حُکم، حَکیم، مُحکَم اور حِکمَۃ:** ان سب کا مشترک معنیٰ ہے "مضبوط" اور یہ کتاب مضبوط ہے کہ اس میں کوئی تحریف نہیں کر سکتا (14) **شِفا:** کہ یہ ظاہری اور باطنی امراض (Diseases) سے شِفا دینے والی کتاب ہے (15، 16) **ھُدیٰ، ھَادِی:** ان کے معنیٰ ہیں ہدایت دینا اور یہ کتاب لوگوں کو درست راہ کی ہدایت دیتی ہے (17) **صِراطِ مُستَقیم:** اس کے معنیٰ ہیں سیدھا راستہ اور اس پر عمل کرنے والا اپنی منزل پر بآسانی پہنچ سکتا ہے جس طرح سیدھے راستے پر چلنے والا پہنچ جاتا ہے (18) **حَبل:** اس کے معنیٰ رسّی کے ہیں، چونکہ اس کے ذریعے سے لوگ اللہ پاک تک پہنچتے ہیں (19) **رَحمَۃ:** کہ یہ کتاب عِلم ہے اور علم اللہ پاک کی رحمت ہے (20) **رُوح:** چونکہ اس کتاب کو حضرت جبرئیلِ امین علیہ السّلام لے کر آئے اور آپ کا لقب روحُ الاَمین ہے (21) **قَصَص:** اس کے معنیٰ ہیں حکایتیں، چونکہ قراٰنِ پاک نے انبیائے کرام علیہم السّلام اور مختلف قوموں کے سچے قصے بیان کئے ہیں (22، 23، 24) **بَیان، تِبیان اور مُبِین:** ان سب کے معنیٰ ہیں ظاہر کرنے والا، چونکہ یہ قراٰن سارے شرعی احکام کو اور سارے علومِ غیبیہ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ظاہر فرمانے والا ہے (25) **بَصائِر:** یہ بصیرت کی جمع ہے اور بصیرت کہتے ہیں دل کی روشنی کو، چونکہ اس کتاب سے دِلوں میں نور پیدا ہوتا ہے (26) **فَصل:** اس کے ایک معنیٰ ہیں فیصلہ کرنا، چونکہ یہ کتاب لوگوں کے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والی ہے (27) **نُجُوم:** نَجم کی جمع ہے اور نجم تارے کو کہتے ہیں چونکہ قراٰن کی آیتیں تاروں (Stars) کی طرح لوگوں کی راہنمائی کرتی ہیں (28) **مَثانِی:** اس کے معنیٰ ہیں بار بار، کیونکہ اس میں احکام اور قصے بار بار آئے ہیں (29) **نِعمَۃ:** چونکہ قراٰنِ مجید مسلمانوں پر اللہ پاک کا بہت بڑا انعام ہے (30) **بُرھان:** اس کے معنیٰ ہیں دلیل اور یہ کتاب بھی اللہ پاک اور تمام انبیا کے سچے ہونے کی دلیل ہے (31) **قَیِّم:** قائم رہنے والے کو بھی کہتے ہیں، چونکہ یہ قراٰن خود بھی قیامت تک رہے گا اور اس کے ذریعے دین بھی قائم رہے گا (32، 33) **بَشیر و نَذیر:** کیونکہ یہ کتاب خوشخبریاں بھی دیتی ہے اور ڈراتی بھی ہے (34) **مُھَیمِن:** اس کا معنیٰ ہے مُحافظ، چونکہ یہ کتاب مسلمانوں کی دنیا اور آخرت میں مُحافظ ہے (35) **نُور:** اسے کہتے ہیں جو خود بھی ظاہر ہو اور دوسروں کو بھی ظاہر کرے، چونکہ قراٰن خود بھی ظاہر ہے اور اللہ پاک کے احکام اور انبیائے کرام کے احوال کو بھی ظاہر فرمانے والا ہے (36) **حَق:** اس کے معنیٰ ہیں سچ، چونکہ قراٰن سچی بات بتاتا ہے، سچے رب کی طرف سے سچے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر اُترا ہے (37) **عَزیز:** غالب اور بے مثل کو کہتے ہیں اور قراٰن سب پر غالب بھی ہے اور بے مثل بھی ہے (38) **کَرِیم:** سخی کو کہتے ہیں اور قراٰنِ پاک علم، ایمان اور بے حساب ثواب دیتا ہے (39) **عَظِیم:** اس کے معنیٰ ہیں بڑا، چونکہ سب سے بڑی کتاب یہی ہے (40) **مُبارَک:** کے معنیٰ ہیں برکت والا، چونکہ اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے ایمان اور چہرے کے نور میں برکت ہوتی ہے۔

(یہ مضمون ان کتب سے ماخوذ ہے: بصائر ذوی التمییز فی لطائف الکتاب العزیز، 1/88، البرھان فی علوم القراٰن، 1/343، تفسیر کبیر، 1/260 تا 265، تفسیر عزیزی، ص103، تفسیر نعیمی، 1/5، 6، 90، 91۔)



کچھ نیکیاں کمالے

ذوقِ تلاوت

اویس یاسین عطاری مدنی

قراٰنِ کریم کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے، قراٰنِ پاک کا ایک حَرف پڑھنے والے کو 10 نیکیوں کے برابر ثواب ملتا ہے(ترمذی،4/417، حدیث: 2919) پیارے اسلامی بھائیو! کثرت سے قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنے اور اس کا شوق و جذبہ پانے کے لئے آیئے بعض اولیائے کرام رحمہم اللہ کے قراٰنِ کریم کی تلاوت کے معمولات پڑھتے ہیں:

روزانہ دو قراٰنِ پاک پڑھنے والے بزرگ حضرت سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر کے بالا خانے (اوپر کی منزل کے کمرے) میں 60 سال تک روزانہ دن اور رات میں ایک ایک قراٰنِ کریم پڑھتے رہے۔(صفۃ الصفوۃ،2/32، 109 ماخوذا)

روزانہ ایک قراٰنِ کریم کی تلاوت حضرت سیِّدُنا ربیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو ایک قراٰنِ پاک ختم کیا کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد، 2/61) حضرت سیِّدُنا عمر بن حسین جُصّاص رحمۃ اللہ علیہ بھی روزانہ ایک قراٰنِ مجید پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ نزع کے وقت بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر یہ آیت جاری تھی: ﴿لِمِثْلِ هٰذَا فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ۠﴾ (پ23، الصّٰفّٰت:61) (ترجمۂ کنزُالعرفان: ایسی ہی کامیابی کے لئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے)۔ (تہذیب التہذیب،6/39 ملخصاً)

تین دن میں ختمِ قراٰن حضرت سیِّدُنا بشر بن منصور رحمۃ اللہ علیہ ہر تیسرے دن قراٰنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔(آئینۂ عبرت، ص115 ملخصاً)

سات دن میں ختمِ قراٰن حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ روزانہ رات کو قراٰنِ مجید کی ایک منزل پڑھتے اور یوں سات دن میں قراٰنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔(حلیۃ الاولیاء،9/192، رقم:13658 ماخوذا) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی ایسی برکتیں دیکھنے کو ملتی ہیں جیسا کہ مفتیِ دعوتِ اسلامی و مرحوم رکنِ شوریٰ مفتی حافظ محمد فاروق عطاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی کثرت سے قراٰنِ پاک کی تلاوت کا معمول تھا۔ ایک بار کسی کے پوچھنے پر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں روزانہ ایک منزل کی تلاوت کرتا ہوں۔ یوں آپ بھی سات دن میں قراٰنِ مجید ختم فرمایا کرتے تھے۔ (مفتی دعوتِ اسلامی، ص14 ملخصاً)

62 ختمِ قراٰن جب رمضانُ المبارک کا بابرکت مہینا آتا تو اس میں بزرگانِ دین رحمہم اللہ دیگر عبادات کے ساتھ ساتھ قراٰنِ مجید کی تلاوت کا معمول مزید بڑھا دیا کرتے تھے، جیسا کہ امام ابو یُوسُف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ رَمَضانُ المبارَک میں مَع عید الفِطر 62 قراٰنِ پاک خَتْم فرمایا کرتے تھے، (ایک دن میں، ایک رات میں، ایک پورے ماہ تراویح میں اور ایک عید کے دن)۔(الخیرات الحسان، ص50)

ماہِ رمضان میں 60 بار ختمِ قراٰن کروڑوں شافعیوں کے پیشوا حضرت سیِّدُنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی رمضانُ المبارک کے مہینے میں نوافل کی صورت میں 60 بار قراٰنِ کریم ختم فرمایا کرتے تھے۔(احیاء العلوم، 1/44 ملخصاً)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اولیائے کرام رحمہم اللہ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنے کا معمول بنانا چاہئے، زیادہ نہیں تو کم از کم شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی انعامات میں سے ایک مدنی انعام "کیا آج آپ نے کنزُالایمان سے کم از کم تین آیات (مع ترجمہ و تفسیر) تلاوت کرنے یا سننے کی سعادت حاصل کی؟" پر مضبوطی سے عمل کیجئے، اس کی برکت سے قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنے کا ذہن بنتا چلا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں بھی کثرت سے قراٰنِ پاک کی تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

1 قرآن پڑھانے کے فضائل

بنتِ نیاز عطاریہ (درجہ خامسہ، جامعۃ المدینہ، رحیم یار خان)

قرآنِ پاک کی عظمت و شان اور اس کی فضیلت ہم کماحقہٗ بیان کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ ہماری عقلیں اس کی حقیقت کے ادراک سے عاجز ہیں۔ یہ کلام انتہائی فصیح و بلیغ خوبصورت اور نہایت جامع ہے۔ یہ پاکیزہ کلام ہدایت، رحمت، برکت اور عنایت کا عظیم ترین ذریعہ ہے جو کہ عجائب و غرائب، رموز و اسرار، دقائق و اشارات، احکام و اعمال، واقعات و بشارات کا حسین سنگم ہے۔ یہ بابرکت کلام ایسا شیریں ہے کہ اس کا قاری بار بار تکرار کرنے پر اس سے اُکتاتا نہیں بلکہ ہر بار ایک الگ ہی لذت اور چاشنی پاتا ہے، یہ وہ باعظمت کلامِ پاک ہے جس کو دیکھنا، چھونا، پڑھنا اور سننا سب عبادت کے کام ہیں۔ اس مبارک کلام کے ایک ایک حرف پڑھنے پر دس دس نیکیوں کا ثواب ہے اور پڑھنا ہی نہیں بلکہ قرآن پڑھانا اور سکھانا بھی بے شمار فضائل و برکات اور اجر و ثواب پانے کا ذریعہ ہے۔ احادیثِ کریمہ میں جہاں قرآنِ پاک سیکھنے اور پڑھنے کے فضائل وارد ہوئے ہیں وہیں قرآنِ پاک سکھانے اور پڑھانے کی بھی فضیلتیں اور برکتیں بیان ہوئی ہیں۔

قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے اور پڑھنے پڑھانے کے فضائل پر مشتمل چند فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: 1 تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (بخاری، 3/410، حدیث: 5027) حضرت ابو عبدُ الرّحمٰن سُلَمی رضی اللہ عنہ قرآنِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فیض القدیر، 3/618، تحت الحدیث: 3983) 2 جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (معجم کبیر، 10/198، حدیث: 10450) 3 جس نے قرآنِ مُبین کی ایک آیت سکھائی اس کے لئے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے 4 جس نے قرآنِ عظیم کی ایک آیت سکھائی جب اس آیت کی تلاوت ہو گی اس کے لئے ثواب ہو گا۔ (جمع الجوامع، 7/209، حدیث: 22455، 22456)

محترم قارئین! ذکر کی گئی احادیثِ مبارکہ سے قرآنِ پاک پڑھانے اور سکھانے کی فضیلت معلوم ہوئی کہ قرآن سیکھنا اور سکھانا بہترین عمل ہے، قرآنِ پاک سکھانا اور پڑھانا کثیر اجر و ثواب کا باعث ہے، قرآنِ کریم پڑھانے اور سکھانے والا شفاعت اور جنّت کا مستحق ہے الغرض قرآنِ پاک پڑھانا ثوابِ جاریہ کا عظیم ذریعہ ہے اور یقیناً ہر مسلمان ہی اجر و ثواب اور شفاعت و جنّت کا طلب گار ہے، تو ان فضائل کے حق دار بننے کے لئے خوب خوب تعلیمِ قرآن عام کیجئے، قرآنِ پاک سیکھئے دوسروں کو سکھائیے اور قرآن کے فیضان کو عام کیجئے۔

2 روزے کی قبولیت کے ذرائع

بنتِ شاہنواز عطاریہ (درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ گلشن کالونی، واہ کینٹ)

رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ انہیں روزہ سے سوائے بھوک کے کچھ نہیں ملتا اور بہت سے رات میں قیام کرنے والے ایسے کہ انہیں جاگنے کے سوا کچھ حاصل نہیں۔ (ابن ماجہ، 2/320، حدیث: 1690)

روزہ کیا ہے؟ روزہ عرفِ شرع میں مسلمان کا عبادت کی نیت سے صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک اپنے آپ کو قصداً کھانے پینے جماع سے باز رکھنا ہے۔ (فتاوی ھندیہ، 1/194)

کسی بھی عبادت کو کرنے کا مقصد رضائے الٰہی ہونا چاہئے، اور جب

تک وہ عبادت مقبول نہ ہو رضائے الٰہی حاصل نہیں ہوتی۔ روزہ ایک عظیم عبادت ہے اور اس کو مرتبۂ قبولیت تک پہنچانے کے لئے کچھ اُمور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

گناہوں سے بچنا: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: روزہ سپر ہے، جب تک اسے پھاڑا نہ ہو۔ عرض کی گئی، کس چیز سے پھاڑا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔ (معجم اوسط، 3/264، حدیث:4536)

بیہودہ باتوں سے بچنا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں، روزہ تو یہ ہے کہ لغو و بیہودہ باتوں سے بچا جائے۔ (مستدرک، 2/67، حدیث:1611)

نیّت اچھی ہو: حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو ایمان کی وجہ سے اور ثواب کے لئے رمضان کا روزہ رکھے گا، اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، 1/658، حدیث:2009)

متفرقات: نیز گناہوں سے بچے اور عبادات بجالائے، ہر ایسی چیز سے بچے کہ جو روزے کی نورانیت ضائع کرنے والی ہے، اعتکاف کرے، کثرت سے سجدے کرے، ذکرُ اللہ کرے، کثرت سے درودِ پاک پڑھے، صدقہ و خیرات کرے، لوگوں سے اچھا سلوک کرے، اپنے اخلاق اچھے کرے، علمِ دین سیکھے اور سکھائے، قرآنِ پاک پڑھے اور پڑھائے کہ یہ کام اللہ کی رضا کے ہیں۔ غیبت، جھوٹ، چغلی، حسد، تکبر، ریاکاری، خود پسندی، حبِّ جاہ، وعدہ خلافی اور ظلم سے بچے۔ یاد رکھئے! روزہ وہی کام آئے گا جو قبول ہوگا، اپنا ذہن اس طرح بنائے کہ اگر میرا روزہ گناہوں سے بھرا ہوا ہوگا، پھر جب یہ میرے رب کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو میرا رب اس پر کیا حکم فرمائے گا!

میرے اعمال ایسے ہوں کہ میرا محبوب مجھ سے راضی ہو، میرے اعمال ایسے نہ ہوں کہ میرا محبوب مجھ سے ناراض ہو جائے۔ دنیا کا معاملہ تو یہ ہے کہ ہم کسی کے سامنے کم تر لباس میں آنا پسند نہیں کرتے، کسی کو تحفہ دیں تو اچھا دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر تحفہ اچھا نہ ہوا تو سامنے والا کیا سوچے گا۔ مگر یہاں معاملہ کیا ہے؟

اللہ پاک کو ہماری عبادات کی ضرورت نہیں، مگر یہ ہمارا امتحان ہے کہ ہم اپنے رب کی عبادت کیسی کرتے ہیں، فرشتے ہمارے نماز، روزے سیاہ کپڑوں میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں یا روشن اور چمک دار کپڑوں میں۔ یہ ہمارا امتحان ہے اور درحقیقت یہ ہمارے عشق کا امتحان ہے کہ آیا ہمارے عشق کے دعوے صرف گفتار میں ہیں یا کردار و عمل میں بھی ہیں۔ فیصلہ خود کریں!

دنیا بھر کے لاکھوں مقامات کے سحری و افطاری کے دُرست اوقات جاننے کے لئے

Prayer Times

Mobile Application



اس ایپ میں آپ کے لئے:

- دنیا بھر میں اپنے علاقے کا سحری و افطاری کا دُرست ٹائم جاننے کی سہولت
- اپنے شہر کے دُرست نماز پنجگانہ کے اوقات سے آگاہی
- سمتِ قبلہ معلوم کرنے کی سہولت
- مکروہ اوقات کا ابتدائی و انتہائی وقت جاننے کی سہولت
- ہجری و عیسوی کیلنڈر
- روزمرّہ استعمال ہونے والے 40 اَوْرادو وظائف

GET IT ON Google Play

آئی ٹی مجلس (دعوتِ اسلامی) کی یہ مفید ایپلی کیشن خود بھی ڈاؤن لوڈ کیجئے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

www.dawateislami.net/downloads
I.T Department (Dawat-e-Islami)



3 تلاوت میں رونے والوں کے واقعات

بنتِ محمد شمیم عطاریہ (دورۂ حدیث، جامعۃ المدینہ گلزارِ عطار کراچی)

قراٰنِ پاک اللہ کا کلام ہے، یقیناً تلاوتِ قراٰن کی بے شمار برکتیں ہیں۔ قراٰنِ کریم انتہائی اثر انگیز کلام ہے جسے سُن کر خوف و خشیت کے پیکر لوگوں کے دِل دَہل جاتے ہیں اور وہ عذابِ الٰہی پر مشتمل آیات سُن کر خوب گریہ وزاری کرتے ہیں۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قراٰن غم کے ساتھ نازل ہوا، لہٰذا جب تم اس کی قرأت کرو تو غم ظاہر کرو۔

(معجم اوسط، 2/166، حدیث:2902)

چند بزرگ ہستیوں کے واقعات ملاحظہ کیجئے:

پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم قراٰنِ پاک کی تلاوت میں خوب رویا کرتے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم منبر پر موجود تھے کہ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: میرے سامنے تلاوت کرو۔ میں نے عرض کی: میں آپ کے سامنے کیا پڑھوں؟ آپ پر ہی تو قراٰن نازل ہوا ہے۔ ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے سنوں۔ (یہ حکم سُن کر) میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ۝﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو کیسی ہوگی جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں۔ (پ5، النساء:41) تو حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بس اتنا کافی ہے۔ میں نے چہرۂ انور کی طرف دیکھا تو مقدس آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، 1/411، حدیث:2195)

امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قراٰنِ پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زار و قطار رویا کرتے۔ (شعب الایمان، 1/493، رقم:806)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار امیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان آیات کی تلاوت کی: ﴿اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۙ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک تیرے رب کا عذاب ضرور ہونا ہے اسے کوئی ٹالنے والا نہیں۔ (پ27، الطور: 7،8) ان آیات کو سن کر آپ پر خوفِ خدا کے غلبے کے سبب ایسی رقت طاری ہوئی کہ آپ کی سانسیں ہی اُکھڑ گئیں اور یہ کیفیت کم و بیش بیس روز تک طاری رہی۔ (فیضانِ فاروق اعظم، 1/151)

حضرت زُرارہ بن ابی اَوفی رحمۃُ اللہ علیہ نہایت عابد و زاہد اور خوفِ الٰہی میں ڈوبے ہوئے عالمِ باعمل تھے۔ تلاوتِ قراٰن کے وقت وعید و عذاب کی آیات پڑھ کر لرزہ براندام بلکہ کبھی کبھی خوفِ خدا سے بے ہوش ہو جاتے تھے۔ ایک دن فجر کی نماز میں جیسے ہی آپ نے یہ آیات تلاوت کیں: ﴿فَاِذَا نُقِرَ فِى النَّاقُوْرِ ۙ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۙ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: پھر جب صور پھونکا جائے گا تو وہ دن کڑا (سخت) دن ہے۔ (پ29، المدثر: 9،8) تو آپ پر نماز کی حالت میں ہی خوفِ الٰہی کا اس قدر غلبہ ہوا کہ لرزتے کانپتے ہوئے زمین پر گر پڑے اور آپ کی روح پرواز کر گئی۔

(اولیائے رجال الحدیث، ص110)

عطا کر مجھے ایسی رقت خدایا　　کروں روتے روتے تلاوت خدایا

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ پاک کے معانی کو سمجھتے ہوئے اور خوب گریہ و زاری کرتے ہوئے تلاوتِ قراٰن کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



آؤ قراٰن پڑھائیں

بنتِ اسمٰعیل بدایونی

اَیمن: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اَرِیبہ باجی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایمن: کَیْفَ حَالُکِ یَا اُخْتِی اے میری بہن آپ کی طبیعت کیسی ہے؟

اریبہ باجی: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن عَلٰی کُلِّ حَال، وَ اَنْتِ؟ ہر حال میں سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے۔ اور آپ کیسی ہیں؟

ایمن: اَنَا بِخَیْرٍ وَعَافِیَۃ میں بھی خیر وعافیت سے ہوں۔

اریبہ باجی: ایمن! آپ کو قراٰنِ کریم پڑھانے کا تدریسی رُقعہ مل گیا۔

ایمن: جی اریبہ باجی! مل گیا ہے۔

اریبہ باجی: تو آپ کب سے قراٰنِ مجید پڑھانا شروع کر رہی ہیں؟

اَیمن: ناظمہ باجی کہہ رہی تھیں کہ آپ جلد از جلد مدرسۃُ المدینہ میں بالغات کو قراٰنِ مجید پڑھانے کے لئے تشریف لے آئیے۔

اَرِیبہ باجی: یہ تو بہت اچھی بات ہے اور نیکی کے کام میں جلدی کرنی چاہئے میرا تو مشورہ ہے کہ آپ آج ہی سے قراٰنِ مجید پڑھانا شروع کر دیں۔

ایمن سر جھکاتے ہوئے: نہیں اریبہ باجی! ابھی نہیں۔

اریبہ باجی: کیوں ایمن آپ کیوں نہیں پڑھائیں گی؟ آپ تو ماشآءَ اللہ حافظہ بھی ہیں۔

اریبہ باجی!!! لیکن وقت کہاں سے لاؤں؟ ایمن نے آنکھیں بند کر کے زور دیتے ہوئے کہا۔

اریبہ باجی: وقت کہاں سے لاؤں، کیا مطلب؟ سارے کاموں کے لئے وقت ہے لیکن قراٰنِ کریم پڑھانے کے لئے وقت کہاں سے لاؤں؟

یہ تو کوئی عذر نہیں ہے دین کے کام کے لئے تو وقت نکالنا پڑتا ہے ہم دنیا کے کاموں کے لئے بھی تو وقت نکالتے ہیں، تو ہم دین کے کام کے لئے وقت کیوں نہیں نکال سکتے اور صرف ایک گھنٹہ 12 منٹ ہی کی تو بات ہے اور اتنا وقت تو ہم باتوں ہی میں گزار دیتے ہیں اگر اس وقت میں ثواب کما لیا جائے تو مدینہ مدینہ اور ویسے بھی مؤمن تو ثواب کا حریص ہوتا ہے۔

وہ تو سب ٹھیک ہے اریبہ باجی! لیکن ایک مشکل بھی ہے..... ایمن نے اپنی مشکل سوچتے ہوئے کہا۔

مشکل! کیسی مشکل؟ اریبہ باجی نے حیرت سے پوچھا۔

مشکل یہ ہے کہ مجھے اپنا اسکول کا سبق بھی یاد کرنا ہوتا ہے۔ ایمن نے اپنی پریشانی کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

اریبہ باجی: مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن تو نہیں اور آپ کو تو معلوم ہے جو عمل دنیا میں جتنا زیادہ مشکل ہوتا ہے آخرت میں اعمال کے پلڑے میں اتنا ہی وزن دار ہو گا۔

یہ تو آپ نے بالکل ٹھیک کہا: اریبہ باجی۔

آپ اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایک مرتبہ قراٰنِ مجید پڑھا کر تو دیکھیں اِنْ شَآءَ اللہ آپ کے وقت میں خود ہی برکت ہو جائے گی اور آپ قراٰنِ مجید پڑھائیں گی تو آپ کو اس کا اتنا ثواب ملے گا جس کا آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتیں، آپ کو پتا ہے کہ قراٰنِ مجید کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیاں ہیں۔

اس پر ایک بہت ہی پیاری حدیثِ مبارکہ ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کتابُ اللہ سے ایک حرف قِراءَت کرے اس کے لئے دس نیکیوں کی مثل اجر ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ اَلِف ایک حرف ہے، لَام ایک حرف اور مِیم ایک حرف ہے۔ (ترمذی، 4/417، حدیث: 2919)

ایمن: سُبْحٰنَ اللہ!

اریبہ باجی: تو سوچئے اگر آپ نے کسی کو صرف الٓمٓ سکھا دیا تو جب تک وہ یہ پڑھتی رہے گی آپ کو ثواب ملتا رہے گا اور اگر آپ نے اسے پورا قراٰنِ پاک مع تجوید کے پڑھا دیا تو جب تک وہ قراٰنِ پاک پڑھتی رہے گی آپ کو اس کا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے قراٰنِ مجید پڑھ کر اس پر عمل بھی کر لیا تو اس کے عمل کا ثواب آپ کو بھی ملے گا جبکہ اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ قراٰنِ مجید پڑھنا بھی ثواب، قراٰنِ مجید پڑھانا بھی ثواب، قراٰنِ مجید سیکھنا بھی ثواب، قراٰنِ مجید سکھانا بھی ثواب، یہاں تک کہ قراٰنِ مجید کو دیکھنا بھی ثواب ہے۔

اور ثواب کا ملنا فقط اسی پر موقوف نہیں ہوتا بلکہ وہ جب تک آگے پڑھاتی رہے گی آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا اور جتنے لوگوں کو اس نے قراٰنِ مجید سکھایا ان سب کے قراٰنِ پاک پڑھنے پڑھانے اور عمل کرنے کا ثواب آپ کو بھی ملتا رہے گا یوں آپ کا فقط ایک کو قراٰنِ پاک پڑھا دینا آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہے اور یہ کس قدر خوش نصیبی کی بات ہے۔

ایمن: بے شک یہ بہت ہی خوش نصیبی کی بات ہے۔

ہاں! بالکل یہ مقام ہر کسی کو عطا نہیں ہوتا خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اِخلاص کے ساتھ قراٰنِ کریم پڑھاتے ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”تم میں بہتر وہ ہے جو قراٰن سیکھے اور سکھائے۔“ اور ایک روایت میں ہے کہ ”افضل وہ ہے جو قراٰن سیکھے اور سکھائے۔“

(بخاری، 3/410، حدیث: 5027، 5028)

ایمن: سُبْحٰنَ اللہ!

دیکھو ایمن ہر مسلمان کی یہ خواہش ہونی چاہئے کہ وہ ایسا بندہ بنے جسے اللہ پاک اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پسند کرتے ہوں۔

جی بالکل! اریبہ باجی! ایمن نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

ہاں تو پھر سنو!

ایک دن حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں لوگوں کے قراٰنِ مجید پڑھنے اور پڑھانے کی آوازیں سنیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں مبارک ہو یہ وہ لوگ ہیں جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے زیادہ پسند تھے۔

(معجم الاوسط للطبرانی، 5/274، حدیث: 7308)

اریبہ باجی! میں اِنْ شَآءَ اللہ آج ہی سے قراٰنِ پاک پڑھانے کی نیت کرتی ہوں آپ بھی دعا کیجئے کہ اللہ کریم مجھے استقامت عطا فرمائے۔ ایمن نے عزم کرتے ہوئے کہا۔

اریبہ باجی: اٰمین۔



اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔



نورِ نماز

مولانا محمد ناصر جمال عطاری مَدَنی

حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ یعنی نماز نور ہے۔[1]

ہم سب جانتے ہیں کہ لائٹ کا مقصد روشنی دینا ہے اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے عموماً ٹیوب لائٹ بلندی پر لگائی جاتی ہے لیکن جب یہ ٹیوب لائٹ خراب ہو کر روشنی دینا چھوڑ دیتی ہے تو ہم اِسی ٹیوب لائٹ کو اُتار کر کوڑا دان میں پھینک دیتے ہیں کیوں کہ اصول ہے کہ بے مقصد چیز کو کوئی مقام نہیں دیا جاتا۔ ہم انسانوں کو پیدا کئے جانے کا اصل مقصد اللہ پاک کی عبادت ہے اور عبادات میں "نماز" کو بہت زیادہ اہمیت و فضیلت حاصل ہے۔ اللہ کے پیارے نبی حَضْرت اِبْراہیم علیہ السّلام نے تو اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے نماز کے بارے میں دُعا بھی کی جس کا تذکرہ قراٰنِ پاک میں یوں ہے: اے میرے رَبّ مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اَوْلاد کو اے ہمارے رَبّ اور ہماری دُعا سُن لے۔[2] حقوقُ اللہ میں نماز کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ روزِ قِیامت تمام حقوقُ اللہ میں سب سے پہلے اسی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: "کل قیامت کے دن بندے سے سب پہلے اس کی نماز کے بارے میں سوال ہو گا۔"[3] اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت علّامہ عبد الروف مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک نماز ایمان کی علامت اور اصل عبادت ہے۔[4]

حدیثِ پاک میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز کو نور قرار دیا ہے، اس کی وضاحت ملاحظہ کیجئے: 1 جیسے روشنی گڑھوں میں گرنے سے بچاتی ہے ایسے ہی نماز بے حیائی اور اس جیسے کئی گناہوں کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتی ہے 2 قیامت کے دن نمازی کے لئے اجر و ثواب نور بن کر ظاہر ہو گا 3 نورِ نماز دنیا و آخرت میں نمازی کے چہرے سے ظاہر ہو گا 4 نماز مسلمان کے دل کی، چہرے کی، قبر کی اور قیامت کی روشنی ہے۔[5]

مذکورہ تفصیل سے نماز کی اہمیت واضح ہوئی، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کی وضاحت بھی فرما دی ہے کہ کسے نورِ نماز ملے گا اور کسے نہیں ملے گا؟ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے: جس نے نمازوں کی حفاظت کی اس کیلئے قیامت میں نور و بُرہان (یعنی دلیل) اور نجات ہو گی اور جس نے نَماز کی حفاظت نہ کی تو اُس کیلئے نہ نور ہو گا اور نہ بُرہان اور نہ نجات اور وہ (یعنی بے نَمازی) قیامت میں قارون و فرعون و ہامان اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔[6] ایک موقع پر آپ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو قیامت کے دن کامل نور کی بشارت ہو جو اندھیروں میں پیدل چل کر مسجدوں کو جاتے ہیں۔[7]

چمکتے چہرے: منقول ہے کہ جب قیامت قائم ہو گی تو نمازیوں کو گروہ در گروہ جنّت کی طرف جانے کا حکم ہو گا، جب پہلا گروہ (Group) جنّت میں داخلے کے لئے لایا جائے گا تو اُن کے چہرے

ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے ہوں گے، فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اُمتِ محمد یہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے نمازی ہیں، پھر پوچھا جائے گا: تمہارے اعمال (نمازوں) کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان سنتے ہی وُضو کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور دنیا کی کوئی چیز ہمیں اس سے روک نہیں سکتی تھی۔ فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مستحق ہو (کہ تمہیں جنّت میں داخل کیا جائے)۔ پھر دوسرا گروہ (Group) جنّت میں داخلے کے لئے لایا جائے گا جن کا حُسن و جمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہ سے زیادہ ہو گا، ان کے چہرے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم کون ہو؟ وہ کہیں گے: ہم نماز پڑھنے والے تھے، پھر پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم نماز کے وقت سے پہلے ہی نماز کے لئے وُضو کر لیتے تھے (اور جب اذان سنتے تھے فوراً مسجد میں حاضر ہو جاتے) فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مستحق ہو۔ پھر تیسرا گروہ جنّت میں داخلے کے لئے لایا جائے گا جن کا مقام و مرتبہ اور حسن و جمال (یعنی خوب صورتی) پہلے گروہوں سے کہیں زیادہ ہو گا، اُن کے چہرے آفتاب (یعنی سورج) کی طرح روشن ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے: تم اتنے خوب صورت اور اتنے اعلیٰ مقام والے کیوں ہو؟ وہ کہیں گے: ہم ہمیشہ نماز پڑھا کرتے تھے۔ فرشتے پوچھیں گے: تمہاری نمازوں کا کیا حال تھا؟ وہ کہیں گے: ہم اذان ہونے سے پہلے ہی مسجد میں موجود ہوتے تھے اور اذان مسجد میں ہی سنتے تھے، فرشتے کہیں گے: تم اسی کے مستحق ہو۔[8]

نماز سے حاصل ہونے والے 21 فوائد: (1) نماز دل، معدہ اور آنتوں وغیرہ کے مرض میں شِفا دیتی ہے (2) نماز دَرد و غم کا احساس بھلا دیتی یا کم کر دیتی ہے (3) نماز میں بہترین ورزش ہے کہ اس میں قیام، رکوع اور سجدے وغیرہ کرنے سے بدن کے اکثر جوڑ (Joints) حرکت کرتے ہیں (4) نزلہ زُکام کے مریض کے لئے طویل (یعنی لمبا) سجدہ نہایت مفید ہے (5) سجدے سے بند ناک کھلتی ہے (6) آنتوں میں جمع ہونے والے غیر ضروری مواد کو حرکت دے کر نکالنے میں سجدہ کافی مددگار ثابت ہوتا ہے (7) نماز سے ذِہن صاف ہوتا اور غصّے کی آگ بجھ جاتی ہے (8) نماز رزق لاتی (9) صحت کی حفاظت کرتی (10) اذیت (یعنی تکلیف) دور کرتی (11) بیماری بھگاتی (12) دل کی قوت بڑھاتی (13) فرحت (یعنی خوشی) کا سامان بنتی (14) سُستی دور کرتی (15) شرحِ صدر کرتی یعنی سینہ کھولتی (16) روح کو غذا فراہم کرتی (17) دل منور (یعنی روشن) کرتی (18) چہرہ چمکاتی (19) برکت لاتی (20) خدائے رحمٰن سے قریب پہنچاتی اور (21) شیطان کو دُور بھگاتی ہے۔ (یہ فوائد اُسی صورت میں حاصل ہو سکتے ہیں جب نماز اطمینان سے دُرست طریقے پر ادا کی جائے)۔[9]

نماز کا ذوق و شوق بڑھانے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ایک کتاب "فیضانِ نماز" تحریر فرمائی ہے، اس کتاب کی تحریر اتنی دلچسپ ہے کہ کتاب رکھنے کا دل ہی نہیں چاہتا۔ "فیضانِ نماز" ہر گھر بلکہ ہر فرد کی ضرورت ہے۔ "فیضانِ نماز" خزانہ ہے خزانہ؛ اِس کتاب کو نہ پڑھنا بہت بڑے خزانے سے محرومی کا باعث ہے۔ اگر آپ یہ خزانہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پہلی فرصت میں یہ کتاب لیجئے اور دین و دنیا کے فوائد حاصل کیجئے۔

---

(1) مسلم، ص115، حدیث:534(2) پ13، ابراہیم:40(3) نسائی، ص652، حدیث:3997(4) التیسیر شرح جامع الصغیر، 1/391(5) شرح مسلم للنووی، 2/101 ماخوذاً، مراٰۃ المناجیح، 1/232 ماخوذاً(6) مسند احمد، 2/574، حدیث:6587(7) ترمذی، 1/261، حدیث:223(8) قوت القلوب، 2/168(9) فیضانِ نماز، ص28۔

تلفظ درست کیجئے!

غلط تلفّظ	صحیح تلفّظ
اِعْراس	أَعْراس
جَمادَی الاُولیٰ / جَمادِیُ الْاُولیٰ	جُمادَی الاُولیٰ
جَمْرات	جَمَرات
مُتَارِکت	مُتَارَکت
مُتَّفِق عَلَیہ	مُتَّفَق عَلَیہ

(اردو لغت، جلد 1، 6، 17)



تجارتی مصروفیات یادِ الٰہی سے غافل نہ کردیں

فرمان علی عطاری مدنی

اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اسلامی اُصولوں کے مطابق تجارت کرنا عبادت ہے مگر مال کی بے جا مَحبّت کے سبب ہر وقت دُھن (مال و دولت) کمانے کی ایسی دُھن بھی سوار نہیں ہونی چاہیے کہ بندہ حُقُوقُ العباد (بندوں کے حقوق) اور حُقُوقُ اللہ سے ایسا غافل ہو جائے کہ نمازوں کی پابندی نصیب ہو نہ رمضان کا روزہ، زکوٰۃ کی ادائیگی میں بھی ٹالم ٹول کرے، برسوں سے حج فرض ہو چکا ہو مگر پہلے "بچوں کی شادی کرلوں، فلاں کاروبار سیٹ کرلوں" جیسے بہانے بنا کر اس کی ادائیگی سے کتراتا رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ (پ28، المنافقون:9) تَرْجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے۔

ہمارے بزرگانِ دین نے بھی اپنے ہاتھوں سے محنت کرکے روزی کمائی ہے، تجارت بھی کی ہے مگر کام کاج کے دوران جب ان کے کانوں میں اذان کی آواز رس گھولتی تو سب کام کاج چھوڑ کر مسجد کی طرف چل دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ لوہار اٹھائے ہوئے ہتھوڑے سے چوٹ نہ لگاتا اور اسے نیچے رکھ دیتا اسی طرح موچی چمڑے میں داخل کی ہوئی سوئی نکالنا پسند نہ کرتا بلکہ بعض بزرگانِ دین تو نماز کے اوقات میں اُجرت پر بچوں اور اہلِ کتاب ذمیوں کو دکانوں کی حفاظت پر مقرر کرکے خود مسجد چلے جاتے۔ (احیاء العلوم، 2/108 ملخصاً) ایسے خوش نصیبوں کی تعریف قرآنِ کریم میں بھی کی گئی ہے: ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ﴾ تَرْجَمۂ کنزالایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے۔ (پ18، النور:37)

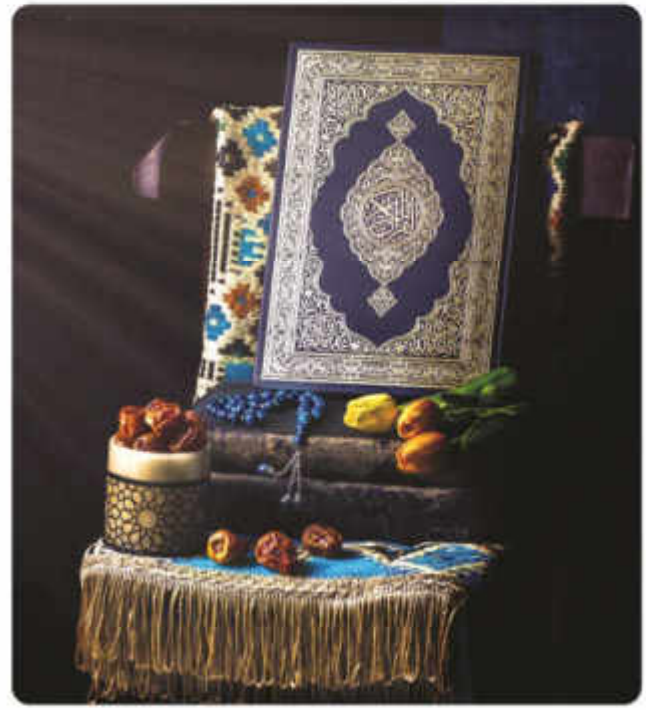
ہمارے بزرگانِ دین دورانِ تجارت بھی نوافل کا اہتمام کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا معمول تھا کہ آپ بازار جاتے اور اپنی دکان کھول کر اس کے آگے پردہ ڈال دیتے اور چار سو رکعت نفل ادا کرتے۔ (مکاشفۃ القلوب، ص38) ہمیں بھی بزرگانِ دین کے طرزِ عمل کے مطابق تجارت کے وقت نہ صرف باجماعت نمازوں کی پابندی کرنی چاہیے بلکہ وقتاً فوقتاً ذکر و درود کی بھی عادت بنانی چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رمضانُ المبارک نیکیاں کمانے کا مہینا ہے اور اس میں نیکیوں کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے لہٰذا ان مبارک ایام میں ذوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت بڑھ جانا چاہیے۔ مگر کئی تاجر اس مہینے میں بھی نوٹ کمانے میں مصروف رہتے ہیں، یوں قرآنِ کریم کی تلاوت اور ذِکر و دُرود سے محروم ہو جاتے ہیں بلکہ تراویح جیسی خصوصی اور اہم عبادت سے بھی غفلت برتتے ہیں اور چند روزہ تراویح پڑھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ باقی دنوں کی تراویح ہم پر معاف ہے حالانکہ پورے مہینے کی تراویح سنّتِ مُؤَکَّدہ ہے۔ یہ تو تراویح میں سستی کا عالَم ہے ورنہ مال کی حرص پر مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ نماز و روزے جیسی فرض عبادت کو ضائع کرنے والوں کی بھی کمی نہیں۔

یاد رکھئے! جس شخص کو اُس کے مال نے نماز سے غافل رکھا تو وہ قارون کے مشابہ ہے اور وہ بروزِ قیامت قارون کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ (کتاب الکبائر، ص21)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ماہِ رمضان میں خوب خوب نیکیاں کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



نیکیاں کمانے کا مہینا

اُمِّ میلاد عطاریہ

احادیثِ مبارکہ میں ماہِ رَمَضانُ المبارک کی رحمتوں، بَرَکتوں اور عظمتوں کا خوب تذکِرہ ہے۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا سَلمان فارِسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ماہِ شعبان کے آخری دن خطبہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر عظمت و بَرَکت والا مہینا سایہ فگن ہو رہا ہے، وہ مہینا کہ جس میں ایک رات (ایسی بھی ہے جو) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس مہینے کے روزے فرض کئے اور اس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح پڑھنا) سنّت ہے، جو اس ماہ میں نفل کے ذریعے اللہ پاک کا قُرب حاصل کرے تو گویا اس نے دوسرے مہینے میں فرض ادا کیا اور جو اس میں ایک فرض ادا کرے تو ایسا ہو گا جیسے اس نے دوسرے مہینے میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صَبْر کا مہینا ہے اور صَبْر کا ثواب جنّت ہے، یہ غریبوں کی غم خواری کا مہینا ہے اور اس مہینے میں مؤمن کا رِزْق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو اِفطار کروائے تو اس کا افطار کروانا اُس کے گناہوں کی بخشش اور جہنّم سے آزادی ہے نیز اس اِفطار کروانے والے کو روزہ رکھنے والے کی طرح ثواب ملے گا بغیر اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی ہو۔ یہ وہ مہینا ہے کہ اس کا پہلا عشرہ رَحمت، دوسرا عشرہ مَغفِرت اور تیسرا عشرہ جہنم سے آزادی کا ہے۔ (صحیح ابنِ خزیمہ، 3/191، حدیث: 1887 ملتقطاً، مرقاۃ المفاتیح، 4/454، تحت الحدیث: 1965)

ماہِ رمضان کی برکتوں کے تو کیا کہنے! اس ماہ میں مسلمان نیکیوں کی طرف راغب ہوتے اور توبہ و استغفار کرتے ہیں نیز اکثر وہ لوگ بھی اللہ پاک کی عبادت اور نیکیاں کرنے میں لگ جاتے ہیں جو عام دِنوں میں سُستی دکھاتے ہیں۔ مگر دوسری طرف دیگر مصروفیات کا بازار بھی گرم نظر آتا ہے بالخصوص ضرورت سے زائد چٹ پٹے پکوانوں کی تیاریوں، نت نئے کھانوں کی ترکیبوں اور عید کے قریب آنے پر غیر ضروری شاپنگ میں وقت ضائع کرنے کا شوق بھی اپنے عُروج پر ہوتا ہے۔

پیاری اسلامی بہنو! رَمضان المبارک نیکیوں میں گزارنے کی جہاں اتنی فضیلت ہے وہیں اسے غفلت میں گزارنا محرومی کا سبب ہے چنانچہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رمضان کی آمد پر ارشاد فرمایا: بے شک یہ مہینا تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے بدنصیب ہی محروم رہتا ہے۔ (ابنِ ماجہ، 2/298، حدیث: 1644)

لہٰذا ماں، بیوی، بیٹی، بہن، بہو کے طور پر خاندان کا فرد ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کے ساتھ ساتھ نیکیاں سمیٹنے کی طرف بھی دھیان دیں بالخصوص ماہِ رمضان میں اس طرح کا جدول ترتیب دیں کہ جس میں تلاوتِ قرآن، اَوْراد و وظائف اور دیگر عبادات بھی زیادہ سے زیادہ ہوں اور گھریلو کام کاج بھی مُتأثّر نہ ہوں نیز اس ماہ کو فضولیات میں گزارنے سے بچیں۔

6 آسان نیکیاں

محمد نواز عطاری مدنی







میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو رمضان المبارک کے بابرکت لمحات میں مسلمانوں میں نیکی کرنے کا رجحان عام دنوں کی نسبت زیادہ ہو جاتا ہے، اس مبارک مہینے میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 ستر گنا ہو جاتا ہے۔ (ابن خزیمہ، 3/191، حدیث:1887) کئی آسان نیکیاں ایسی ہیں جنہیں کر کے ماہِ رمضان میں ثواب کا خزانہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(1) خرچ میں کُشادگی کرو سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمٰن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: "ماہِ رمضان میں خرچ میں کُشادگی کرو کیونکہ ماہِ رمضان میں خرچ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔"

(الجامع الصغیر، ص162، حدیث:2716)

(2) فرشتے استغفار کرتے ہیں شافعِ محشر، مدینے کے تاجْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: "جس نے حلال کھانے یا پانی سے (کسی مُسلمان کو) روزہ اِفطار کروایا، فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اُس کے لئے اِستغفار کرتے ہیں اور جبریل (علیہِ الصّلوٰۃُ والسّلام) شبِ قدر میں اُس کیلئے اِستغفار کرتے ہیں۔" (معجم کبیر، 6/261، حدیث:6162)

قُربان جائیے اللہ رَبُّ الْعِزَّت کی عنایت و رحمت پر کہ کوئی مسلمان ماہِ رمضان میں اگر کسی روزہ دار کو ایک آدھ کھجور کھلا کر یا پانی کا ایک گھونٹ پلا کر روزہ اِفطار کروادے تو اُس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معصوم فرشتے رمضان المبارک کے اوقات میں اور فرشتوں کے سردار حضرتِ سیِّدُنا جبریل علیہِ السّلام شبِ قدر میں دُعائے مغفرت کرتے ہیں۔

(3) حوضِ کوثر کے جام نصیب ہوں گے حدیثِ پاک میں ہے: "جو روزہ دار کا پیٹ بھرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے میرے حوض سے پلائے گا کہ جنّت میں داخل ہونے تک پیاسا نہ ہو گا۔" (ابن خُزیمہ، 3/191، حدیث: 1887)

(4) وقتِ افطار دعا کیجئے فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِہٖ لَدَعْوَۃً مَا تُرَدُّ" یعنی بے شک روزہ دار کے لئے اِفطار کے وقت ایک ایسی دعا ہوتی ہے جو رَد نہیں کی جاتی۔ (ابن ماجہ، 2/350، حدیث:1753)

(5) ذکر کی فضیلت مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "رَمضان میں ذکرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اِس مہینے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔"

(شعب الایمان، 3/311، حدیث:3627)

(6) جنّت میں گھر بنوایئے فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "جو مسجد سے اذیّت کی چیز نکالے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔"

(ابن ماجہ، 1/419، حدیث:757)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں علّامہ عبد الرءوف مناوی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اذیت والی شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو مسجد کو گندا کرے چاہے وہ پاک ہو یا ناپاک جیسے خون، پرندے کی بیٹ، ناک کی رینٹھ، لعاب، مٹّی، کنکر یا کوڑا کرکٹ وغیرہ۔ (فیض القدیر، 6/56، تحت الحدیث:8358)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان آسان نیکیوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری بخشش کا ذریعہ بنائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



نیکیاں

افطار کروایئے ثواب کمایئے

عبدالماجد نقشبندی عطاری مدنی*

کسی روزہ دار مسلمان کو روزہ افطار کرو نا ثواب کا کام ہے اور احادیثِ مبارکہ میں اس کے بہت فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ

اِفطار کروانے کی فضیلت نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بشارت نشان ہے: جس نے حلال کھانے یا پانی سے کسی روزہ دار کو روزہ اِفطار کروایا، فرشتے ماہِ رمضان کے اَوقات میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتے ہیں اور جبرِیل امین علیہ السَّلام شبِ قدر میں اُس کے لئے اِستِغفار کرتے ہیں۔

(معجم کبیر، 6/261، حدیث:6162)

روزہ دار کے برابر ثواب سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ماہِ رمضان میں جو کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرائے گا تو وہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا باعث ہو گا اور اس کی گردن (جہنم کی) آگ سے آزاد کر دی جائے گی، نیز اسے اس روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی۔ (صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887)

کیا پیٹ بھر کر کھلانے پر ہی یہ ثواب ملے گا؟ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلانا ضروری نہیں بلکہ جو کسی روزہ دار کو پانی بھی پلا دے اسے بھی انعام و اکرام عطا فرمائے جانے کی بشارت دی گئی، چنانچہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ (روزہ افطار کروانے کا) ثواب اُس شخص کو بھی دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اللہ تعالیٰ اُس کو میرے حَوض سے پلائے گا کہ کبھی پیاسا نہ ہو گا، یہاں تک کہ جنّت میں داخِل ہو جائے۔

(صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887 ملتقطاً) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: روزہ افطار کرانے والے کو تین فائدے ہوتے ہیں، گناہوں سے بخشش، دوزخ سے آزادی اور اسے روزہ کا ثواب۔ مزید فرماتے ہیں: خیال رہے کہ روزہ افطار کرانے سے ثوابِ روزہ تو مل جاتا ہے مگر اس سے روزہ ادا نہیں ہوتا لہٰذا کوئی امیر لوگوں کو افطار کرا کے خود روزہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، روزے تو رکھنے ہی پڑیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/140 ملتقطاً)

اجتماعی افطاری کروانے والے توجہ فرمائیں بعض لوگ ماہِ رمضان میں مختلف مقامات پر مسافروں اور عام لوگوں کے لئے اجتماعی افطاری کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ ایک اچّھا عمل ہے لیکن اس بات کا ضَرور خیال رکھنا چاہئے کہ رزق کی بے قدری اور بے توقیری نہ ہو نیز راہ گیروں کو بھی پریشانی نہ ہو اور نہ ہی لوگوں کا راستہ تنگ ہو۔

افطاری کے دوران 2 احتیاطی تدابیر (1) بعض لوگ اِفطار کے دَوران کھانے پینے میں اس قدر مشغول ہو جاتے ہیں کہ نمازِ مغرب کی جماعت چھوڑ دیتے ہیں اور گھر میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں حالانکہ بلا کسی صحیح شرعی مجبوری کے مسجد کی پنج وَقتہ نماز کی جَماعت تَرک کر دینا گناہ ہے۔ (2) دن کا طویل حصّہ خالی پیٹ رہنے کے بعد اسے ایک دم انواع و اقسام کی چیزوں سے بھر دینا صحت کے لئے نقصان دہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کم سے کم چیزوں سے (مثلاً ایک آدھ کھجور اور پانی) سے اِفطار کیجئے اور اچّھی طرح مُنہ صاف کر کے نمازِ باجماعت میں شریک ہو جایئے۔

فیضانِ رمضان! جاری رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

مولانا محمد افضل عطاری مَدَنی*

توبہ و اِستغفار اللہ ربُّ العالمین اور اس کے بندوں کے درمیان تعلقات کی مضبوطی اور بندوں کو رحمت و عنایت ملنے کا ایک ایسا ذریعہ ہے جو خود اللہ کریم نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے۔ قراٰنِ کریم اور فرامینِ نبیِّ رحیم میں بے شمار مرتبہ استغفار کا فرمایا گیا ہے۔ استغفار جسے دُعائے مغفرت بھی کہتے ہیں جس طرح خود کرنا باعثِ اجر و نجات ہے اسی طرح اللہ کے نیک بندوں، فرشتوں، چھوٹے بچّوں اور والدین کی طرف سے مغفرت کی دعا ملنا بھی بہت خوش نصیبی کی بات ہے۔ قراٰنِ پاک میں اللہ کریم نے گناہ گاروں کو بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان کے حق میں دُعائے مغفرت کرنے کا فرمایا ہے۔[1]

فرشتوں کے بارے میں بھی قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَ مَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَ اتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: وہ جو عرش اُٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔[2]

اسی طرح رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک فرمان بھی ہے کہ میری اُمّت کو ماہِ رمضان میں پانچ باتیں دی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں (ان میں سے ایک یہ کہ) ہر دن اور ہر رات میں فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے ہیں۔[3]

جس طرح پیچھے آیتِ مبارکہ میں بیان ہوا کہ توبہ کرنے اور راہِ خدا پر چلنے والوں کے لئے اللہ کے معصوم فرشتے استغفار کرتے ہیں، اسی طرح احادیثِ مبارکہ میں کئی ایسی نیکیوں کا ذِکر ملتا ہے جن کے کرنے والوں کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔

جبرئیلِ امین شبِ قدر میں دُعائے مغفرت کرتے ہیں:

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے حلال کھانے اور پانی سے روزہ افطار کرایا۔ فرشتے ماہِ رمضان کے اوقات میں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام شبِ قدر میں اُس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔[4]

روزہ دار کے لئے فرشتوں کی دُعائے مغفرت:

حضرت اُمِّ عُمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں کھانا پیش کیا، آپ نے ارشاد فرمایا: تم بھی کھاؤ، میں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں۔ تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزے دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ "کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔"[5]

اسی طرح ایک موقع پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! آؤ ناشتہ کریں، تو انہوں نے عرض کیا: میں روزہ سے ہوں، تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں بڑھ رہا ہے، پھر فرمایا: اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔[6]

---

(1) پ5، النسآء: 64 (2) پ24، المؤمن: 7 (3) شعب الایمان، 3/303، حدیث: 3603 (4) معجم کبیر، 6/261، حدیث: 6162 (5) الاحسان بترتیب ابن حبان، 5/181، حدیث: 3421 (6) ابن ماجہ، 2/348، حدیث: 1749۔



فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

گزشتہ سے پیوستہ

مولانا محمد افضل عطاری مَدَنی*

اللہ کریم کی رحمت کے کیا کہنے! اپنے بندوں کو ایسی ایسی نیکیاں عطا فرمائیں کہ جن پر اس کے معصوم فرشتے اِن کے لئے دعائیں کرتے ہیں ان میں سے چند کا بیان گزشتہ ماہ کے شمارے میں گزرا، مزید ملاحظہ کیجئے:

جمعہ کے دن عمامہ باندھنے کی فضیلت:

اللہ کریم کے آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ہے: اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے جمعہ کے دن عمامہ پہننے والوں پر دُرود بھیجتے ہیں۔[1] حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: فرشتوں کے دُرود بھیجنے کا مطلب ہے اِستغفار کرنا (یعنی مغفرت طلب کرنا)۔[2]

فرماں بردار بیوی کے لئے فرشتوں کی دعائے مغفرت:

حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنے شوہر کی اطاعت کرنے والی عورت کے لئے ہوا میں پرندے، پانی میں مچھلیاں، آسمان میں فرشتے اور چاند سورج اس وقت تک استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنے شوہر کی اطاعت میں رہتی ہے۔[3]

حاملینِ عرش دعائے مغفرت کرتے ہیں:

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ جس نے مسجد میں چراغ جلایا تو جب تک مسجد میں روشنی رہتی ہے تب تک عام فرشتے اور عرش اُٹھانے والے خاص فرشتے اس کے لئے دُعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔[4]

فرشتے اِستغفار کرتے رہیں گے:

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اُس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔[5]

70 ہزار فرشتے دعائے مغفرت کریں گے:

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی رات میں (قراٰن پاک کی سورت) حٰمٓ اَلدُّخَان پڑھے گا، اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اِستغفار کریں گے۔[6]

اہلِ آسمان و زمین اِستغفار کرتے ہیں:

حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ یَسْتَغْفِرُ لَہٗ مَنْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ یعنی زمین و آسمان کی تمام مخلوق طالبِ علم کے لئے دُعائے مغفرت کرتی ہے۔[7]

پیارے اسلامی بھائیو! کس قدر خوش نصیب ہیں وہ جن کے لئے فرشتے مغفرت کی دُعا کرتے ہیں، اللہ کریم ہمیں بھی ان نیکیوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے جن کے کرنے والوں کے لئے اللہ پاک کے معصوم فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ اٰمین

---

(1) کنز العمال، 4/302، حدیث: 21162 (2) فتح الباری، 12/131 (3) الزواجر، 2/96 (4) احیاء العلوم، 1/207 (5) معجم اوسط، 1/497، حدیث: 1835 (6) ترمذی، 4/406، حدیث: 2897 (7) ابن ماجہ، 1/146، حدیث: 223 ملتقطاً۔



فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

مولانا محمد افضل عطاری مدنی*

نمازاللہ کریم کی جانب سے اپنے بندوں کے لئے بہت ہی عظیم تحفہ ہے، قرآن وحدیث میں اس کا بار بار حکم آیا اور طرح طرح سے اس کی فضیلت واہمیت بیان ہوئی، ان سب کے ساتھ ساتھ اللہ کی مزید رحمت یہ کہ نمازیوں کے بعض اعمال پر اللہ کے معصوم فرشتے ان کے لئے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں چنانچہ

70ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں: حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جب کوئی شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے اور یہ کلمات پڑھے: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِیَائًا وَلَا سُمْعَۃً خَرَجْتُ اِتِّقَائَ سَخَطِکَ وَابْتِغَائَ مَرْضَاتِکَ اَسْاَلُکَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو سائلوں کا تجھ پر ہے اور اس حق کے طفیل جو میرے اس چلنے کا ہے کیونکہ میں فخر اور غرور اور لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے نہیں چلا بلکہ میں تو تیری ناراضی سے بچنے اور تیری خوشنودی حاصل کرنے نکلا ہوں، میں تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے جہنّم کی آگ سے بچا اور میرے گناہ معاف فرما کیونکہ تو ہی گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

تو اللہ کریم 70 ہزار فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اللہ کریم اپنے وجہِ کریم کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص اپنی نماز پوری کرلے۔[1]

زمین وآسمان کا ہر فرشتہ دعائے مغفرت کرے گا: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ان کی اُمّت شام کے وقت چار رکعت (یعنی نمازِ عصر) ادا کرے گی تو زمین وآسمان کا ہر مقرب فرشتہ اس اُمّت کے لئے استغفار کرے گا اور جس کے لئے میرے فرشتے استغفار کریں گے میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔[2]

70 فرشتے دعائے مغفرت کے لئے مقرر: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جس نے نمازِ فجر جماعت سے پڑھی پھر اسی جگہ بیٹھا رہا اور سورہ انعام کی پہلی تین آیات تلاوت کیں تو اللہ پاک اس کے ساتھ ستّر فرشتے مقرر فرمادے گا جو قیامت تک اللہ ربُّ العزّت کی تسبیح بیان کریں گے اور اس شخص کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔[3]

نمازی کے لئے فرشتوں کی تین دعائیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جو بندہ نماز پڑھ کر اس جگہ جب تک بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، اس وقت تک کہ بے وضو ہو جائے یا اٹھ کھڑا ہو۔ ملائکہ کا استغفار اس کے لئے یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ یعنی اے اللہ تو اس کو بخش دے، اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ یعنی اے اللہ تو اس پر رحم کر، اَللّٰھُمَّ تُبْ عَلَیْہِ یعنی اے اللہ اس کی توبہ قبول کر۔[4]

فرشتوں سے دعائے مغفرت کروانے والے کلمات: حضرت عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص یوں کہے: سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَتَبَارَکَ اللّٰہُ تو ایک فرشتہ ان کلمات کو اپنے پروں کے نیچے رکھ لیتا ہے اور انہیں لے کر آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے، وہ فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرتا ہے تو وہ فرشتے ان کلمات کے کہنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں حتّٰی کہ فرشتہ ان کلمات کو اللہ کے حضور پیش کردیتا ہے۔[5]

---

(1) مسند احمد، 17/247، حدیث:11156 (2) حلیۃ الاولیاء، 6/34 (3) روح المعانی، 7/98 (4) مسند ابی داؤد طیالسی، ص317، حدیث:2415 (5) مستدرک للحاکم، 3/204، حدیث:3642۔



فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں

مولانا محمد افضل عطاری مدنی*

تلاوتِ قراٰن کریم کی یوں تو ویسے ہی بہت برکات ہیں، ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں، اللہ کی رحمتیں اُترتی ہیں ان سب کے ساتھ ساتھ یہ بڑی برکت و سعادت والی بات ہے کہ اللہ کریم کے معصوم فرشتے بھی دُعائے مغفرت کرتے ہیں چنانچہ

70 ہزار فرشتے صبح و شام استغفار کریں: جو صبح کو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ تین بار پڑھ کر سورۂ حَشْر کی آخری تین آیتیں پڑھے، اللہ پاک ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا کہ اس کے لئے شام تک اِستغفار کریں اور اگر اس دن میں مرا تو شہید مرا اور جو شام کو پڑھے تو صبح تک کے لئے یہی بات ہے۔[1]

فرشتوں کی دُعائیں: حضرت سیِّدُنا سعد بن اَبی وقاص رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جس نے رات کے ابتدائی حصے میں قراٰنِ پاک ختم کیا تو فرشتے صبح تک اس کے لئے اِستغفار کرتے رہتے ہیں اور جس نے رات کے آخری حصے میں قراٰنِ پاک ختم کیا فرشتے شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔[2]

حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں اِستغفار ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہوگی۔[3]

مسلمان بھائی سے ملاقات کرنا، اس کی عیادت کرنا، اس کی مہمان نوازی کرنا اور اس کے دُکھ سُکھ میں شریک ہونا تو ویسے ہی بہت بڑی نیکی و سعادت اور اَجر و ثواب کا باعث ہے جبکہ کرم بالائے کرم یہ کہ ان نیکیوں پر اللہ کے معصوم فرشتے ہمارے لئے دُعائے مغفرت بھی کرتے ہیں چنانچہ

10 فرشتے سال بھر تک دُعائے مغفرت کرتے ہیں: حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اُبی بن کَعب کی حضرت بَرّاء بن مالک سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے حضرت براء سے پوچھا: اے بھائی! آپ کو کیا چیز پسند ہے؟ حضرت بَرّاء نے جواب دیا: سَتّو اور کھجور، چنانچہ اسی وقت وہ چیزیں آگئیں اور انہوں نے سیر ہو کر کھالیں، بعد میں حضرت براء بن مالک نے یہ بات رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ذِکْر کی تو رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے بَرّاء! آدمی جب اللہ کی رضا کے لئے اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کرتا ہے (یعنی مہمان نوازی کرتا ہے) اور اس کی کوئی جَزاء اور شکریہ نہیں چاہتا تو اللہ کریم اس کے گھر میں 10 فرشتوں کو بھیج دیتا ہے جو پورے ایک سال تک اللہ پاک کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر پڑھتے اور اس بندے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ جب سال پورا ہو جاتا ہے تو ان فرشتوں کی پورے سال کی عبادت کے برابر اس کے نامۂ اعمال میں عبادت لکھ دی جاتی ہے اور اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے کہ "جَنَّةُ الْخُلْد" اور نہ فنا ہونے والی بادشاہی میں اس کو جنّت کی لذیذ غذائیں کھلائے۔[4]

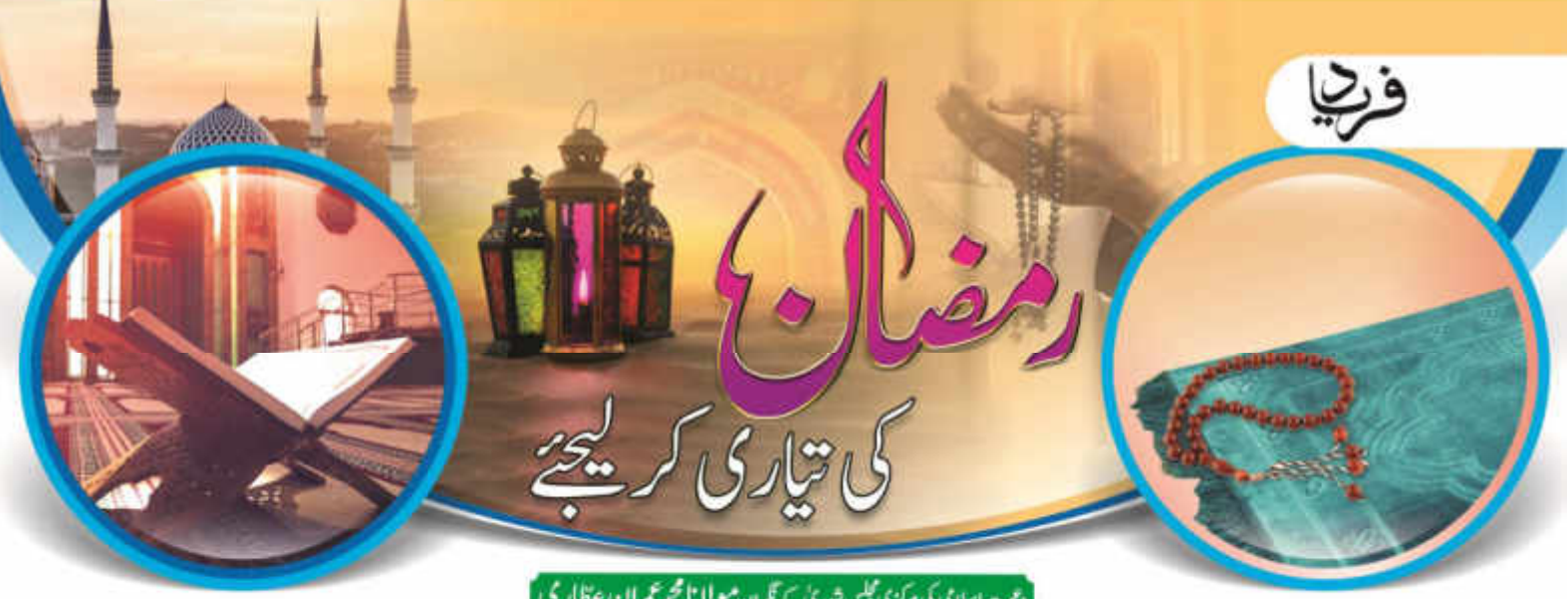
مسلمان بھائی سے ملاقات پر 70 ہزار فرشتوں کی دعائے مغفرت: حضرت سیِّدُنا ابو رَزِین عُقَیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے ابو رَزِین! مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور پھر جب وہ اسے رخصت کرتا ہے تو 70 ہزار فرشتے اس کے لئے اِستغفار کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں: یا اللہ! جیسے اس نے تیرے لئے ملاقات کی تو بھی اسے اپنا قُرب عطا فرما۔[5]

مسلمان کی عیادت پر 70 ہزار فرشتوں کی دُعائے مغفرت: رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لئے ستّر ہزار فرشتے اِستغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستّر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنّت میں ایک باغ ہوگا۔[6]

---

(1) ترمذی، 4/423، حدیث: 2931 (2) دارمی، 2/561، حدیث: 3483 (3) بہارِ شریعت، 3/551 (4) کنز العمال، جزء 5، 9/119، حدیث: 25972 (5) مجمع الزوائد، 8/317، رقم: 13592 (6) ترمذی، 2/290، حدیث: 971۔

فرید یا



رمضان کی تیاری کر لیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

ایک نوجوان نے کم و بیش ایک سال سے روز کے پچاس روپے کی بیسی (یعنی کمیٹی) ڈالی ہوئی تھی، رمضانُ المبارک کی تشریف آوری سے پہلے اس کی بیسی نکلی تو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے ایک ماہ کے راشن وغیرہ کا انتظام کیا اور پھر رمضانُ المبارک کی برکتیں سمیٹنے کے لئے 1438 ہجری 2017ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں اعتکاف کے لئے حاضر ہو گیا۔

اے عاشقانِ رسول! اس نوجوان اسلامی بھائی کے عمل نے ہمیں رمضانُ المبارک کی تیاری کا ایک بہترین طریقہ بتادیا، اگر ہم بھی رمضانُ المبارک کی برکتیں سمیٹنے کا ذہن بنالیں تو ابھی ہمارے پاس وقت ہے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان بھی شعبانُ المعظم کا چاند نظر آتے ہی رمضانُ المبارک کی تیاری شروع کر دیا کرتے تھے۔

صحابۂ کرام اور رمضان کی تیاری

میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے رسالے "آقا کا مہینا" میں نقل کیا ہے کہ حضرت سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شعبان کا چاند نظر آتے ہی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان تلاوتِ قرآنِ پاک کی طرف خوب متوجّہ ہو جاتے، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالتے تاکہ غُربا و مَساکین مسلمان ماہِ رمضان کے روزوں کے لئے تیاری کر سکیں، حُکّام قیدیوں کو طلب کرکے جس پر "حد" (یعنی شرعی سزا) جاری کرنا ہوتی اس پر حد قائم کرتے، بقیہ میں جن کو مناسب ہوتا انہیں آزاد کر دیتے، تاجر اپنے قرضے ادا کر دیتے، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لیتے۔ (یوں ماہِ رمضانُ المبارک سے قبل ہی اپنے آپ کو فارغ کر لیتے) اور رمضان شریف کا چاند نظر آتے ہی غسل کرکے (بعض حضرات) اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔ (آقا کا مہینا، ص5) یقیناً رمضانُ المبارک کی تیاری کے حوالے سے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا انداز ہم عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت کے لئے لائقِ تقلید (قابلِ پیروی) ہے۔ ہمیں بھی ان کی پیروی کرتے ہوئے رمضانُ المبارک کی تیاری اسی طریقے سے کرنی چاہئے، قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کر دینا، اپنے اَموال کی زکوٰۃ نکالنا، قرضے ادا کر دینا، دوسروں سے اپنے قرضے وصول کر لینا اور رمضانُ المبارک سے پہلے ہی خود کو فارغ کرکے پورے ماہ کے اعتکاف کے لئے خود کو تیار کر لینا چاہئے، مگر بدقسمتی سے آج لوگ دِین کے بجائے دنیا کو زیادہ اہمیت دینے لگے ہیں اور اکثریت دنیاوی کاموں میں ہی مشغول دکھائی دیتی ہے جبکہ دِینی کام اوّلاً تو ایک تعداد ہے جو کرتی ہی نہیں ہے اور جو کرتے ہیں ان کی ایک بھاری تعداد کا انداز جیسے تیسے کرکے اپنے گمان میں سَر سے اتارنے والا ہوتا ہے، نماز، زکوٰۃ وغیرہ دیگر عبادات کی طرح روزوں کے حوالے سے بھی یہی حال ہے۔

روزوں کے متعلق ضروری دِینی علم حاصل کر لیجئے

روزہ کس پر فرض ہے؟ سحر و افطار

کے دُرست اوقات کیا ہیں؟ روزے کی نیّت کے متعلق کیا مسائل ہیں؟ کن چیزوں سے روزہ ٹوٹتا، کن کاموں سے مکروہ ہوتا اور کن مجبوریوں کی وجہ سے روزہ چھوڑا جاسکتا ہے؟ ایک بھاری تعداد کو ان مسائل کے متعلق نہ تو معلومات ہوتی ہیں اور نہ ہی کسی سے ان مسائل کا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لہٰذا ابھی سے اپنے روزوں کی فکر کیجئے اور مذکورہ مسائل کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے میرے شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب فیضانِ سنّت جلد اوّل کے باب "فیضانِ رمضان" کا مطالعہ ماہِ رمضان شروع ہونے سے پہلے پہلے کر لیجئے۔

گزشتہ روزوں کی قضا کر لیجئے

گزشتہ رمضانُ المبارک کے روزوں میں سے کسی روزے کی قضا اگر آپ پر لازم ہے تو رمضانُ المبارک آنے سے پہلے ہی اس روزے کو رکھ لیجئے۔ اچھی اور نیک صحبتوں کی کمی کی وجہ سے آج کل گناہوں کا بازار گرم ہے، گناہوں کی نحوست قبر و آخرت میں تو ویسے ہی آدمی کو کہیں کا نہ چھوڑے گی، مگر رمضانُ المبارک میں گناہ کرنے پر مزید سخت پکڑ ہے، چنانچہ

رمضانُ المبارک میں گناہ کی نحوست

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میری اُمّت ذلیل و رُسوا نہ ہوگی جب تک وہ ماہِ رَمَضان کا حق ادا کرتی رہے گی۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! رمضان کے حق کو ضائع کرنے میں ان کا ذلیل و رُسوا ہونا کیا ہے؟ فرمایا: اِس ماہ میں ان کا حرام کاموں کا کرنا، پس تم ماہِ رَمَضان کے معاملے میں ڈرو کیونکہ جس طرح اِس ماہ میں اور مہینوں کے مقابلے میں نیکیاں بڑھادی جاتی ہیں اِسی طرح گناہوں کا بھی مُعاملہ ہے۔ (معجم صغیر، 1/248 ملخصا) گناہ چاہے ظاہری ہوں یا باطنی! سب کا ارتکاب ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، لہٰذا خود کو ذلیل و رُسوا ہونے سے بچانے کے لئے رمضان المبارک آنے سے پہلے ہی ان تمام گناہوں کے بارے میں علم حاصل کرنا اور ان سے خود کو بچانے کی کوشش کرتے رہنا لازمی ہے۔ خدانخواستہ اگر ہم نے ان کے بارے میں علم حاصل نہ کیا یا حاصل تو کیا لیکن گناہوں سے خود کو نہ بچایا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم رمضانُ المبارک میں کسی ناجائز و حرام کام میں مبتلا ہو جائیں اور ذِلّت و رُسوائی ہمارا مقدر بن جائے، ظاہری اور باطنی کبیرہ گناہوں کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ سے جاری ہونے والی ان کُتُب کا مطالعہ مفید رہے گا: 1 جہنم میں لے جانے والے اعمال (حصہ اوّل و دوم) 2 باطنی بیماریوں کی معلومات۔

اپنے کام کاج اور ان کے اوقات کا جائزہ لیجئے

رمضان سے پہلے ہی اپنے کام کاج اور روزمرّہ جدول (Schedule) کا جائزہ لینا بہت اہمیت رکھتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ایسے کام میں مصروف ہوں جو مشقت والا ہو یا جس کا وقت اتنا زیادہ ہو کہ روزہ رکھنے یا اسے پورا کرنے میں رکاوٹ کا باعث ہو، دنیا کو زیادہ اہمیت دینے یا بعض اوقات گھریلو اخراجات کی مجبوریوں کی وجہ سے کچھ لوگ رمضان میں بھی مشقّت کے کام کرتے اور روزہ نہیں رکھتے، ایسے لوگ بہارِ شریعت میں لکھے گئے اس مسئلے کو غور سے پڑھیں: رمضان کے دنوں میں ایسا کام کرنا جائز نہیں، جس سے ایسا ضُعف (کمزوری) آجائے کہ روزہ توڑنے کا ظنِّ غالب ہو۔ لہٰذا نانبائی (روٹیاں پکانے والے) کو چاہیے کہ دوپہر تک روٹی پکائے پھر باقی دن میں آرام کرے۔ یہی حکم معمار (مستری) و مزدور اور مشقت کے کام کرنے والوں کا ہے کہ زیادہ ضعف (کمزوری) کا اندیشہ ہو تو کام میں کمی کر دیں کہ روزے ادا کر سکیں۔ (بہارِ شریعت، 1/998)

آنے والے لمحات و معاملات کی پہلے سے ہی تیاری کر لینے والوں کو دنیا عقل مند شمار کرتی ہے، رمضانُ المبارک بھی ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمتوں، مغفرتوں اور جہنم سے آزادی کے پروانوں کو لئے ہوئے ہمارے درمیان تشریف لانے والا ہے، لہٰذا میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے کہ عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے رمضانُ المبارک کی تشریف آوری سے پہلے ہی اس کی تیاری پر توجہ دیجئے اور رمضانُ المبارک کے قدردانوں میں اپنا نام لکھوائیے۔



رمضان کی تیاری

Ramadan Preparation

بنتِ اصغر عطاریہ

رمضانُ المبارک کی آمد آمد ہے، اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور بُزُرگانِ دین رمضان شریف کی آمد سے پہلے ہی اس کی تیاری کر لیتے تھے۔ پیاری اسلامی بہنو! آپ بھی اس مُقدّس مہینے کی آمد سے پہلے ہی اپنے وہ تمام کام نمٹا لیجئے جو روزہ رکھنے، عبادت کرنے اور تلاوتِ قراٰن کرنے میں رکاوٹ بنتے ہیں، ان میں سے چند کام اور ان کا حل مُلاحظہ کیجئے:

صفائی ستھرائی: ◆ دیواروں وغیرہ سے مکڑی کے جالے صاف کر لیں، کارپیٹ اور پردے ڈرائی کلین کروالیں ◆ کچن کے خانوں، ڈبوں اور مائکروویو اوون کی صفائی کر لیں۔ یونہی فریج کی صفائی بھی اہم ہے کیونکہ رمضان میں فریج کا استعمال پہلے سے بڑھ جاتا ہے، اس لئے فریج کے شیلف احتیاط کے ساتھ نکالیں اور انہیں بیکنگ سوڈا لگا کر پھر پانی سے اچھی طرح دھو کر خُشک کپڑے سے صاف کر لیں یا دھوپ میں سُکھالیں اور پھر فریج کے اندرونی حصے کی صاف کپڑے کی مدد سے صفائی کر لیں۔

کھانے پینے کی اشیاء: سب سے پہلے اندازہ لگالیں کہ رمضان میں مُختلف ڈشز کی تیاری کے لئے کتنا آئل، نمک، مرچ وغیرہ درکار ہو گا۔ اپنے بجٹ کے مطابق ان کی فہرست بنا کر پہلے سے یہ اشیاء منگوالیں، تاکہ رمضان میں ان کی خریداری کے لئے وقت نہ لگانا پڑے۔

افطاری کی تیاری: افطاری میں چونکہ مختلف پکوان ہوتے ہیں تو وہ اشیاء جن کا استعمال روزانہ ہوتا ہے وہ پہلے سے تیار کر لیں مثلاً ادرک لہسن کا پیسٹ بنا کر کسی جار میں رکھ کر فریز کر لیں۔ اسی طرح سبزیاں جیسے مٹر نکال کر اور پالک وغیرہ کاٹ کر فریز کر لیں۔

نظامُ الْاَوْقات: رمضان کے حوالے سے اپنا ایک جدول (Time table) ترتیب دے لیں تاکہ عبادات اور کام کاج دونوں کی بسہولت ادائیگی ہو سکے، اگر آپ کہیں پڑھاتی ہیں تو اسے بھی پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنی نیند کو بھی ایک مناسب وقت دینا ہو گا وگرنہ آپ کے سارے کام اُلٹ پُلٹ ہو سکتے ہیں۔ رَمضانُ المبارک میں روزانہ نمازِ عصر اور نمازِ تراویح کے بعد مدنی چینل پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں جس میں دینی و دنیاوی مسائل کے حل بیان کئے جاتے ہیں، لہٰذا اپنا جدول اس انداز سے ترتیب دیں کہ مدنی مذاکرہ بھی دیکھ سکیں اور دیگر معمولات بھی متاثر نہ ہوں۔

عید کی تیاری: عید کے دن اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے لہٰذا خواتین، مرد حضرات اور بچّوں کے لئے کپڑوں کی خریداری یا کپڑوں کی سِلائی پہلے سے کر لیں، اس طرح آپ عید کے قریب ہونے والی مہنگائی اور مارکیٹ کے رش سے بھی بچ جائیں گی اور رَمضانُ المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کر سکیں گی ◆ جو کپڑے استری کرنے ہیں وہ پہلے سے ہی ایک ساتھ استری کر کے رکھ لیں یا پھر جس طرح سہولت ہو وقفے وقفے سے کر لیں ◆ صدقاتِ واجبہ و نافلہ پہلے سے مُستَحِقّین کو ادا کر دیں تاکہ وہ بھی رمضان اور عید کی برکات سے مُستفید ہو سکیں۔ اللہ کریم ہمیں صحّت و عافیت کے ساتھ ماہِ رمضان کا مہینا عبادتوں میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



حدیث شریف اور اس کی شرح

جنت سجائی جاتی ہے

محمد نواز عطاری مَدَنی*

قاسمِ نعمت، مالکِ جنّت، محبوبِ ربُّ العزّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باعظمت ہے: اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلَى الْحَوْلِ الْقَابِلِ، قَالَ: فَاِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ نَشَرَتْ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُورِ الْعِينِ، فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّ بِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهُمْ بِنَا۔ بے شک جنّت ابتدائی سال سے آئندہ سال تک رَمَضانُ المبارک کے لئے سجائی جاتی ہے اور فرمایا: رَمَضان شریف کے پہلے دِن عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جو جنّت کے دَرَختوں سے ہوتی ہوئی بڑی بڑی آنکھوں والی حُوروں تک پہنچتی ہے تو وہ عَرض کرتی ہیں: اے پروردگار! اپنے بندوں میں سے ایسے بندوں کو ہمارا شوہر بنا جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور جب وہ ہمیں دیکھیں تو اُن کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوں۔ (شعب الایمان، 3/312، حدیث:3633)

حدیثِ مبارکہ کا پسِ منظر

حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک بار رمضانُ المبارک کی آمد کے موقع پر ارشاد فرمایا: اگر بندے جان لیتے کہ رمضان کیا ہے تو میری اُمّت یہ تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہی ہو، اتنے میں (قبیلۂ) بنو خُزاعہ کے ایک شخص نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہمیں بیان فرمایئے، تب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ ارشاد فرمایا۔ (شعب الایمان، 3/313، حدیث:3634)

جنّت کو رمضان کے لئے کیوں سجایا جاتا ہے؟

علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس مبارک مہینے میں جس کثرت سے بندوں کو بخشا جاتا اور ان کے درجات کو بلند کیا جاتا ہے وہ نہ رمضان سے پہلے ہوتا ہے اور نہ ہی بعد، اسی وجہ سے رمضان کی آمد کے انتظار میں سارا ہی سال جنّت کو سجایا جاتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/458، تحت الحدیث:1967)

جنّت کب، کون اور کیسے سجاتا ہے؟

عیدُ الفطر کا چاند نظر آتے ہی اگلے رمضان کے لئے جنّت کی آراستگی شروع ہو جاتی ہے اور سال بھر تک فرشتے اسے سجاتے رہتے ہیں، رہا یہ معاملہ کہ اسے کیسے سجایا جاتا ہے؟ تو "الترغیب والترہیب" میں اسی مضمون کی ایک طویل حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ اسے بَخُور کی دھونی دی جاتی ہے، علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اسے سونے سے سجایا جاتا ہے اور حقیقی طور پر اس کی سجاوٹ کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنّت خود سجی سجائی پھر اور بھی زیادہ سجائی جائے، پھر سجانے والے فرشتے ہوں تو کیسی سجائی جاتی ہوگی! اس کی سجاوٹ ہمارے وَہم و گمان سے ورا ہے۔ (الترغیب والترہیب، 2/60، رقم: 23، مرقاۃ المفاتیح، 4/458، تحت الحدیث: 1967، مراٰۃ المناجیح، 3/142)

جنّت کے دروازے کھولے جاتے ہیں

ایک حدیثِ پاک میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ "جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو جنّت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینا ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور جہنّم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینا ان میں سے ایک دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا۔" (شعب الایمان، 3/304، رقم: 3606) جنّت کے دروازے رَمَضان میں اس لئے کھول دیئے جاتے ہیں تاکہ فرشتوں کو اُمّتِ محمّدیہ اور رمضان کی عظمت و بزرگی، نیز روزہ داروں

کو ملنے والی جزا اور جنّت کی دائمی نعمتوں کا علم ہو جائے۔ (مرقاۃ المفاتیح،4/458، تحت الحدیث:1967) **ایک ضروری وضاحت** جنّت کے دروازوں کو رمضان کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی کھولا جاتا ہے البتہ رمضان اور غیرِ رمضان میں ان کے کھلنے میں فرق یہ ہے کہ رمضان کی آمد پر نہ صرف جنّت کے دروازے کھولے جاتے ہیں بلکہ دوزخ کے دروازے بند بھی کئے جاتے ہیں۔ نیز رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں جنّت اور دوزخ کے دروازے کبھی کھلتے ہیں اور کبھی بند ہوتے ہیں مگر رمضان میں سارا مہینا دوزخ کے دروازے بند جبکہ جنّت کے کھلے رہتے ہیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/458، تحت الحدیث:1967، مراٰۃ المناجیح، 3/136) مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ ماہِ رمضان میں آسمانوں کے دروازے بھی کھلتے ہیں جن سے اللہ کی خاص رحمتیں زمین پر اترتی ہیں اور جنّتوں کے دروازے بھی جس کی وجہ سے جنّت والے حور و غلمان کو خبر ہو جاتی ہے کہ دنیا میں رمضان آ گیا اور وہ روزہ داروں کے لئے دعاؤں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ نیز دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے اس مہینا میں گنہگاروں بلکہ کافروں کی قبروں پر بھی دوزخ کی گرمی نہیں پہنچتی۔ (مراٰۃ المناجیح،3/133 ملتقطاً) **ایک خوشگوار ہَوا** جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک ہَوا چلتی ہے جو عرش سے شروع ہوتی ہے جنّت کے درختوں، پھولوں سے معطر ہو کر حوروں پر پہنچتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ (ہَوا) روزہ دار کے منہ کی وہی بُو ہو جو کہ اللہ پاک کے نزدیک مشک سے بھی بڑھ کر پاکیزہ ہے۔ یہ ہوا اس لئے چلائی جاتی ہے تاکہ حوریں روزہ داروں کی طرف مشتاق ہوں۔ (فتح الالٰہ فی شرح المشکاۃ، 6/451، تحت الحدیث:1967، مراٰۃ المناجیح،3/143) ایک حدیثِ پاک میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں کہ جب رَمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے "مُثِیرہ" کہا جاتا ہے تو جنّت کے پتّے اور دروازوں کے پَٹ ہلنے لگتے ہیں اور ان سے ایسی دلکش آواز پیدا ہوتی ہے کہ اس جیسی آواز کسی نے نہ سنی ہو گی۔ (الترغیب والترہیب،2/60، رقم:23) **حورِ عین کسے کہتے ہیں؟** (وہ آواز یا ہوا ایسی حوروں پر پہنچتی ہے جو) گورے رنگ والی، چاندی کے بدن والی، جن کی آنکھوں کی سفیدی بہت سفید اور سیاہی بہت سیاہ اور دراز آنکھوں والی، یہ بھی کہا گیا ہے کہ ان حوروں کی آنکھیں پوری ہی سیاہ ہوں گی کہ جس طرح ہرن کی آنکھ ہوتی ہے، بنی آدم میں کوئی حور نہیں ہے البتّہ عَرَبی زبان میں کسی عورت کی آنکھوں کی خوبصورتی کو بیان کرنے کیلئے اسے حُوْرُ الْعُیُوْن یعنی ہرنی کی طرح خوبصورت آنکھوں والی کہا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات، 2/81، مختار الصحاح، 1/167) **بارگاہِ خداوندی میں جنّتی حوروں کی عرض** (جب جنّتی حوروں پر ہوا چلتی ہے تو وہ دعا کرتی ہیں کہ) اے ہمارے رب! ہم کو ان نیک بندوں، روزے داروں اور قیام کرنے والوں کے نکاح میں دے کہ وہ ہمارے خاوند ہوں ہم ان کی بیویاں بنیں۔ خیال رہے کہ نکاح کے لئے نامزدگی تو پہلے ہی ہو چکی ہے کہ فلاں حور فلاں کی بیوی مگر نکاح جنّت میں پہنچ کر ہو گا یا نکاح پہلے ہو چکا ہے رخصت یعنی عطا بعدِ قیامت ہو گی۔ (مرقاۃ المفاتیح، 4/459، مراٰۃ المناجیح،3/143) **ان سے ہماری اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں** مذکورہ حدیثِ مُبارکہ میں "تَقَرُّ" کا لفظ آیا ہے۔ یا تو یہ قُرٌّ سے بنا ہے بمعنی ٹھنڈک اور یہ دستور ہے کہ محبوب کے دیدار و مُشاہَدہ سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور لذّت محسوس ہوتی ہے جیسا کہ دشمن کو دیکھنے سے آنکھیں سوزش اور گرمی محسوس کرتی ہیں یا یہ لفظِ قَرٌّ سے نکلا ہے بمعنی چین و قرار، جب انسان کی نظر محبوب پر پڑتی ہے تو ساکن اور قرار پذیر ہو جاتی ہے دائیں بائیں نہیں پھرتی۔ (اشعۃ اللمعات، 2/81)

اللہ پاک اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے عاشقانِ رسول کو جنّتُ الفردوس میں بِلاحساب داخلہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ پاک کا مہمان

خضر حیات عطاری مدنی

ننّھا حَسَن اپنے والد داؤد صاحب کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد گھر پہنچا اور کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ اچانک مسجد سے صَدا اُبلند ہوئی: "تمام عاشقانِ رسول کو مبارک ہو کہ رَمَضانُ المبارَک کا چاند نظر آ گیا ہے"

مرحبا صد مرحبا! پھر آمدِ رمضان ہے
کِھل اٹھے مُرجھائے دل تازہ ہوا ایمان ہے

حسن کھانا چھوڑ کر اپنے ابو جان کی جانب بھاگا جو کہ دوسرے کمرے میں مدنی چینل دیکھ رہے تھے۔ حسن کمرے میں داخل ہوتے ہی بولا: ابّو جان! مبارک ہو! رمضان شریف کا چاند نظر آ گیا ہے، اب تو بہت مزہ آئے گا۔ داؤد صاحب اپنے لختِ جگر کی باتیں سُن کر مُسکرا دیئے اور اس کے سَر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے: خیر مبارک بیٹا! آپ کو بھی اللہ پاک کے مہمان کی آمد مبارک ہو۔ حسن حیرت سے بولا: اللہ پاک کا مہمان؟ میں سمجھا نہیں ابّو جان! داؤد صاحب بولے: جی حسن بیٹا! رَمَضانُ المبارَک ہمارے لئے اللہ پاک کی طرف سے آیا ہوا بابرکت مہمان ہے۔ یہ سنتے ہی حسن بولا: ارے واہ! لیکن ابّو یہ بابرکت مہینا کیسے ہے؟ داؤد صاحب نے اس کی برکتیں بتاتے ہوئے کہا کہ اس لئے کہ اس مبارک مہینے میں لوگ کثرت سے نیک کاموں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، قراٰنِ پاک کی کثرت سے تلاوت کرتے ہیں، رات کو تراویح کی نماز پڑھتے ہیں اور مسجد تو نمازیوں سے مکمل بھر جاتی ہے۔ یہ تمام عبادات ہم اس لئے کرتے ہیں تاکہ اللہ پاک کا یہ مہمان ہم سے راضی ہو جائے اور جب یہ بابرکت مہینا ہم سے رُخصت ہو تو یہ ہم سے ناراض نہ ہو اور یہی وہ مہینا ہے جس میں شیطان قید ہو جاتا ہے۔ (مسند احمد، 3/121، حدیث: 7785) حسن بولا: جی ابو جان یہ بہت اچھی بات ہے میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اس مہینے کو راضی کروں گا۔ شاباش بیٹا! لیکن آپ کس طرح راضی کریں گے اس مہمان کو؟ داؤد صاحب نے اپنے بیٹے سے سوال کیا۔ حسن بولا: میں پانچ وقت کی نماز پڑھوں گا اور قراٰنِ پاک کی تلاوت بھی کروں گا۔ بیٹا! یہ تو آپ پہلے سے ہی کرتے ہیں، داؤد صاحب نے مُسکراتے ہوئے کہا۔ ابّو جان پھر آپ ہی بتائیں کہ میں کس طرح اس مہمان کو راضی کروں؟ حسن نے سوال کیا۔ بیٹا! آپ کی عمر کتنی ہو چکی ہے؟ داؤد صاحب نے پوچھا؟ ابّو جان! 10 سال۔ حسن نے جلدی سے جواب دیا۔ داؤد صاحب بولے: جی بیٹا آپ کی عمر 10 سال ہو چکی ہے آپ پر روزہ فرض تو نہیں مگر پھر بھی آپ کو روزہ رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ آپ بھی اس مہینے کی برکتیں حاصل کر سکیں اور جب روزہ فرض ہو جائے تو روزہ رکھ سکیں۔ حسن بولا: جی ابّو جان میں بھی روزہ رکھوں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ لیکن ابّو جان! روزہ رکھنے کا ہمیں فائدہ کیا ہوتا؟ داؤد صاحب بولے: بہت اچھا سوال کیا آپ نے۔ حسن بیٹا! روزہ رکھنے کا سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ اللہ پاک ہم سے راضی ہو گا اور اس کا مہمان رَمَضانُ المبارَک کل قِیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں ہماری سِفارش کرے گا۔ (شعب الایمان، 2/346، حدیث: 1994) روزہ میں جب ہمیں بھوک اور پیاس لگتی ہے تو اس سے ہمیں ان لوگوں کی بھوک اور پیاس کا بھی احساس ہوتا ہے کہ جو غریب ہونے کی وجہ سے بھوک اور پیاس کو بَرداشت کرتے ہیں، لہٰذا روزہ کی برکت سے ہمیں ایسے لوگوں کی مدد کرنے کا بھی جذبہ ملتا ہے، اسی طرح روزہ سے ہمیں صبر اور برداشت کا بھی جذبہ ملتا ہے۔ واہ! ابّو جان روزہ رکھنے کے تو بہت ہی زیادہ فائدے ہیں۔ میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور روزے رکھوں گا۔ حسن نے اپنی پیاری سی نیّت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اور داؤد صاحب اپنے لختِ جگر کے اس جذبہ کو دیکھ کر اللہ پاک شکر ادا کرنے لگے۔



احساس رمضان

بنتِ خالد حسین عطاریہ

آج رمضان کا پہلا روزہ تھا اور بڑی پھوپھو عصر کی نماز کے بعد چہل قدمی کرتے ہوئے تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

آمنہ بھابھی! کچن میں کچھ رونق نظر نہیں آرہی؟ آمنہ بھابی کو اپنی طرف آتے دیکھ کر بڑی پھوپھو نے سُوال کیا۔

آپ فکر نہ کریں، بچیاں ہیں، سب کرلیں گی، آمنہ بھابھی نے جواب دیا۔

افطاری کا وقت قریب ہوا تو دستر خوان بچھا دیا گیا، کچھ ہی دیر میں باقی گھر والوں سمیت بڑی پھوپھو بھی افطاری کیلئے دستر خوان کے پاس بیٹھ گئیں۔

آمنہ بھابھی! دستر خوان تو بچھ گیا لیکن کچھ کھانے کو تو رکھو، بڑی پھوپھو نے تسبیح گود میں رکھتے ہوئے کہا۔

آپا بہت کچھ تو موجود ہے۔ آمنہ بھابھی نے آہستگی سے کہا۔

یہ کیا؟ بس پھل اور پانی! جبکہ آج تو پہلا روزہ ہے، بھائی! کچھ بنوا ہی لیتے، ہمارے گھر تو اتنا اہتمام (Arrangement) ہوتا ہے، پکوڑے، سموسے، کباب، دہی بھلے، فروٹ چاٹ یہ تو پہچان ہیں رمضان کی۔ یہاں تو کچھ نظر ہی نہیں آرہا، اب اتنی بھی آمدنی کم نہیں کہ بچوں کو بھوکا رکھا ہوا ہے، ٹرے سے کپڑا ہٹا کر بڑی پھوپھو نے دل کی بھڑاس نکالتے ہوئے پوری تقریر کر ڈالی۔

آپا پھل اور پانی بھی اللہ کی نعمتیں ہیں، کچھ لوگ تو اس سے بھی محروم ہیں، بھائی نے سننے کے بعد تحمل سے بات شروع کی۔

آپا! آپ ان نعمتوں پر بھی شُکر ادا کریں، یہ پھل کون سے سستے ہیں اور ہمارا مقصد پیٹ بھر کر کھانا تو نہیں ہے نا! افطاری میں ابھی پھل کھائیں گے، بعد میں کھانا کھالیں گے۔ پکوڑے سموسے تو ویسے بھی خالی پیٹ مسائل بڑھاتے ہیں۔

بڑی پھوپھو: وہ تو ٹھیک ہے، لیکن گھر والوں پر بھی دستر خوان وسیع کرنا چاہئے۔

جی جی آپا! آپ صحیح فرما رہی ہیں، آج اصل میں پہلا روزہ ہے اور اتنی بھوک برداشت کرنے کی پیٹ کو عادت نہیں، تو ایک دم چکنائی والی چیزیں کھانے سے طبیعت بگڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہم کل اِہتمام کر کے محلے میں بھی تقسیم کریں گے اِنْ شَآءَ اللہ! بھائی نے آپا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلّی دیتے ہوئے بتایا۔

میری تسلی کی بات نہیں، آپ تو مجھے شرمندہ کر رہے ہیں، پھوپھو نے نگاہیں جُھکاتے ہوئے کہا۔

نہیں آپا! میرا ہرگز یہ مقصد نہیں، میں تو آپ کو یہ سمجھا رہا ہوں کہ جتنی ہماری ضرورت اور حاجت ہے، ہم اتنا بناتے اور کھاتے ہیں، اِسراف تو ویسے بھی ہمارا مذہب منع کرتا ہے، وہی رقم کسی غریب کی مدد، اس کے گھر راشن ڈلوانے، اس کے کپڑے لینے کے کام آسکتی ہے۔ اللہ پاک تو ویسے بھی دوسروں کی مدد کو پسند فرماتا ہے، ہماری بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کھانے میں مُناسب اشیاء ہوں تاکہ صحت (Health) خراب نہ ہو، اضافی رقم (Extra money) دوسرے مسلمانوں کی مدد میں لگادی جائے۔

مَا شَآءَ اللہ! آپ تو بہت سمجھدار ہوگئے ہیں، بڑی بہن کو سمجھا رہے ہیں۔

بھائی نے مُسکرا کر کہا: آپا! آپ سمجھدار (Sensible) ہیں، جو میری بات سمجھ گئیں۔

احساس نہ ہو انسان میں، کس کام کی ہے زندگی
احساس ہے تو زندگی، احساس ہے تو بندگی

اسرارِ روزہ اور اس کی باطنی شرائط

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ (پ2، البقرۃ: 183)

روزے کی تعریف "شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزے کی نیّت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔"

روزے کی تاریخ روزہ بہت قدیم عبادت ہے۔ حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے لے کر ہماری شریعت سمیت تمام شریعتوں میں روزے فرض ہوتے چلے آئے ہیں، اگرچہ گزشتہ امتوں کے روزوں کے دن اور احکام ہم سے مختلف ہوتے تھے۔ رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔ (درمختار، 3/383) آیت کے آخر میں یہ بھی بتایا گیا کہ **روزے کا مقصد تقویٰ و پرہیز گاری کا حُصول ہے۔** روزے میں چونکہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے، اِس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مَشْق ہوتی ہے جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے پر قوّت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو وہ بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رکتا ہے۔

تقویٰ کا معنیٰ شریعت کی زبان میں تقویٰ کا عُمومی معنیٰ یہ ہے کہ عذاب کا سبب بننے والی چیز یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے نفس کو بچایا جائے۔ **آداب کا خیال رکھے بغیر صرف بھوکا رہنے سے تقویٰ کی معمولی سی کیفیت حاصل ہوتی ہے** اور وہ بھی اس لئے کہ بھوک سے نفس کے تقاضے دب جاتے ہیں جس سے خواہشاتِ نفس میں کمی واقع ہوتی ہے لیکن اگر روزوں کے مقصدِ اصلی کو کامل طریقے سے حاصل کرنا ہے تو روزہ کامل طریقے سے رکھنا ہوگا اور کامل روزہ یہ ہے کہ روزے کے ظاہری آداب کے ساتھ اِس کے باطنی آداب بھی پورے کئے جائیں۔ باطنی آداب کا بیان احادیثِ طیّبہ میں بھی موجود ہے۔ چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزوں سے بھوک و پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔" (مسند امام احمد، 3/307، حدیث: 8865) اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کوئی شخص روزہ رکھ کر حلال کھانے سے تو رُک جائے لیکن لوگوں کا گوشت کھاتا رہے یعنی غیبت کرتا رہے جو حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ یہ بھی معنیٰ ہے کہ حلال کھانے، پینے، جِماع سے تو خود کو بچائے لیکن **حرام دیکھنے، بولنے، سننے، کرنے اور کمانے** سے نہ بچے۔ **"حرام دیکھنا"** یوں کہ فلمیں ڈرامے

دیکھے یا بازار وغیرہ میں بدنگاہی کرے۔ **"حرام بولنا"** یوں کہ گالی دے، جھوٹ بولے، الزام تراشی کرے۔ **"حرام سننا"** یوں کہ گانے سنے، غیبت کی طرف کان لگائے۔ **"حرام کرنا"** یوں کہ دوسروں کا دل دُکھانے، مار دھاڑ، طعن وتشنیع میں لگا رہے۔ **"حرام کمانا"** یوں کہ کاروبار میں جھوٹ، خیانت، ملاوٹ اور دھوکے سے باز نہ آئے یا نوکر پیشہ ہے تو رشوت کے بغیر کام نہ کرے یا اپنی ذمّہ داری پوری نہ کرے اور یوں اس کی تنخواہ میں حرام داخل ہو جائے۔ یہ سب وہ ہیں جنہیں روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اگرچہ فرض سے بری الذّمّہ ہو جاتے ہیں۔ ائمّہ دین نے روزے کے جو باطنی آداب بیان کئے ہیں اس کا اجمالی معنٰی یہ ہے کہ **تمام اعضا کا روزہ رکھا جائے یعنی انہیں گناہوں اور فضول کاموں سے بچایا جائے۔**

اعضا کے روزوں کی تفصیل آداب کے عنوان سے بیان کی جاتی ہے: **پہلا ادب:** نگاہیں جھکا کر رکھیں اور انہیں ہر مذموم و مکروہ چیز دیکھنے سے بچائیں اور دل کو ذِکرِ الٰہی سے غافل کرنے والی چیزوں کے متعلق سوچنے سے محفوظ رکھیں۔ **دوسرا ادب:** فضول باتوں، جھوٹ، غیبت، چغلی، فحش کلامی، بد اخلاقی اور لڑائی جھگڑے سے زبان کی حفاظت کی جائے۔ **تیسرا ادب:** ہر ناجائز اور ناپسندیدہ چیز سننے سے کان بچے رہیں۔ **چوتھا ادب:** ہاتھ پاؤں و بقیّہ اعضائے جسمانی بھی گناہوں سے دور رہیں۔ **پانچواں ادب:** خالص حلال و پاکیزہ رزق سے اِفطاری کریں۔ حرام یا مشکوک مال سے افطار کرنے والا ایسے ہے جیسے وہ شخص جو گھر اچھی طرح تعمیر کر کے مکمل ہونے کے بعد اسے گرا دے، لہٰذا صرف حلال سے افطار ہو اور اس میں بھی اتنا زیادہ نہ کھایا جائے کہ پیٹ بھر جائے اور مغرب و عشا اور تراویح پڑھنا ہی مشکل یا بے مزہ ہو جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بھرے پیٹ سے زیادہ کوئی برتن ناپسند نہیں ہے۔ غور کریں کہ روزے کے ذریعے خدا کے دشمن ابلیس پر غَلَبہ اور نفسانی خواہشات کا توڑ کیسے ہو گا جبکہ روزہ دار دن کے وقت ہونے والی ساری کمی مع اضافے کے افطار کے وقت پورا کر لے۔ لوگوں کا معمول یہ ہے کہ ماہِ رمضان کے لئے اَنواع و اَقسام کے کھانوں کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور جیسے کھانے پورا سال نہیں کھائے ہوتے ویسے اس مہینے میں کھائے جاتے ہیں، حالانکہ روزے کا مقصد بھوک کے ذریعے خواہش نفسانی کو مارنا ہے تاکہ نفس کو تقویٰ پر قوت حاصل ہو، لیکن جب صبح سے شام تک تو معدہ بھوکا رکھا جائے یہاں تک کہ کھانے کی خواہش پورے جوش پر پہنچ جائے، پھر اسے لذیذ کھانے دے کر سیر کیا جائے تو اس سے نفس کی لذت و خواہش و طاقت میں کمی کی بجائے بہت اضافہ ہو جائے گا اور نتیجے میں وہ خواہشات بھی ابھریں گی جو عام دنوں میں پیدا نہیں ہوتیں۔ روزے کی روح اور مقصد تو اِن قوتوں کو کمزور کرنا ہے جو برائیوں کی طرف لوٹانے میں شیطان کا ذریعہ ہیں اور یہ چیز کم کھانے سے حاصل ہوتی ہے جبکہ جو شخص اپنے سینے اور دل کے درمیان کھانے کا پردہ حائل کر دے تو وہ عالَمِ مَلَکوت کے مُشاہدے سے پردے میں رہتا ہے۔ **چھٹا ادب:** افطار کے بعد روزہ دار کا دل امید و خوف کے درمیان مُتَرَدِّد رہے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا روزہ قبول کر کے اسے مُقَرّبین میں شامل کیا گیا ہے یا مُسْتَرَد کر کے اُسے دُھتکارے ہوؤں میں داخل کیا گیا ہے؟ امید و خوف کی یہ کیفیت صرف روزے کے بعد نہیں بلکہ ہر عبادت سے فَراغت کے بعد قلبِ انسانی کی یہی کیفیت ہونی چاہئے۔

اِن آداب کے ساتھ ایک نہایت اہم چیز یہ بھی ہے کہ روزہ رکھتے وقت جیسے دل میں یہ نیت کرتے ہیں کہ میں کل کے روزے کی نیت کرتا ہوں، اسی طرح دل میں یہ نیت بھی کر لیں کہ میں روزے کے ظاہری اور باطنی تمام آداب پورے کر کے روزے کا حقیقی مقصد یعنی تقویٰ حاصل کروں گا۔ اس کے علاوہ دن کے وقت بھی حُصولِ تقویٰ والی نیت دل میں دہراتے رہیں اور اپنے افعال و اقوال اور حالات پر نظر رکھیں کہ میں روزے کے باطنی آداب پورے کر رہا ہوں یا نہیں؟

(اس مضمون کا اکثر حصہ اِحیاء العلوم، جلد 1، ص 234 تا 235 سے ماخوذ ہے۔)

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری

تفسیرِ قرآنِ کریم

روزہ پاکیزہ زندگی اپنانے کا نسخہ

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔ (پ2، البقرۃ:183)

تفسیر اس آیتِ مُبارکہ میں فرمایا کہ سابقہ اُمّتوں کی طرح اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر بھی روزے فرض کئے گئے ہیں جس کا بنیادی مقصد تقویٰ و پرہیز گاری، قلب کی صفائی اور نفس کی پاکیزگی ہے۔

روزہ کا شرعی معنیٰ اس کا شرعی معنیٰ یہ ہے کہ صبحِ صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔ (خازن، 110/1) فرض روزوں کے لئے رمضان کا مہینا خاص ہے اور دیگر روزے ممنوع ایام یعنی عید الفطر کے دن اور ایام تشریق میں سے ان ایام 10، 11، 12، 13 ذوالحجۃ الحرام کے علاوہ جب چاہیں رکھ سکتے ہیں۔

تقویٰ کا معنیٰ تقویٰ کا معنی ہے نفس کو خوف کی چیز سے بچانا اور شریعت کی زبان میں تقویٰ کا عمومی معنی یہ ہے کہ نفس کو عذاب کا سبب بننے والی چیز یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بچایا جائے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ﴾ اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو۔ (پ8، الانعام:120)

روزہ حصولِ تقویٰ کا ذریعہ کیسے ہے؟ تقویٰ کی ایک بنیاد یہ ہے کہ آدمی کے ذہن میں یہ اِحساس بیدار ہو کہ اسے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی خواہشات پر ترجیح دینی ہے اور یہی چیز روزے سے حاصل ہوتی ہے کہ حالتِ روزہ میں بندہ نفس کے بنیادی مُطالَبات کھانے پینے اور جنسی خواہش کی تکمیل کو اللہ تعالیٰ کی رضا پر قربان کر دیتا ہے، یہی سوچ اور سپردگی تقویٰ کے لئے بنیادی محرّک ثابت ہوتی ہے۔ **دوسری بات** یہ کہ روزے سے بندے کے دل میں عبادت کی خاص رُوح پیدا ہوتی ہے جسے اِحسان کہتے ہیں۔ احسان کا معنیٰ حدیث میں یہ بیان ہوا کہ تم اپنے رب کی عبادت یوں کرو جیسے تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو یہ یقین رکھو کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔ (بخاری، 31/1، حدیث:50) روزہ اس احساس کی عملی مشق ہے کہ تنہائی میں لذیذ کھانے اور مشروبات سے تَلَذُّذ (یعنی لذت حاصل کرنے) پر قدرت کے باوجود مذکورہ بالا اِحساس ہی روزہ دار کو کھانے پینے سے باز رکھتا ہے اور رمضان کا پورا مہینا اسی احساس کی بار بار مَشق ہوتی ہے اور یہی چیز اعلیٰ درجے کے تقویٰ کے حُصُول میں مُعاوِن ہے۔ **تیسری بات** یہ ہے کہ گناہوں سے بچنا تقویٰ ہے اور اس بچنے پر بآسانی قُدرت حاصل ہو جانا روحِ تقویٰ ہے۔ گناہوں کے ارتکاب میں خارجی عامل (یعنی بیرونی سبب) شیطان ہے جبکہ اندرونی مُعاوِن نفس ہے۔ نفس کی لگام جتنی ڈھیلی ہو گی، گناہوں کا اِرتکاب اُتنا ہی زیادہ ہو گا جبکہ نفس جس قدر قابُو میں ہو گا گناہوں سے بچنا اُتنا ہی آسان ہو گا، اب روزے کو دیکھیں تو روزہ اسی ضَبطِ نفس کی اَعلیٰ درجے کی مشق ہے کہ نفس بھی موجود ہے اور اس کے تقاضے بھی زوروں پر ہیں لیکن پھر بھی روزے نے نفس کو لگام ڈالی ہوئی اور اس کے تقاضوں کو دبایا ہوا ہے اور ماہِ رمضان میں یہ مشق پورا مہینا زور و شور سے جاری رہتی ہے تو نتیجہ ظاہر ہے کہ نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور یہی چیز تقویٰ کی بنیاد ہے۔ یہاں یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اکثر لوگوں میں عملی طور پر روزوں کے بعد بھی تقویٰ نظر نہیں آتا، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب بَرَکات اُن روزوں کی ہیں جنہیں ان کے ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ مکمل کیا جائے اور ہمارے ہاں جس طرح بوجھ سمجھ کر اور باطنی آداب کا خیال رکھے اور گناہوں سے بچے بغیر روزے رکھے جاتے ہیں ان سے تقویٰ کی وہ دولت کیسے حاصل ہو سکتی ہے جو مقصودِ روزہ ہے۔



فریاد

روزہ چھوڑنے کے بہانے نہ بنایئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

مکی مَدَنی سُلطان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: سَیِّدُ الشُّھُوْرِ رَمَضَانُ وَسَیِّدُ الْاَیَّامِ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ یعنی تمام مہینوں کا سردار رَمَضان ہے اور تمام دِنوں کا سردار جمعہ کا دِن ہے۔ (معجم کبیر، 9/205، حدیث:9000) اس مبارک مہینے کے روزے اللہ پاک نے ایمان والوں پر فرض فرمائے ہیں۔ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان کیا چیز ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمَضان ہی ہو۔ (صحیح ابنِ خزیمہ، 3/190، حدیث:1886) ایک اور حدیثِ پاک میں اِرشاد فرمایا: جس نے ماہِ رَمَضان کو پایا اور اُس کے روزے نہ رکھے وہ شخص شقی (یعنی بدبخت) ہے۔ (معجم اوسط، 3/62، حدیث: 3871)

فی زمانہ ایسوں کی بھی کمی نہیں جو مختلف حیلے بہانوں مثلاً ابھی طبیعت نرم گرم ہے، شدید گرمی ہے، بیماری بڑھ جائے گی، کمزوری ہو جائے گی، دن بھر کام کرنا ہوتا ہے، بعد میں رکھ لیں گے وغیرہ وغیرہ بہانے بنا کر روزہ رکھنے سے محروم رہتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے رَمَضان کا ایک دن کا روزہ بغیر رُخصت و بغیر مرض اِفطار کیا (یعنی نہ رکھا) تو زمانے بھر کا روزہ بھی اُس کی قضا نہیں ہو سکتا اگرچہ بعد میں رکھ بھی لے۔ (ترمذی، 2/175، حدیث:723) یعنی وہ فضیلت جو رَمَضان میں (روزہ) رکھنے کی تھی کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا تو جب روزہ نہ رکھنے میں یہ سخت وعید ہے، رکھ کر توڑ دینا تو اس سے (بھی) سخت تر ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/985)

ہمارے بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کے دِلوں میں ماہِ رَمَضان کی اہمیت ایسی راسخ تھی کہ سخت بیماری میں بھی روزہ چھوڑ دینا یا رکھ کر توڑ دینا گوارا نہ کرتے۔ اس ضمن میں عاشقِ ماہِ رَمَضان امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی حکایت مُلاحظہ کیجیے:

چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ابھی چند سال ہوئے، ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد (رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان) قَدَّسَ اللہُ سِرَّہُ الشَّرِیف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب کی رمضان میں مرض شدید ہو گا، روزہ نہ چھوڑنا۔ ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بِحَمْدِ اللہِ تَعَالٰی روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی بَرَکت نے بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی شِفا دی کہ حدیث میں اِرشاد ہوا ہے: ”صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔“ (معجم اوسط، 6/146، حدیث:8312، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص206)

میری تمام مسلمانوں سے یہ فریاد ہے کہ وہ اپنے دِلوں میں اس مبارک مہینے کی قَدْر و اہمیت کو اُجاگر کریں، روزہ چھوڑنے کے بہانے بنانے کے بجائے روزے رکھیں اور اپنی دنیا و آخرت کو بہتر بنائیں۔ اگر کوئی عذر ہو تو اپنے طور پر یا کسی کے کہنے پر روزہ ترک کرنے کے بجائے دارالافتاء اہلِ سنت یا کسی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے رجوع کریں۔ اللہ پاک ہمیں ماہِ رَمَضان کے فیضان سے مالامال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

آ گیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو
فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

ابو حذیفہ حافظ محمد شفیق عطاری مدنی*

روزہ اور جھوٹی باتیں

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ یعنی جو جھوٹی (بُری) بات کہنا اور اُس پر عمل کرنا نہ چھوڑے، تو اللہ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی حاجت نہیں۔

(بخاری، 1/628، حدیث: 1903)

روزہ ایک ایسی بدنی عبادت ہے جس کی برکت سے انسان اپنے آپ کو ظاہری گناہوں کے ساتھ ساتھ باطنی گناہوں سے بھی بچا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بظاہر کھانا، پینا تو چھوڑ دے لیکن گناہوں کے کاموں سے اپنے آپ کو نہ بچائے تو وہ روزے کا مقصد حاصل نہیں کر سکتا، اسی لئے فرمایا گیا کہ اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی اللہ پاک کو کوئی حاجت نہیں کہ اس نے حلال چیزوں کو تو ترک کر دیا لیکن جو کام (جھوٹ، غیبت، چغلی، نماز قضا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، بدنگاہی کرنا، لوگوں کو دھوکا دینا وغیرہ) حرام تھے ان سے اپنے آپ کو نہ بچایا تو اس کے روزے کا کیا فائدہ؟

شارحِ بخاری علامہ بدرالدین محمود عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: جو بندہ روزے کی حالت میں بھی جھوٹی بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے جو کہ اکبر الکبائر (بڑے کبیرہ گناہوں) میں سے ہے، اسے سوچنا چاہئے کہ وہ اپنے روزے کے ساتھ کیا کر رہا ہے؟ (عمدۃ القاری، 8/34، تحت الحدیث: 1903 ملخصاً) حضرت علامہ ابنِ بطال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو گناہوں سے نہ بچا سکے وہ روزہ ہی نہ رکھے بلکہ مقصد یہ ہے اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے۔ (شرح بخاری لابن بطال، 4/23، تحت الحدیث: 1903) حضرت علامہ ابنِ رجب حنبلی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اس میں راز یہ ہے کہ مباح چیزوں یعنی کھانے پینے اور صحبت سے پرہیز کرنے سے بارگاہِ الٰہی میں مقامِ قرب اسی وقت ہی مل پاتا ہے جب کہ حرام کردہ چیزوں سے بھی بچا جائے لہٰذا جو بھی حرام کام کرے اور مباح چیزوں کو چھوڑ کر اللہ پاک کا قرب پانے کی کوشش کرے وہ ایسا ہی ہے جو فرض کو چھوڑ کر نوافل کے ذریعے اللہ کا قرب پانے کی کوشش کرے۔ (لطائف المعارف، ص179) حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: یہاں جھوٹی بات سے مراد ہر ناجائز گفتگو ہے، جھوٹ، بہتان، غیبت، چغلی، تہمت، گالی، لعن طعن وغیرہ جن سے بچنا فرض ہے اور بُرے کام سے مُراد ہر ناجائز کام ہے آنکھ کان کا ہو، یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا، چونکہ زبان کے گناہ دیگر اعضاء کے گناہوں سے زیادہ ہیں، اس لئے ان کا علیحدہ ذکر فرمایا، یہ حدیث بہت جامع ہے۔ دو جملہ میں ساری چیزیں بیان فرمادیں اگرچہ بُرے کام ہر حالت میں اور ہمیشہ ہی بُرے ہیں مگر روزے کی حالت میں زیادہ بُرے کہ ان کے کرنے میں روزے کی بے حرمتی اور ماہِ رمضان کی بے ادبی ہے، اس لئے خصوصیت سے روزے کا ذکر فرمایا، ہر جگہ ایک گناہ کا عذاب ایک، مگر مکہ مکرمہ میں ایک گناہ کا عذاب ایک لاکھ ہے، کیوں؟ اس زمین پاک کی بے ادبی کی وجہ سے۔

مزید فرماتے ہیں: یہاں "حاجت" بمعنی "ضرورت" نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ضرورتوں سے پاک ہے بلکہ بمعنی توجہ، التفات پرواہ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا روزہ قبول نہیں فرماتا قبول نہ ہونے سے روزہ گویا فاقہ بن جاتا ہے۔ اس میں اشارۃً فرمایا گیا کہ یہ روزہ شرعاً تو درست ہو جائے گا کہ فرض ادا ہو جائے گا مگر قبول نہ ہوگا شرائطِ جواز تو صرف نیت ہے اور کھانا پینا، صحبت چھوڑ دینا، مگر شرائطِ قبول میں باتیں چھوڑنا ہے جو روزہ کا اصل مقصود ہے۔ روزے کا منشاء نفس کا زور توڑنا ہے جس کا انجام گناہ چھوڑنا ہے، جب روزے میں گناہ نہ چھوٹے تو معلوم ہوا نفس نہ مرا۔ صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ روزہ ہر عضو کا ہونا چاہئے، صرف حلال چیزوں یعنی کھانے پینے کو نہ چھوڑو بلکہ حرام چیزوں یعنی جھوٹ و غیبت کو بھی چھوڑو۔ مرقات نے فرمایا کہ ایسے بے باک روزے دار کو اصل روزہ کا ثواب ملے گا اور ان چیزوں کا گناہ۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/158، 159)

رمضان المبارک اور مہنگائی

ابوالحسنین عطاری مدنی*

رحمتوں اور بَرَکتوں والا مہینا رَمَضانُ الْمُبارَک ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ دنیا کے کئی ملکوں میں مختلف تہواروں کے موقع پر عوامی ضَرورت کی اشیاء کی قیمتیں کم کردی جاتی ہیں تاکہ غریب اور مُتَوَسِّط طبقے کے لوگ بھی یہ تہوار منا سکیں لیکن ہمارے ملک پاکستان میں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ بدقسمتی سے اس بابَرَکت مہینے میں گِراں فروش (یعنی چیزوں کو مہنگا کرکے بیچنے والے) عناصر خوب فَعّال (Active) ہوجاتے اور موقع غنیمت جان کر لُوٹ مار کا بازار گرم کردیتے ہیں۔ رَمَضانُ المبارک اور مختلف مذہبی اور سماجی تہواروں کے مواقع پر گِراں فروشی ایک معاشرتی ناسُور بنتا جارہا ہے۔ بعض لوگ کم و بیش سارا سال ایسے مَواقع کا انتظار کرتے، پہلے سے اس کے لئے ذخیرہ اندوزی اور دیگر انتظامات کرتے اور پھر دونوں ہاتھوں سے تجوریاں بھرتے ہیں۔

مہنگائی کا علاج رمضانُ المبارک سمیت مختلف مذہبی اور سماجی تہواروں کے موقع پر مہنگائی کے مسئلے کا ایک حل یہ ہے کہ صرف ضروری اشیائے صَرف کی خریداری کی جائے، غیر ضروری، فاضل اور زینت سے متعلق اشیاء کی خریداری ترک کردی جائے۔ مثلاً ایک پھل مہنگا ہے تو اس کے بجائے دوسرا نسبتاً سستا پھل استعمال فرمائیں، مختلف قسم کے رنگا رنگ اور مَن بھاتے مشروبات کے بجائے سادہ پانی پر گزارہ فرمائیں، کباب، سموسوں، پکوڑوں اور دیگر چٹ پٹے پکوانوں کی جگہ سادہ کھانے پر اِکْتِفا فرمائیں۔ ایسا کرنا اگرچہ نفس پر گِراں گزرے گا اور ممکن ہے کہ بال بچے بھی مُزاحَمت کریں۔ ایسے موقع پر اپنا اور گھر والوں کا یہ ذِہن بنائیں کہ ماہِ رمضان کھانے پینے اور آرام کرنے کا نہیں بلکہ عبادتِ الٰہی بجالانے، تقویٰ و پرہیز گاری پانے اور نفس کی مخالفت کرکے جنّت کمانے کا مہینہ ہے۔ اس مَدَنی نسخے پر عمل کی برکت سے نہ صرف مہنگائی کے مسئلے سے کافی حد تک نَجات ملے گی، آپ کے گھریلو اَخراجات کم ہوجائیں گے، صحت کی حفاظت کا سامان ہوگا اور علاج پر اُٹھنے والے اَخراجات سے بھی ایک حد تک جان چھوٹے گی۔ اس حوالے سے دو حکایات ملاحظہ فرمائیے:

1 ایک مرتبہ مکّۂ مکرّمہ میں کشمش کی قیمت بڑھ گئی۔ لوگوں نے شیرِ خُدا حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم سے اس کا شکوہ کیا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: تم لوگ کشمش کے بدلے کھجور استعمال کرو (کیونکہ جب ایسا کروگے تو مانگ کی کمی سے) کشمش کی قیمت گر جائے گی۔ (تاریخ ابنِ معین، ص168)

2 حضرتِ سیّدنا ابراہیم بن اَدْھَم علیہِ رحمۃُ اللہِ الاکرم سے کسی نے کہا: گوشت مہنگا ہوچکا ہے (کیا کرنا چاہئے؟) آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اِسے سستا کردو یعنی اسے خریدنا چھوڑ دو۔

(رسالہ قشیریہ، ص22)

اہلِ ثروت اور مالدار مسلمانوں کو چاہئے کہ مُقَدَّس مہمان ماہِ رمضان میں اللہ پاک کی عطا کردہ دولت کو غریب و نادار مسلمانوں کی دل جوئی کے لئے استعمال فرمائیں، سفید پوش اور خود دار گھرانوں تک ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھتے ہوئے حکمتِ عملی کے ساتھ راشن اور پھل وغیرہ پہنچائیں اور ثوابِ آخرت کمائیں۔

یاالٰہی! تو مدینے میں کبھی رمضان دکھا
مدتوں سے دل میں یہ عطّار کے ارمان ہے

(وسائلِ بخشش مزیّن، ص706)

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو عتیق عطاری مدنی

سوال: روزے فرض ہونے کا ذِکر کس آیت میں ہے؟

جواب: پارہ 2، سورۂ بقرہ، آیت نمبر 183 میں ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔

سوال: قراٰنِ پاک نے ذوالنّون کس نبی کو فرمایا؟

جواب: حضرت سیِّدُنا یونس علیہ السّلام کو۔

(پ17، الانبیآء:87، خزائن العرفان، ص613)

سوال: قراٰنِ پاک میں مکہ شریف کیلئے جو الفاظ استعمال ہوئے ہیں ان میں سے تین بتائیں؟

جواب: بَكَّةَ، اُمُّ الْقُرٰى اور اَلْبَلَدُ الْاَمِیْن۔

(پ4، اٰل عمرٰن:96، پ7، الانعام:92، پ30، التین:3)

سوال: جبریلِ اَمین پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں کتنی بار حاضر ہوئے؟

جواب: تقریباً 24 ہزار بار۔ (ارشاد الساری، 1/101)

سوال: یاجُوج ماجُوج کن شہروں میں داخل نہ ہو سکیں گے؟

جواب: مکّۂ مکرّمہ، مدینۂ طیبہ اور بیتُ المقدّس۔

(خزائن العرفان، ص567)

سوال: ظالم بادشاہ "جالُوت" کو کس نے قتل کیا؟

جواب: اللہ کے نبی حضرت سیِّدُنا داؤد علیہ السّلام نے۔

(پ2، البقرۃ:251)

کیا آپ جانتے ہیں؟

سوال رمضان کے روزے کب فرض ہوئے؟

جواب 10 شعبانُ المعظّم دو ہجری میں۔ (درمختار مع ردالمحتار، 3/383)

سوال قراٰنِ پاک کس مہینے میں نازل ہوا؟

جواب رمضان شریف میں۔ (پ2، البقرۃ:185)

سوال رمضان کو رَمَضان کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب جو مہینا جس موسم میں تھا اس کا وہی نام رکھا گیا، رمضان گرمی کے موسم میں تھا اس لئے اس کا نام رمضان رکھا گیا۔

(تفسیر نعیمی، 2/205)

سوال وہ کونسی عبادت ہے جسے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عبادت کا دروازہ فرمایا؟

جواب روزہ۔ (جامع صغیر، ص146، حدیث 2415)

سوال روزہ فرض ہونے کی ایک وجہ کیا ہے؟

جواب ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رمضان کے کچھ دن غارِ حرا میں گزارے تھے اس وقت دن میں کھانا نہیں کھاتے تھے۔ اُن دنوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے روزے فَرض کیے گئے۔ (فیضانِ رمضان، ص73 ماخوذاً)

سوال کس شخص کو قیامت تک روزے کا ثواب ملتا رہے گا؟

جواب جس کا روزے کی حالت میں انتقال ہو جائے۔

(الفردوس، 3/504، حدیث:5557)

سوال رمضان کے ایک روزے کی کتنی اَہمِّیَّت ہے؟

جواب اگر رمضان کے ایک روزے کے بدلے زندگی بھر روزہ رکھا جائے تب بھی ثواب میں اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(فیض القدیر، 6/101، تحت الحدیث:8492 ملخصاً)



اسلام اور عورت

رمضان کی قدر کیجئے

اُمِّ میلاد عطاریہ

ایک مسلمان کی زندگی میں ماہِ رمضانُ المبارک کا بہت اہم کردار ہے کہ جس طرح ایک بھٹی گندے لوہے کو صاف اور صاف لوہے کو مشین کا پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو زیور بنا کر اِستعمال کے لائق کر دیتی ہے، ایسے ہی ماہِ رمضان گنہگاروں کو پاک کرتا اور نیک لوگوں کے دَرَجے بڑھاتا ہے۔ خوش قسمت لوگ اس کا انتظار کرتے، اس کے لمحات کی قدر کرتے، اس کو غنیمت جانتے ہوئے اس میں عبادت کی کثرت کرتے ہیں، اپنے رب سے بخشش و مغفرت کا سوال کرتے ہیں اور رب کی رحمت سے دنیا و آخرت کے انعامات پاتے ہیں۔ مومنوں کی امّی جان بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمضان آتا تو میرے سَر تاج صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیس دن نماز اور نیند کو ملاتے تھے اور جب آخری عشرہ ہوتا تو اللہ پاک کی عبادت کے لئے کمر بستہ ہو جاتے۔[1] ایک اور روایت میں فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمضان تشریف لاتا تو شافعِ اُمَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رنگ مبارک مُتَغَیِّر (یعنی تبدیل) ہو جاتا اور آپ نماز کی کثرت فرماتے اور خوب دُعائیں مانگتے۔[2] ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے معمولات کو اس طرح ترتیب دیں کہ روزہ کے ساتھ ساتھ فرض نمازوں کی پابندی، تہجد، اشراق و چاشت اور اوّابین کی ادائیگی، تلاوتِ قرآن، ذکر و درود اور مناجات و دعا کے لئے بھی وقت میسر ہو سکے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: رَمضان شریف کی ہر رات آسمانوں میں صُبحِ صادِق تک ایک مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا فرشتہ) یہ نداء (اعلان) کرتا ہے، "اے بھلائی طلب کرنے والے! ارادہ پختہ کر لے اور خوش ہو جا، اور اے برائی کا ارادہ رکھنے والے! برائی سے باز آجا۔ ہے کوئی مغفِرت کا طلب گار! کہ اُس کی طَلَب پُوری کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے، ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے، ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سُوال پورا کیا جائے۔"[3] لہٰذا میری پیاری بہنو! اس مبارک مہینے میں اپنے رب سے بخشش کا سوال کرنے، اس کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرنے اور اس سے اپنی حاجات طلب کرنے میں ہرگز غفلت نہ کیجئے، اگر آپ اہلِ خانہ کو اعتماد میں لے کر اپنے گھر کی مسجدِ بیت میں اعتکاف کی سعادت پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو پھر ان تمام کاموں کو بہت ہی بہترین انداز میں آپ کر سکیں گی، اعتکاف جہاں سنّتِ سیدُ الانبیاء ہے وہیں یہ اُمّہاتُ المؤمنین کا طریقہ بھی رہا ہے، چنانچہ اُمّ المؤمنین بی بی عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمضانُ المبارک کے آخری عَشَرہ (یعنی آخری دس دن) کا اِعتکاف فرمایا کرتے۔ یہاں تک کہ اللہ پاک نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو وفات (ظاہری) عطا فرمائی۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ کی ازواجِ مُطَہَّرات رضی اللہ عنہن اعتکاف کرتی رہیں۔[4]

اعتکاف کے فضائل پر دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1. جس نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیّت سے اعتکاف کیا اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[5]
2. جس نے رَمضانُ المُبارَک میں دس دن کا اعتکاف کر لیا وہ ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عُمرے کئے۔[6]

اللہ کریم ہم سب کو رَمضانُ المبارک کی قدر نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مسند احمد، 9/338، حدیث: 24444 (2) شعب الایمان، 3/310، حدیث: 3625 (3) در منثور، 1/146 (4) بخاری، 1/664، حدیث: 2026 (5) جامع الصغیر، ص516، حدیث: 8480 (6) شعب الایمان، 3/423، حدیث: 2966۔



”مجھے تراویح کا لفظ دکھاؤ“

مفتی محمد قاسم عطاری*

فرض نمازوں کے علاوہ سنتیں اور نوافل ادا کرنا اسلام کی خوبصورتی، ذوقِ عبادت کی علامت، عابدین کی پہچان اور مسلمانوں کا معمول ہے۔ لیکن بعض لوگ جدت پسند و روشن خیال مولویت سے متاثر ہو کر نوافل و سُنَن خصوصاً تراویح سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ عموماً عبادت کی لذت سے ناآشنا، نماز کے ذوق سے دور اور مناجاتِ الٰہی کی مٹھاس سے محروم ہوتے ہیں۔ سنّت، نفل اور تراویح کی ادائیگی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابت ہے، جس کی اہمیت کم کرکے اس سے دور کرنے کی کوشش کرنا ایک مسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔ معترضین یہ سوال کرتے ہیں کہ ان غیر ضروری عبادات پر اتنا زور کیوں دیا جاتا ہے؟ الزامی جواب تو یہ ہے کہ آپ لوگ عبادت سے روکنے کی اتنی کوشش کیوں کرتے ہیں؟

تفصیلی جواب یہ ہے کہ غور کریں کہ جتنی نفل نمازیں ہیں سنتیں یا تراویح، یہ اچھے اعمال ہیں یا معاذاللہ برے؟ اگر اچھے ہیں اور یقیناً بہت اچھے ہیں، تو اچھے اعمال کی تاکید کرنا اچھا ہے یا برا؟ ضرور اچھا ہے اور اس کے مقابل جو اس سے روکے، وہ برا ہے کیونکہ وہ خدا کی عبادت سے روک رہا ہے۔ ایسے شخص کو یہ توفیق تو نہیں ہوتی کہ جو لوگ غفلت میں غرق اور عبادت سے دور ہیں اُنہیں عبادت کی دعوت دے، الٹا شیطان اُسے یہ پٹی پڑھا دیتا ہے کہ جو عبادت کر رہے ہیں اُنہیں بھی گھیرنا شروع کر دو اور میرا نائب بن کر انہیں وسوسے ڈالو کہ بھائی کیا اتنی لمبی نمازِ تراویح پڑھتے ہو، اس کی کوئی اتنی تاکید نہیں ہے۔

سچے مسلمان کو عبادت خصوصاً تراویح کس تناظر میں دیکھنی چاہیے، اس کیلئے یہ حدیث ملاحظہ فرمائیں کہ رمضان المبارک کا مہینا شروع ہونے سے پہلے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام سے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و برکت والا مہینا آنے والا ہے، جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اِس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے اور اس کی رات میں قیام (تراویح پڑھنا) تطوع (یعنی نفل) ہے۔ (شعب الایمان، 3/305، حدیث: 3608ملخصاً)

سوچیں کہ اس فرمان کا کیا مقصد تھا؟ تراویح پڑھو یا نہ پڑھو؟ اس کا یقیناً یہی مطلب تھا کہ پڑھو۔ پھر یہ بات یقینی ہے کہ حضور سیّد العابدین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود بھی اپنے فرمان کے مطابق تراویح ادا فرمائی، جیسا کہ حدیثِ مبارک ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک رات مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی، پھر اگلی رات بھی آپ نے نماز پڑھی تو لوگ زیادہ ہوگئے، اس کے بعد تیسری یا چوتھی رات کو بھی لوگ جمع ہوئے تو رسولُ اللہ صلَّ

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم ان کی طرف نہیں نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا: بیشک میں نے دیکھ لیا ہے جو تم نے کیا تھا، اور تمہاری طرف نکل کر آنے کے لئے مجھے صرف اس خوف نے روکا تھا کہ یہ نماز تم پر فرض کر دی جائے گی اور یہ رمضان کا واقعہ ہے۔ (بخاری، 1/384، حدیث:1129)

تیسرے یا چوتھے دن تشریف نہ لانے کے باوجود نبیِّ پاک علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور صحابۂ کرام کے دلوں میں باجماعت تراویح کی رغبت موجود تھی، لیکن باجماعت نماز کا اہتمام اس لئے نہ کیا گیا کہ کہیں فرض نہ ہو جائے۔ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ مبارک کے بعد سیدنا عمر فاروق اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو چونکہ علم تھا کہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دلی خواہش یہ تھی کہ تراویح باجماعت پڑھی جائے، لہٰذا جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اگرچہ لوگ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بھی ہمیشہ سے تراویح پڑھنے کے عادی تھے، لیکن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں باجماعت تراویح کا اہتمام کر دیا۔ (بخاری، 1/658، حدیث:2010ماخوذا) اور سب صحابہ نے اسے پسند کیا۔

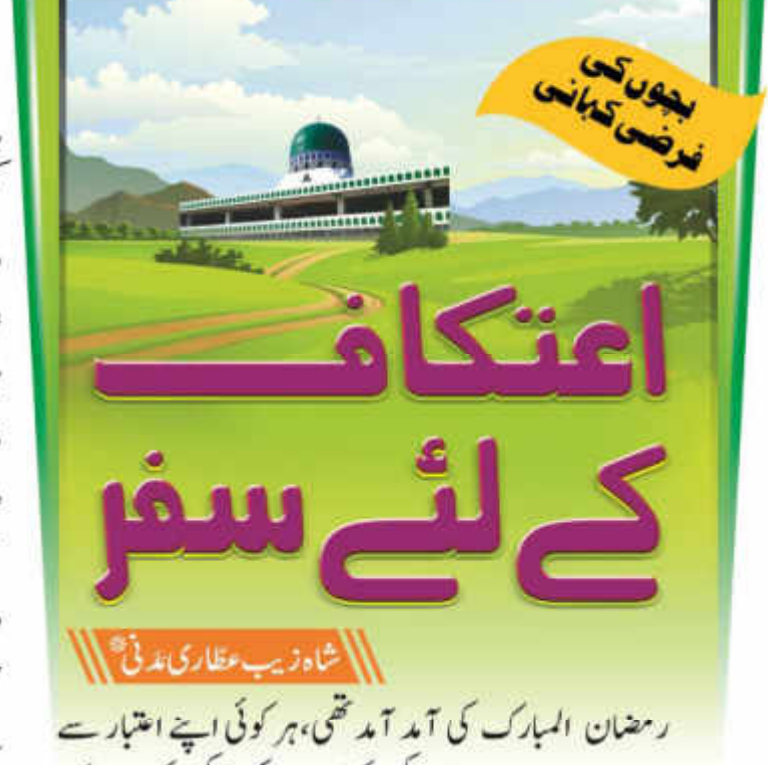
تراویح پڑھنا ہمیشہ سے مسلمانوں کا معمول ہے، چنانچہ خلفائے راشدین، تابعین و تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین سب نے تراویح پڑھی بلکہ خود ائمہ دین کا عمل یہ تھا کہ اپنے مقلدین کو تو روزانہ بیس تراویح پڑھ کر تیس دن میں ایک قرآنِ مجید ختم کرنے کا فرماتے تھے لیکن اُن میں سے بعض خود روزانہ کی بیس تراویح میں پورا قرآن ختم کیا کرتے تھے۔

یاد رکھیں کہ اسلام کا مزاج اور ذوق وہی ہے جو نبیِّ پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام، ائمہِ دین، ائمہِ اربعہ، امت کے صُلَحا، صوفیا، عُلَما، فُقہا اور محدّثین کا ذوق تھا۔ اب اِس سوال کا جواب خود تلاش کر لیں کہ دین کا اصل ذوق، دین کی اصل تصویر اور دین کی صحیح تعبیر وہ ہے جو اوپر بیان ہوئی یا ان لوگوں کی تشریح درست ہے جو یہ کہتے پھریں کہ بھئی! مجھے احادیث میں تراویح کا لفظ دکھاؤ۔ جو بندہ یہ کہتا ہے کہ "مجھے تراویح کا لفظ دکھاؤ" وہ کیا کہہ رہا ہے؟ تراویح پڑھو یا یہ کہ نہ پڑھو؟ الفاظ کے ہیر پھیر کے ذریعے حقیقت میں وہ نہ پڑھنے ہی پر اُکسا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں پر کرم ہے کہ مسجدوں میں دیکھیں تو بچے تک ما شآء اللہ بڑے ذوق شوق سے تراویح میں کھڑے ہوتے ہیں۔ دوسری طرف عورتیں گھریلو کام کاج اور سحری و طعام کے اہتمام کے باوجود جیسے بَن پڑے خداوندِ قدّوس کی محبت اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اتباع میں تراویح پڑھتی ہیں۔ لیکن افسوس کہ تراویح کے منکرین (انکار کرنے والوں) میں سے کوئی کہہ رہا ہے کہ تراویح کہاں سے ثابت ہے؟ کوئی کہہ رہا ہے کہ یہ تو نماز ہی نہیں تھی۔ کوئی کہہ رہا ہے کہ پتا نہیں کیوں مولوی لوگ نفلوں پر اتنا زور دیتے ہیں۔ ارے بھائی! ساری امت تراویح پڑھتی آئی ہے۔ تم بتاؤ کہ ہم اُس طریقے پر چلیں جو صحابہ، تابعین، تبع تابعین، علمائے دین، محدّثین، مفسّرین، فقہائے مجتہدین اور مجدّدِ دین سب کا طریقہ ہے، یا تمہاری مانیں جو کہتے ہو کہ جو مجھے سمجھ آیا وہ ٹھیک ہے اور چودہ صدیوں میں جو پوری امّت دین سمجھی ہے وہ غلط ہے، لہٰذا میں تمہیں چھٹی دیتا ہوں، کوئی تراویح پڑھنے کی ضرورت نہیں، کوئی نفل پڑھنے کی حاجت نہیں؟

کیا کسی امتی کی جرأت ہو سکتی ہے کہ جو کام اُس کے نبی نے کیا ہو اور جس کی ترغیب دی ہو وہ اُس کام کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کرے؟

50 سے زائد انبیائے کرام، صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین کے پیشوں اور ذریعۂ معاش کے بارے میں مفید معلومات پر مبنی مضامین پڑھنے کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا مطالعہ کیجئے۔
ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تمام شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں۔



اعتکاف کے لئے سفر

شاہ زیب عطاری مدنی*

رمضان المبارک کی آمد آمد تھی، ہر کوئی اپنے اعتبار سے تیاریوں میں مصروف تھا۔ کسی کو کاروبار کی تو کسی کو عید کے لئے نئے کپڑوں کی فکر تھی۔ میں اپنے کزن عامر کے ساتھ چچا کے گھر گیا تو وہاں ہماری ملاقات ہمارے بڑے کزن ماجد سے ہوئی جن کی نیک نامی پورے خاندان میں مشہور تھی۔ وہ سفر پر جانے کے لئے بیگ تیار کر رہے تھے۔ حال احوال معلوم کرنے کے بعد میں نے ان سے پوچھا: ماجد بھائی! آپ کہاں جارہے ہیں؟ پہلے تو وہ مسکرائے پھر پیار بھرے لہجے میں بولے: حاشر! آپ کو تو معلوم ہے کچھ دنوں بعد رمضانُ المبارک شروع ہونے والا ہے۔ گیارہ مہینے کام کاج میں گزرے ہیں، اس لئے رمضان کا مہینا نیکیوں میں گزارنے کے لئے تیاریاں کر رہا ہوں۔ حاشر: رمضان کی تیاری اور سفر کا بیگ، کچھ سمجھ میں نہیں آیا۔ ماجد: ماہِ رمضان کو نیکیوں سے بھرپور گزارنے کے لئے میں اور کچھ دوست پورے ماہِ رمضان کے اعتکاف کے لئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی جارہے ہیں۔ حاشر: ہم نے تو 10 دن (آخری عشرے) کا اعتکاف دیکھا اور سنا ہے! ماجد: پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف بھی ہو سکتا ہے۔ حاشر: اعتکاف تو اپنے علاقے میں بھی کیا جاسکتا ہے، پھر وہاں کیوں جارہے ہیں؟ ماجد: آپ کی بات ٹھیک ہے، لیکن جیسا مدنی ماحول وہاں ملتا ہے کہیں اور کم ہی ملتا ہے۔ عامر بھی گفتگو میں شامل ہوتے ہوئے بولا: ماجد بھائی! آخر ایسا وہاں کیا ہے جو یہاں نہیں ہے؟ ماجد: عامر! آپ کو کیا بتاؤں! وہاں پانچوں نمازیں باجماعت وہ بھی ہزاروں لوگوں کے ساتھ پڑھنے کو ملتی ہیں، روزانہ 2 مدنی مذاکروں (یعنی امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری صاحب سے کئے گئے سوالات کے جوابات)، نگرانِ شوریٰ و دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے بیانات سے علمِ دِین سیکھنے کو ملتا ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ اِنفرادی عبادت کے ساتھ ساتھ مدنی حلقوں وغیرہ میں سنّتیں اور آداب سیکھنے سکھانے کا سلسلہ رہتا ہے۔ آرام کے لئے بھی مناسب وقت دیا جاتا ہے۔ افطار کے وقت کا منظر تو دیکھنے والا ہوتا ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں جھکی ہوئی گردنیں، دُعا کے لئے اُٹھے ہوئے ہاتھ، گناہوں پر ندامت و شرمندگی، آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو۔۔۔ یہ بتاتے ہوئے ماجد بھائی کی آنکھیں نَم ہوگئیں۔ حاشر: سُبْحٰنَ اللہ! رمضان کا مہینا گزارنے کے لئے ایسا مدنی ماحول تو واقعی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ عامر: کیا میں اور حاشر بھی آپ کے ساتھ چل سکتے ہیں؟ ماجد: رمضان المبارک وہاں گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس اِعتکاف نے کچھ شرائط رکھی ہیں، جن میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ عمر کم از کم 18 سال ہو آپ لوگوں کی عمر ابھی 13 اور 14 سال ہے لیکن اَفْسُردَہ نہیں ہونا، 18 سال سے کم عمر بھی اپنے بڑے بھائی یا والد کے ساتھ مجلس کی اجازت سے اعتکاف کر سکتا ہے۔ آپ بھی اپنے ابّو کو اعتکاف کرنے پر راضی کریں اگر وہ نہ جاسکیں تو یہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کرلینا۔ حاشر و عامر: بہرحال آپ کو مبارک ہو، ہم بھی کوشش کرتے ہیں۔ ماجد: آپ دونوں خوش رہیں، مجھے سفر پر جانا ہے، اس لئے میں چلتا ہوں لیکن آپ دونوں نے کھانا کھائے بغیر نہیں جانا۔



مسجد کا ادب

خضر حیات عطاری مدنی*

داؤد صاحب اور ننھا حَسَن عصر کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد کے قریب پہنچے تو داؤد صاحب نے کہا: بیٹا حسن! ہم مسجد میں پہلے سیدھا قدم رکھ کر داخل ہوں گے اور ساتھ ہی مسجد میں داخل ہونے کی دُعا پڑھیں گے۔ جی ابو جان ضرور، حسن نے جواب دیا۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد داؤد صاحب نمازِ عصر کی سنتیں پڑھنے میں مصروف ہوگئے اور حَسَن اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اچانک اس کی نظر اپنے دوست بلال اور دانیال پر پڑی جو مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ حَسَن بھی ان کے پاس جابیٹھا، بچوں کی باتوں کی آواز بلند ہونے لگی تو کچھ نمازی غُصّے اور ناراضی کا اِظہار کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔ داؤد صاحب جیسے ہی سنتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے انگلی کے اشارے سے حسن کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ حسن فوراً خاموش ہوگیا اور دوستوں کو بھی خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ بچے سر جُھکا کر بیٹھ گئے، جیسے ہی نمازیوں کی توجہ ہٹی حسن نے جیب سے ٹافی نکالی، منہ میں ڈالی اور جلدی سے اس کا ریپر صف کے نیچے چُھپا دیا۔ نماز کے بعد داؤد صاحب نے صف کے نیچے سے ریپر اُٹھا کر باہر پھینک دیا اور دونوں گھر کی طرف چل پڑے۔ حسن داؤد صاحب سے کچھ پیچھے پیچھے چل رہا تھا کیونکہ وہ ڈر رہا تھا کہ آج ابو جان ڈانٹیں گے۔ داؤد صاحب اچانک رُک گئے اتنے میں حسن بھی ان کے قریب آگیا۔ داؤد صاحب بولے: بیٹا! آپ اتنا پیچھے کیوں چل رہے ہیں؟ اور آپ گھبرائے ہوئے کیوں ہیں؟ ابو جان وہ ۔۔۔۔۔ حسن کچھ کہتا کہتا رُک گیا۔

داؤد صاحب نے حسن کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور بولے: حسن بیٹا! کیا آپ یہ پسند کریں گے کہ آپ کے گھر میں کوئی شور شرابہ کرے؟ حسن نے نفی میں سَر ہلایا۔ داؤد صاحب بڑے ہی پیار سے بولے: یہ مسجد تو اللہ کا گھر ہے، جب ہم اپنے گھر میں کسی کے شور شرابہ کو پسند نہیں کرتے پھر مسجد میں کیوں شور کرتے ہیں! پیارے بیٹے! میں آپ کو مسجد کے چار آداب بتاتا ہوں: 1 مسجد میں دُنیا کی باتیں اور شور بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے مسجد کی بے ادبی بھی ہوتی ہے اور مسجد میں عبادت کرنے والے بھی پریشان ہوتے ہیں۔ 2 مسجد میں ہنسنا بھی نہیں چاہئے کہ اس سے قبر میں اندھیرا ہوتا ہے۔ 3 مسجد میں چھالیا یا ٹافیوں کے ریپر ہرگز ہرگز نہ پھینکیں کیونکہ مسجد میں معمولی سا ذرّہ بھی گر جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جس قدر انسان کو اپنی آنکھ میں کوئی ذرّہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔ (جذب القلوب، ص222) 4 ہمیشہ مسجد کو صاف ستھرا رکھیں اور اس سے کُوڑا کَرکٹ اور تکلیف دِہ چیزوں کو دور کریں کیونکہ جو مسجد سے تکلیف دِہ چیز نکالے گا اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، 1/419، حدیث: 757) داؤد صاحب مسجد کے آداب بیان کرنے کے بعد بولے: بیٹا! یہ چند باتیں میں نے آپ کو بتائی ہیں ان کو یاد رکھنا اور اپنے دوستوں کو بھی بتانا۔ جی ابو جان! اِنْ شَآءَ اللہ۔ حسن نے جواب دیا اور اب اس کے چہرے پر گھبراہٹ کے بجائے ایک عزم کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔

معتکفین وغیرہ کے لئے مسجد کے آداب سے متعلق اہم مدنی پھول

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

❀ مسجد کو ہر طرح کی بدبو سے بچایئے ❀ مسجد میں کسی قسم کا کُوڑا (یعنی کچرا) وغیرہ ہرگز نہ پھینکئے بلکہ ہو سکے تو مسجد میں نظر آنے والے تنکے اور بالوں کے گچھے وغیرہ اٹھا کر ڈالنے کے لئے اپنی جیب میں ایک شاپر (چھوٹا لفافہ) رکھ لیجئے ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو مسجد سے اذیّت کی چیز نکالے اللہ پاک جنّت میں اس کے لئے ایک گھر بنائے گا۔ (ابن ماجہ، 1/419، حدیث:757) ❀ اپنے پسینے اور منہ کی رال وغیرہ کی آلودگی سے مسجد کے فرش، دری یا کارپیٹ کو بچانے کے لئے معتکف صرف اپنی ذاتی چادر یا چٹائی پر سوئے ❀ وضو خانہ فنائے مسجد میں ہونے کی صورت میں تیل کنگھی وہیں کیجئے اور جو بال وغیرہ جھڑیں انہیں اٹھا لیجئے ❀ کھانا فنائے مسجد میں وہ بھی دستر خوان وغیرہ بچھا کر اس پر کھایئے، نمازکی دری پر ہرگز نہ کھایئے ❀ دورانِ اعتکاف مسجد کے اندر ضرورتاً دنیوی بات کرنے کی اجازت ہے، لیکن اس میں بھی ضروری ہے کہ کسی نمازی یا سونے والے کو تشویش نہ ہو، بلا ضرورت دنیوی بات چیت کی اجازت نہیں ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: "لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد میں دنیا کی باتیں ہوں گی، تم ان کے ساتھ مت بیٹھو کہ اللہ پاک کو ایسے لوگوں کی کوئی حاجت نہیں۔" (شعب الایمان، 3/86، حدیث:2962) ❀ مسجد میں پُرسکون، خاموش اور سنجیدہ رہئے، نہ خود ہنسئے نہ دوسروں کو ہنسایئے، ہاں! ضرورتاً مسکرانے میں حرج نہیں ❀ مسجد کی دیوار، فرش، چٹائی یا دری کے اوپر یا نیچے تھوکنے، ناک سنکنے، ناک یا کان سے میل نکال کر لگانے وغیرہ سے بچئے ❀ اعضائے وضو سے وضو کے پانی کے قطرے مسجد کے فرش پر گرانا ناجائز و گناہ ہے ❀ مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔ مسجد میں چھینک، کھانسی، ڈکار اور جماہی وغیرہ کی آواز کو جتنا ہو سکے ضبط کیجئے ❀ مسجد کے فرش پر کوئی بھی چیز مثلاً: ٹوپی، چادر، لکڑی، چھتری، پنکھا وغیرہ آہستہ سے رکھئے، پھینکنے سے گریز کیجئے ❀ قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا تو ہر جگہ منع ہے، مسجد میں کسی طرف نہ پھیلایئے کہ دربارِ الٰہی کے آداب کے خلاف ہے ❀ بھوک سے کم کھانے کی عادت بنایئے کہ ڈٹ کر کھانے سے بسا اوقات منہ سے بدبو آنے کا مرض ہو جاتا ہے اور منہ سے بدبو آ رہی ہو تو مسجد کا داخلہ حرام ہوتا ہے ❀ کچی مولی، کچی پیاز، کچا لہسن اور ہر وہ چیز جس کی بو ناپسند ہو کھانے سے بچئے ❀ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے پیاز، لہسن یا گندنا (لہسن سے ملتی جلتی ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ (ابوداؤد، 3/506، حدیث:3827) ❀ موبائل فون کا استعمال صرف اور صرف ضرورتاً کیجئے ❀ غیر معتکف بالعموم جبکہ معتکف بالخصوص سوشل میڈیا کے استعمال سے پرہیز کرے ❀ مسجد میں ناسمجھ بچوں کو مت لایئے۔

کرم از پئے مصطفےٰ میرے رب ہو　　مجھے مسجدوں کا میسّر ادب ہو

(ماخوذ از فیضانِ رمضان، ص228تا250)

الحمدُ لِلّٰہ عزوجل عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً 190 ممالک میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-936-8
0132019
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

مسجدیں صاف رکھئے

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا منع ہے مسجد کی صفائی کا خاص خیال رکھئے مسجد کی دیوار، فرش، چٹائی یا دَری کے اوپر یا نیچے تھوکنے، ناک سنکنے اور دری یا چٹائی سے دھاگہ یا تنکا نوچنے سے مکمل پرہیز کیجئے ضرورتاً رومال سے ناک پونچھنے میں حرج نہیں مسجد میں جوتے یا چپلیں لے جانا چاہیں تو گرد وغیرہ باہر ہی جھاڑ لیجئے وضو کرنے کے بعد گیلے پاؤں وضو خانے پر ہی خشک کر کے مسجد میں آیئے اعضائے وضو سے پانی کے قطرے مسجد کے فرش پر گرانا جائز نہیں دوڑنے یا زور سے قدم رکھنے سے گُریز کیجئے مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے مسجد کو خوشبودار رکھئے کہ مسجد کو بدبو سے بچانا واجب ہے (ماخوذ از فیضانِ رمضان، ص 1202-1208) اگر عینِ مسجد کے باہر فنائے مسجد وغیرہ میں افطار کرنے کے لئے کوئی جگہ ہو تو وہیں افطار کی ترکیب کی جائے مسجد میں صرف اسی صورت میں روزہ افطار کیجئے جب آپ نے اِعتکاف کی نیّت کی ہوئی ہو اور اس بات کا خصوصی لحاظ کیجئے کہ مسجد کا فرش یا چٹائیاں آلودہ نہ ہوں۔ (ماخوذ از بہارِ شریعت، 3/120، فیضانِ رمضان، ص 1028)

رمضان المبارک میں
دیکھئے مدنی چینل پر
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت
دامت برکاتہم العالیہ کا سلسلہ
مدنی مذاکرہ

دعوتِ اسلامی کی جھلکیاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے جس کی چند جھلکیاں پیشِ خدمت ہیں: ملک و بیرونِ ملک 500 جامعات المدینہ قائم ہیں جن میں 32000 اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عالم کورس کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہیں ملک و بیرونِ ملک 2600 مدارس المدینہ قائم ہیں، جن میں 1,22000 مدنی منے اور مدنی منیاں قرآنِ مجید کی مفت تعلیم حاصل کر رہی ہیں، نیز اب تک 69000 طلبہ حفظِ قرآن جبکہ 1,95000 ناظرہ قرآن مکمل کر چکے ہیں مدرسۃ المدینہ آن لائن کی 15 شاخیں (Branches) قائم ہیں، جن میں 86 ممالک کے 5500 سے زائد طلبہ قرآنِ مجید پڑھنے کے ساتھ ساتھ عالم کورس اور فرض علوم کورس وغیرہ کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں مجلس خُدام المساجد کے تحت سالانہ 500 سے زائد مساجد بنانے کا سلسلہ ہے۔ ان کاموں میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقات واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: دعوتِ اسلامی بینک برانچ: کلاتھ مارکیٹ برانچ، کراچی پاکستان برانچ کوڈ: 0063
اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0388841531000263 (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0388514411000260

ISBN 978-969-631-879-8
0132010
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net / Email: mahnama@dawateislami.net
مکتبۃ المدینہ MC 1286



اِعتِکاف اور دعوتِ اسلامی

اعتِکاف کی فضیلت اعتکاف بہت ہی قدیم اور انتہائی اَہمیّت کی حامِل عبادت ہے۔ اس کی اَہمیّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رَمَضان پاک کا پورا مہینا اعتِکاف فرمایا ہے اور آخری دس دن کا بہت زیادہ اہتمام تھا یہاں تک کہ ایک بار کسی خاص عُذر کے تحت "آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رَمَضانُ الْمبارَک میں اعتِکاف نہ کرسکے تو شَوّالُ الْمکرَّم کے آخری عَشرہ میں اعتِکاف فرمایا۔" (بخاری، 1/671، حدیث: 2031) ایک مرتبہ سفر کی وَجہ سے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اعتِکاف رہ گیا تو اگلے رَمَضان شریف میں بیس دن کا اعتِکاف فرمایا۔ (ترمذی، 2/212، حدیث: 803)

دعوتِ اسلامی اور سنّتِ اعتکاف میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رَمَضانُ الْمبارَک میں لاکھوں لاکھ مسلمان اعتکاف کی سنّت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بھی اس سنّت کی ادائیگی بڑے اہتمام سے ہوتی ہے جو اپنی مثال آپ ہے۔ دعوتِ اسلامی میں اجتماعی اعتکاف کرنے کے کیا کہنے! اس میں نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تَحِیَّۃُ الْوُضُو، تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد، تَہَجُّد، اِشراق، چاشت، اَوّابین، صلوٰۃُ التّوبہ اور صلوٰۃُ التَّسبیح کی بھی سعادت حاصل ہو گی، علمِ دین، وضو، غسل، نماز اور دیگر ضَروری احکام سیکھنے نیز سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کرنے کا موقع ملے گا، زَبان اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگانے اور اکثر اوقات باوضو رہنے کی عادت بنے گی۔ دل میں خُشوع و خُضوع پیدا ہو گا الغرض اعتکاف میں ایک ایک لمحہ عبادت میں گزرے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی حاصل ہو گی۔ رِقّت انگیز دُعائے اِفطار میں شرکت نیز نمازِ عصر اور تراویح کے بعد شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت کی سعادت حاصل ہو گی جس میں اسلامی بھائی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مختلف موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت اور دیگر موضوعات سے متعلق سوالات کرتے ہیں اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے حکمت آموز جوابات سے نوازتے ہیں۔

رمضان المبارک 1438ھ (2017ء) کا اجتماعی اعتکاف اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے تحت ہر سال کی طرح سال 1438ھ (2017ء) میں بھی ملک و بیرونِ ملک سینکڑوں مقامات پر پورے ماہ اور آخری عشرے کا اجتماعی اعتکاف ہوا، جس میں ہزاروں عاشقانِ رسول کی شرکت رہی۔ (تفصیل "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ، اگست 2017ء میں دیکھی جاسکتی ہے)

اعتِکاف کے فضائل و مسائل تفصیل کے ساتھ جاننے کے لئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "فیضانِ رَمَضان" پڑھئے۔

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (باب المدینہ کراچی) میں اعتکاف کرنے کے خواہش مند اسلامی بھائی، مجلسِ اعتکاف کے اس ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

aitekaf.pak@dawateislami.net

ایک کہانی

آگ کے کنگن



Bangles of fire

بنتِ خالد حسین عطاریہ

آنٹی! امّی جان کہہ رہی تھیں کہ رمضان سے پہلے ہی تمہیں عید کی خریداری (shopping) کروادوں رمضان میں تو باہر نکلنے کا وقت بھی نہیں ملتا، اس لئے آج امی جان آرہی ہیں، میں ان کے ساتھ چلی جاؤں؟ بنتِ ناصر نے اپنی ساس سے پوچھا۔

جی جی بیٹا! ہنسی خوشی جاؤ لیکن خیال رکھنا یہ موقع خوشیوں کا ہوتا ہے کسی پہ بوجھ ڈالنے کا نہیں، لہٰذا والدہ جو دِلوادیں لے لینا، زیادہ فرمائشیں مَت کرنا آخر اب تم ہماری ذمّہ داری ہو، شادی کے بعد بہو کا یہ پہلا رمضان تھا تو فاطمہ آپا نے اجازت دینے کے ساتھ ساتھ سمجھانا بھی ضروری سمجھا۔

فاطمہ آپا اپنی سمدھن (بہو کی امی) کے ساتھ بیٹھی چائے پی رہی تھیں اور ساتھ میں ہلکی پھلکی گفتگو بھی جاری تھی تبھی سمدھن پوچھنے لگی: آپا! زکوٰۃ تو آپ رمضان میں نکالیں گی ناں؟

فاطمہ آپا بولیں: ارے نہیں بہن، سارا سال ہی تو خیرات دیتے رہتے ہیں، کبھی فقیر کو سو پچاس دے دیئے، کبھی مسجد کی پیٹی میں رقم ڈال دی اب الگ سے زکوٰۃ دینے کی کیا ضرورت ہے، ویسے بھی میرا کونسا لمبا چوڑا بینک بیلنس ہے۔

لیکن آپ کے پاس سونا بھی تو ہے ناں آپا، یہ کنگن ہی دیکھ لیں چار پانچ تولے سے کم کے نہ ہوں گے، میرے پاس بھی رقم کہاں ہوتی ہے لیکن زیورات رکھے ہوئے ہیں تو ان کی زکوٰۃ لازمی نکالتی ہوں، سمدھن نے نرمی سے جواب دیا۔

ارے بہن! رقم پاس نہیں، سونا بھی زکوٰۃ میں دے کر ختم کردوں کیا، فاطمہ آپا نے گھبرا کر کہا۔

اس سے پہلے کہ سمدھن کچھ بولتی، بنتِ ناصر اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے بولی: امی جان، اٹھیں! جلدی چلیں، واپس بھی تو آنا ہے۔

سمدھن اور بہو تو بازار کے لئے نکل چکی تھیں لیکن فاطمہ آپا وہیں بیٹھی ہوئی دل ہی دل میں خود کو تسلّی دینے لگیں کہ زکوٰۃ تو تب دوں جب میرے پاس دینے کو پیسے ہوں، وہ تو آتے ہیں اور خرچ ہو جاتے ہیں، رہا سونا تو کون سا میری جیولری شاپ ہے وہ بھی زیورات ہی ہیں جو میں پہنتی ہوں۔

اگلے روز فاطمہ آپا ہال میں بیٹھیں ناشتہ کر رہی تھیں اور بہو پاس ہی بیٹھی ٹی وی پر مَدَنی چینل دیکھنے میں مگن تھی، چینل پر "دارُ الاِفتاء اہلِ سنّت" نامی پروگرام جاری تھا جس میں ایک مفتی صاحب اسلامی موضوعات پر سوالات کے جوابات دے رہے تھے، تبھی بذریعہ کال ایک سوال سُن کر فاطمہ آپا

نے بھی اپنی ساری توجہ اس کی طرف پھیر دی۔

مفتی صاحب! یہ ارشاد فرمایئے کہ عورتوں کے پہننے کے زیورات پر زکوٰۃ لازم ہے یا نہیں؟، کالر کا سوال ختم ہوا تو مفتی صاحب فرمانے لگے: جی بالکل، سونا چاہے زیور کی صورت میں ہو یا کسی اور صورت میں، پہنتے ہوں یا ایسے رکھا ہو نصاب کو پہنچنے کی صورت میں بہر حال اس پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ عموماً عورتیں زیورات کے معاملے میں سستی کرتی ہیں اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتیں، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے پوچھا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے عرض کی، جی نہیں، آپ نے اِرشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش ہو کہ قیامت کے دن اللہ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے کنگن پہنائے؟ یہ سنتے ہی اس نے وہ کنگن رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے ڈال دیئے اور یہ کہا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے ہی ہیں۔ (ابوداؤد، 2/137، حدیث:1563)

لیکن مفتی صاحب زیورات کی زکوٰۃ نکالتے رہیں گے تو ختم نہیں ہو جائیں گے؟ پروگرام کے میزبان نے مفتی صاحب سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے جس کی طرف مسلمان عورتوں کو بالکل توجہ نہیں دینی چاہئے میں آپ کو قراٰنِ پاک کی ایک بہت پیاری آیتِ مبارکہ کا ترجمہ بیان کرتا ہوں: ترجمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔ (پ22، سبا:39)

لہٰذا یہ مت دیکھیں کہ مال جارہا ہے بلکہ یہ دیکھیں کس کی بارگاہ میں جارہا ہے! جس نے دیا تھا اسی کی راہ میں جارہا ہے اور جس نے پہلے دیا تھا وہ دوبارہ بھی دینے پر قادر ہے، مفتی صاحب نے بڑی وضاحت سے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

فاطمہ آپا کو یہ سوال و جواب سُن کر اپنے اوپر افسوس ہو رہا تھا کہ کتنے عرصے سے دل کو تسلی دیئے بیٹھی تھی کہ میرے زیور پر زکوٰۃ فرض نہیں، اللہ نہ کرے اسی حالت میں موت آجاتی تو میرا کیا بنتا، مجھ میں تو آگ کے کنگن کی تکلیف برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

بہو بیٹی میری بات سنو! یہ لو میرے کنگن یہ اللہ پاک و رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے زکوٰۃ میں دیتی ہوں۔

(نوٹ: زکوٰۃ کے احکام تفصیلاً جاننے کے لئے دارُالاِفتاء اہلِ سنّت کی کتاب "احکامِ زکوٰۃ" مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے۔)

یکم رمضانُ المبارک 471 ہجری / یومِ ولادتِ غوثِ پاک

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438 تا 1442ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "غوثِ پاک کے حالات" پڑھئے)

10 رمضانُ المبارک 10 سنِ نبوی / عرس امّ المؤمنین خدیجۃُ الکبریٰ

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ" پڑھئے)

17 رمضانُ المبارک 57 یا 58 ہجری / عرس امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ عائشہ صدیقہ" پڑھئے)

رمضانُ المبارک 2 ہجری

عرس حضرت سیّدتنا رُقیہ بنت رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضانُ المبارک 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ" ص694 تا 695 پڑھئے)

حامد سراج عطاری مدنی

صدقہ و خیرات

جس طرح آخرت میں فائدہ دینے والے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنا شریعت کو مطلوب ہے اسی طرح ایک دوسرے کی دُنیوی پریشانیوں اور اُلجھنوں کو دور کرنے پر بھی اَجر و ثواب کی خوشخبری ہے۔ اسلام نے ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرنے کے لئے صَدَقہ و خیرات کا بھی ذِہن دیا ہے۔ اس کی برکت سے معاشرے کے مفلس اور نادار افراد اپنی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ دوسروں



کی مالی مَعاوَنت کرنے والوں کو رضائے الٰہی جیسی عظیم دولت ملنے کے ساتھ ساتھ معاشرے میں بھی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جبکہ بخیل سے لوگوں کی طبیعتیں بیزار رہتی ہیں۔ صَدَقہ و خیرات اُخروی و معاشرتی فوائد کے ساتھ ساتھ بیماریوں اور حادثات سے بچت کا ذریعہ بھی ہے جیسا کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: صَدَقہ دو اور صَدَقے کے ذَرِیعے اپنے مریضوں کا مُداوا کیا کرو بے شک صَدَقہ حادِثات اور بیماریوں کی روک تھام کرتا ہے اور یہ تمہارے اَعمال اور نیکیوں میں اِضافے کا باعث ہے۔ (شعب الایمان، 3/282، حدیث: 3556)

رَمَضان میں صدقات کی کثرت دوسروں کی مالی مدد کا سلسلہ یوں تو سارا سال ہی رہتا ہے لیکن بالخصوص رَمَضانُ المبارک میں کئی عاشقانِ رسول صدقہ و خیرات سے نادار مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں۔ نفلی صدقات کے ساتھ ساتھ ماہِ رمضان میں صدقاتِ واجبہ مثلاً صدقۂ فطر اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی اکثریت مائل ہوتی ہے۔ لیکن یاد رہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہو جانے کے بعد رمضان کا انتظار نہ کیا جائے بلکہ اسی وقت ادا کر دی جائے۔ ثوابِ آخرت کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کے دنیوی فوائد بھی ہیں مثلاً:

اِسلامی بھائی چارے کا فروغ جب مالدار شخص زکوٰۃ ادا کر کے کسی غریب اور تنگ دَست آدمی کی مدد کرتا ہے تو ایک جانب اس کی مالی معاونت ہوتی ہے تو دوسری جانب دلوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ہمدردی اور حسنِ سلوک کا احساس پیدا ہوتا ہے جو اسلامی بھائی چارے کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔

اَخلاق میں بہتری کا سبب زکوٰۃ ادا کرنے والے کے اَخلاق میں بہتری آجاتی ہے۔ مال سے محبت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں خود پر جبر کرتے ہوئے، ہزار محنتوں اور مشقتوں سے کمائے ہوئے مال کو محض حکمِ الٰہی پر عمل کرنے کے لئے زکوٰۃ کی صورت میں خرچ کرنے سے دل مال کی محبت سے آزاد ہوتا ہے اور اس میں مال کی اُلفت، دولت کی حرص اور دنیا کی ہَوَس کی جگہ اِنْفَاق فِی سَبِیْلِ اللہ، صبر اور شکر جیسی عمدہ صفات پیدا ہوتی ہیں جو اچھے اَخلاق والوں کا حصّہ ہیں۔

صحت مند معاشرے کی تشکیل زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک صحت مند اور خوشحال معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ کیونکہ معاشرے کی بدحالی کا بنیادی سبب محتاجی ہے جس کی وجہ سے اَخلاقی بدحالی، سماجی تباہی، تہذیبی پسماندگی اور تعلیم سے دوری نظر آتی ہے۔ اگر زکوٰۃ کماحقہ مستحق حضرات تک پہنچائی جائے تو معاشرے کے کئی سلگتے ہوئے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اَلْغَرَض! مولیٰ تعالٰی نے اپنے بندوں کو بہت سی پریشانیوں سے بچانے کے لیے زکوٰۃ جیسا شاندار نظام عطا فرمایا ہے، آج بھی اگر تمام صاحبانِ نصاب صدقِ دل اور حسنِ نیت سے زکوٰۃ نکالنا شروع کر دیں تو شاید کوئی مسلمان بھوکا نظر نہ آئے۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب



شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

روزے میں فلمیں، ڈرامے دیکھنا اور گانے باجے سننا کیسا؟

سوال: کیا روزے کی حالت میں فلمیں، ڈرامے دیکھنے یا گانے وغیرہ سننے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں فلمیں، ڈرامے دیکھنے یا گانے وغیرہ سننے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، البتہ روزے میں اس طرح کے افعال کرنا مکروہ و سخت گناہ ہیں اور ان کی وجہ سے روزے کی نورانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر رمضان المبارک کے روزے صرف بھوکا، پیاسا رہنے کیلئے فرض نہیں فرمائے بلکہ اس لئے فرض فرمائے ہیں تاکہ ہمیں تقویٰ و پرہیز گاری ملے۔ جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔" (پ2، البقرۃ:183) یہ کیسا روزہ دار ہے جو فلمیں، ڈرامے دیکھے، گانے باجے سنے اور گناہوں کی حالت میں اپنا وقت پاس کرتے ہوئے خود ہی اپنی آخرت برباد کرے؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ماہِ مبارک اپنی برکتیں لٹا رہا ہے فوراً سے پیشتر اپنے تمام گناہوں سے ہمیشہ کے لئے سچی توبہ کر کے ایسا تقویٰ حاصل کیجئے کہ پھر کبھی گناہ سرزد ہی نہ ہوں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ رمضان میں گناہوں سے بچیں اور اس کے بعد مَعَاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ دوبارہ گناہوں میں پڑ جائیں۔ گناہ تو کسی صورت کرنے ہی نہیں، گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا باعث اور جہنّم میں جانے کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر دم گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی کو جنّتی کہنا کیسا؟

سوال: کسی کے فوت ہو جانے پر بعض لوگوں کا اس کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ تو جنّتی ہے، دُرست ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا نہ کہا جائے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ یہ جنّت میں گیا ہے یا نہیں اور نہ ہی ہم حتمی طور پر (As final) کسی کے بارے میں یہ طے کر سکتے ہیں کہ وہ **"اللہ کی رحمت کو پہنچا"** کیونکہ پتا نہیں ہے کہ اللہ کی رحمت کو پہنچا ہے یا قبر میں سانپ بچھوؤں نے گھیرا ہے۔ لہٰذا ایسے موقع پر دعائیہ الفاظ کہے جائیں، جیسے "اللہ اس پر اپنی رحمت فرمائے۔" کون جنّتی ہے اور کون نہیں؟ یہ صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بتا سکتے ہیں اور ان کے بتائے سے ان کے اُمّتی، ہر اُمّتی یہ نہیں بتا سکتا لہٰذا کوئی مر جائے تو اس کے لئے یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ جنّت میں چلا گیا، البتّہ یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ اللہ کی رحمت سے جنّت میں ہو گا۔ ﴿مدنی پھول: تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جنّتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/254)﴾

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



مَدَنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

روزے کی حالت میں منجن یا برش پیسٹ کرنا کیسا؟

سوال: روزہ رکھنے کے بعد منجن یا برش پیسٹ کے ذریعے دانت صاف کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: روزہ رکھنے کے بعد منجن یا برش پیسٹ کے ذریعے دانت صاف کرنے سے بچنا چاہئے، اگر ان کا ایک ذرّہ بھی حلق میں اُترتا ہوا محسوس ہوا تو روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ پیسٹ بہت تیز ہوتا ہے اور منجن بھی کافی نمکین و باریک ہوتا ہے ان کا حلق میں اُترنے کا قوی اِمکان ہے لہٰذا روزہ میں یہ نہ کئے جائیں بلکہ روزہ میں مسواک کی جائے کہ حدیثِ پاک میں مسواک کرنے کا ذکر ہے، جیسا کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بے شمار بار نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو روزہ میں مسواک کرتے دیکھا۔ (ترمذی، 2/176، حدیث:725)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

روزے کی حالت میں آنکھوں میں سُرمہ ڈالنا کیسا؟

سوال: کیا روزے کی حالت میں آنکھوں میں سُرمہ لگا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں لگا سکتے ہیں البتہ روزے کی حالت میں آنکھوں میں دوا نہیں ڈال سکتے، عُلَما روزے کی حالت میں آنکھوں میں دوا ڈالنے سے منع فرماتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

روزہ کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ وغیرہ کروانا کیسا؟

سوال: روزہ کی حالت میں بلڈ شوگر یا پھر کوئی اور بلڈ ٹیسٹ کرواسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کرواسکتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں بلڈ ٹیسٹ وغیرہ کے لئے خون نکالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

روزہ رکھ کر گالیاں دینے کا مسئلہ

سوال: اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر گالیاں بکے تو کیا اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

جواب: ایسی صورت میں روزہ ٹوٹتا نہیں بلکہ مکروہ ہو جاتا ہے اور روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! کسی مسلمان کو گالی دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ یعنی مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے۔ (بخاری، 4/111، حدیث:6044)

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد

تراویح ضرور پڑھئے

سوال: اگر کوئی شخص تراویح نہ پڑھے اور روزہ رکھ لے تو کیا اُس کا روزہ ہو جائے گا؟

جواب: روزے کا فرض ادا ہو جائے گا، البتہ تراویح سنّتِ مؤکّدہ ہے اسے ضرور پڑھنا چاہئے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وَ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمَّد



مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 8 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت کا صلہ

سوال: حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نام فاطمہ رکھنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب: بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بابا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لئے ہے کہ اللہ پاک نے اس کو اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ سے آزاد فرمادیا ہے۔ (تاریخ بغداد، 12/327، رقم: 6772) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھنے والے ہیں، اللہ کریم ہمیں بھی جہنم سے آزاد فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(مدنی مذاکرہ، 13 رجب المرجب 1440ھ)

(حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "شانِ خاتونِ جنّت" پڑھئے)

2 چار چار رکعت کرکے تراویح پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا تراویح کی نماز چار چار رکعت کرکے پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! ایک سلام کے ساتھ چار چار رکعتیں کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں مگر ہر دو رکعت پر قعدہ کرنا فرض اور اَلتَّحِیَّات پڑھنا لازمی ہے جبکہ دُرود شریف پڑھنا سنّت ہے۔ پھر تیسری رکعت کے لئے جب کھڑے ہوں تو ثناء یعنی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ، اَعُوْذُ بِاللّٰہ اور بِسْمِ اللّٰہ (مکمل) پڑھنا بھی سنّت ہے۔ اب چاہیں تو چوتھی پر سلام پھیر دیں ورنہ اسی طریقۂ کار کے مطابق مزید چھ یا آٹھ رکعت بھی پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ بہتر یہی ہے کہ دو دو رکعت کرکے پڑھیں۔

(ردالمحتار، 2/552، 561، 599 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، یکم رمضانُ المبارک 1440ھ)

(رمضانُ المبارک کے فضائل، روزے، تراویح اور اعتکاف وغیرہ کے مسائل جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" پڑھئے)

3 غزوۂ بدر میں فرشتوں کا سفید عمامہ

سوال: غزوۂ بدر میں مدد کو آنے والے فرشتے کس رنگ کا عمامہ شریف سجائے ہوئے تھے؟

جواب: سفید رنگ کا۔ (سیرتِ ابنِ ہشام، ص262) ان کی پیروی میں سفید عمامہ باندھنا بھی اچھی بات ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 16 رمضانُ المبارک 1440ھ)

4 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی قرآن فہمی

سوال: حضرت سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم کی قرآن فہمی کے بارے میں کچھ بیان فرمادیجئے۔

جواب: امیرُ المؤمنین مولا مشکل کُشا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم نے ارشاد فرمایا: اگر میں چاہوں تو سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کی تفسیر سے 70 اُونٹ بھر دوں۔ (قُوتُ القلوب، 1/92) (یعنی اس کی تفسیر

کرتے ہوئے اتنے رجسٹر تیار ہو جائیں کہ 70 اونٹوں کا بوجھ بن جائے جو اُن پر لادے جائیں۔) ایک مقام پر مولا علی کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! میں قرآنِ کریم کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازِل ہوئی، بے شک میرے رب نے مجھے سمجھنے والا دِل اور سُوال کرنے والی زبان عطا فرمائی ہے۔

(طبقات ابن سعد، 2/257 ملخصاً، مدنی مذاکرہ، 22 رجبُ المرجب 1440ھ)

علم کا میں شہر ہوں دروازہ اِس کا ہیں علی
ہے یہ قولِ مصطفےٰ مولیٰ علی مشکلکشا

(وسائلِ بخشش (مرمّم)، ص 521)

(حضرت سیّدنا علی کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" پڑھئے)

5 ہم شکلِ مصطفےٰ

سوال: کیا امام حسن رضی اللہ عنہ ہم شکلِ مصطفےٰ تھے؟

جواب: حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔ (1)

(بخاری، 2/547، حدیث: 3752، مدنی مذاکرہ، 13 رجبُ المرجب 1440ھ)

6 گُم شدہ مال کی زکوٰۃ کا حکم

سوال: اگر کسی شخص کے پیسے گم ہو جائیں اور چار پانچ سال کے بعد مل جائیں تو کیا اس کی زکوٰۃ دینا ہو گی؟ نیز اس سال کی دینا ہو گی یا پورے پانچ سال کی؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: جو مال گُم گیا یا دَرْیا میں گر گیا یا کسی نے غَصب کر لیا (یعنی چھین لیا) اور اس کے پاس غَصب (یعنی چھیننے) کے گواہ نہ ہوں یا جنگل میں دفن کر دیا تھا اور یہ یاد نہ رہا کہ کہاں دفن کیا تھا یا اَنجان کے پاس اَمانت رکھی تھی اور یہ یاد نہ رہا کہ (جس کے پاس امانت رکھی تھی) وہ کون ہے یا مُدّتوں نے دَین سے (یعنی جس کو قرضہ دیا تھا اس نے قرض سے) انکار کر دیا اور اُس کے پاس گواہ نہیں پھر یہ اَموال مل گئے، تو جب تک نہ ملے تھے، اُس زمانے کی زکاۃ واجب نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/876) بہر حال گُم شدہ مال جب تک نہ ملے چاہے کتنا ہی عرصہ ہو جائے اس زمانے کی زکوٰۃ واجب نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 10 محرّمُ الحرام 1441ھ)

7 آبِ زَم زَم سے وُضو اور غُسل کرنا کیسا؟

سوال: کیا آبِ زم زم سے وضو و غسل کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں، فتاویٰ رضویہ میں ہے: ہمارے ائمۂ کرام کے نزدیک زَم زَم شریف سے وُضو و غسل بِلا کراہت جائز ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 2/452 ملخصاً)

(مدنی مذاکرہ، 6 جمادی الاولیٰ 1440، 5 محرّمُ الحرام 1441ھ)

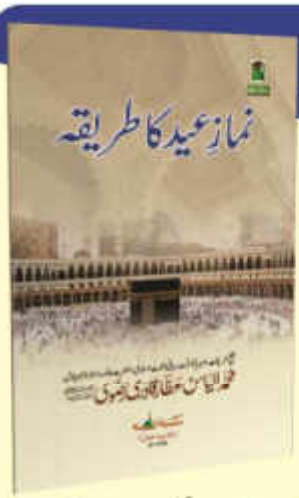
8 کبوتر کھانا کیسا؟

سوال: کیا کبوتر کھانا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! کبوتر کھانا حلال ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 5/289، مدنی مذاکرہ، 10 محرّمُ الحرام 1441ھ)

نمازِ عید کا طریقہ



نمازِ عید کا طریقہ اور بنیادی ضروری مسائل جاننے کے لئے یہ رسالہ مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس Q-R Code کے ذریعے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

(1) ترمذی شریف میں ہے: امام حسن رضی اللہ عنہ سر سے سینے تک نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

(ترمذی، 5/430، حدیث: 3804)



مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا کام کے دباؤ کی وجہ سے روزے چھوڑ سکتے ہیں؟

سُوال: مُلازمین سے مالک روزے کی حالت میں عام دِنوں کی طرح کام لیتا ہو، اِحساس تک نہ کرتا ہو تو ایسی صورت میں ملازمین کو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مالک اپنے مُلازمین کو روزے کی حالت میں رِعایت نہیں دیتا اور پورا کام لیتا ہے تو مالک کو ایسا کرنے کے بجائے روزے دار کے ساتھ اِحسان کرنا چاہئے۔[1]

بہر حال کام کی وجہ سے روزہ مُعاف ہو جائے یا قضا کرنا جائز ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر روزے کی حالت میں کام نہیں ہو سکتا تو کوئی اور روزی کا سبب تلاش کریں مگر کام کی وجہ سے ایک روزہ بھی ترک نہیں کر سکتے اور نہ قضا کر سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 2 رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ تراویح)

2 روزے کی حالت میں بال کٹوانا کیسا؟

سوال: کیا روزے کی حالت میں بال کٹوا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بال بھی کٹوا سکتے ہیں اور کھال بھی کٹوا سکتے ہیں۔ بعض اوقات آپریشن کرنے کے لئے کھال کٹوانے کی بھی ضَرورت پڑتی ہے، جیسے اللہ نہ کرے کہ ہاتھ میں پھوڑا ہو گیا تو اب کھال کاٹنی پڑے گی، لیکن اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ عوام کے دَرمیان غَلَط مَسائل بہت چل رہے ہوتے ہیں۔ ہم نے بچپن میں دیکھا ہے کہ لوگ روزے کی حالت میں منہ میں تھوک جمع کر کے پھینک دیتے تھے، وہ سمجھتے تھے کہ اگر تھوک نگلیں گے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اس لئے وہ تھوکتے رہتے تھے حالانکہ منہ کے اندر کا تھوک نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (مدنی مذاکرہ، 2 رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ عصر)

3 رات میں روزے کی نیت کرنے کے بعد کھانا پینا کیسا؟

سُوال: رات میں روزے کی نیت کرنے کے بعد کھانا پینا کیسا؟

جواب: جائز ہے۔ ایسا نہیں کہ نیت کرنے کے بعد کھا پی نہیں سکتے، ساری رات کھا پی سکتے ہیں، اگرچہ مغرب کے بعد ہی نیت کر لی ہو کہ روزہ رکھوں گا۔ سورج ڈوبتے ہی نیت کا ٹائم شروع ہو جاتا ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، ص175) اگر دَورانِ نماز بھی نیت کی کہ کل روزہ رکھوں گا تو نیت ہو جائے گی۔

(در مختار، 3/398- مدنی مذاکرہ، 2 رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ عصر)

4 اگر تراویح پڑھنا بھول جائیں تو وِتر کے بعد پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: اگر تراویح پڑھنا بھول جائیں تو وِتر کے بعد تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: وتر کے بعد تراویح پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت، 1/689 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 4 رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ تراویح)

(1) حدیثِ پاک میں ہے: جو اِس مہینے (یعنی رَمضان) میں اپنے غُلام پر تخفیف کرے (یعنی کام کم لے) اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرما دے گا۔ (شعب الایمان، 3/305، حدیث: 3608، صحیح ابن خزیمہ، 3/192، حدیث: 1887)

www.facebook.com/IlyasQadriZiaee/

5 روزے کی حالت میں مہندی یا سُرمہ لگانا

سُوال: کیا روزے کی حالت میں لال رنگ کی مہندی اور سُرمہ لگا سکتے ہیں؟

جواب: روزے کی حالت میں مہندی لگانے سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور روزے کی حالت میں سُرمہ لگانا بھی جائز ہے اگرچہ حلق میں سُرمے کا اثر بھی محسوس ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار، 3/421، بہارِ شریعت، 1/982- مدنی مذاکرہ، 4 رمضان المبارک 1441ھ، بعد نمازِ تراویح)

6 عقیقے کے بال

سُوال: بیٹا یا بیٹی کے بالوں کے پیسے نیک کام میں اِستعمال کرنے چاہئیں یا خیرات کر دینے چاہئیں؟

جواب: بچے کے جو بال عقیقے میں اُتارے جاتے ہیں ان بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا سونا خیرات کیا جائے۔ (بہارِ شریعت، 3/355) اور یہ بال دَفن کر دیئے جائیں۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص527 ملخصاً، بہارِ شریعت، 1/1144) یاد رکھئے! جو بھی چیز اِنسان کے بدن سے جُدا ہوتی ہے اسے دَفن کرنے کا حکم ہے اور اس کو بیچنا ناجائز ہے لہٰذا اس کی خرید و فروخت نہ کی جائے۔

(ھدایہ، 1/23 ماخوذاً- مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاخریٰ 1441ھ)

7 مُرغ اور تیتر وغیرہ لڑانا کیسا؟

سُوال: مُرغ، تیتر اور کتے لڑانا کیسا؟

جواب: مُرغ، تیتر اور کتے لڑانا حرام ہے، لوگ مینڈھے اور دُنبے وغیرہ بھی لڑاتے ہیں یہ سب ناجائز اور گناہ والے کام ہیں۔ (دیکھئے، فتاویٰ رضویہ، 24/655) ان کا تماشا دیکھنا بھی گناہ ہے۔

(دیکھئے، بہارِ شریعت، 3/512- مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاخریٰ 1441ھ)

8 نظر اُتارنے کا طریقہ

سُوال: اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس کی نظر کیسے اُتاری جائے؟

جواب: نظر اُتارنے کے بہت سے طریقے ہیں جن میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سُورۂ فلق اور سُورۂ ناس پڑھ کر جس کو نظر لگی ہو اس پر دَم کر دیا جائے اِنْ شَآءَ اللہ نظر اُتر جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، یکم محرم الحرام 1441ھ)

9 بچّی کا نام عَجْوَہ رکھنا کیسا؟

سُوال: بچی کا نام عَجْوَہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب: عَجْوَہ مدینۂ پاک بلکہ دنیا کی سب سے اعلیٰ کھجور ہے، اس نسبت سے نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

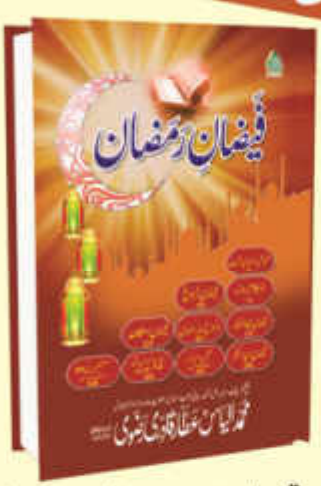
10 ڈکار آئے تو کیا پڑھنا چاہئے؟

سُوال: جب ڈکار آئے تو اُس وقت کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: جب بھی ڈکار آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھنا چاہئے، کیونکہ ڈکار ایک مصیبت تھی جو دور ہوئی، اِس لئے اللہ پاک کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ (فوائد ابن الصلت، ص63، حدیث:29) یہ سُوال ہوا تو مجھے جنّت کی ڈکار یاد آگئی۔ جنّت میں اِن شَآءَ اللہ جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پڑوس میں خوب کھائیں گے تو چونکہ جنت میں کوئی تکلیف نہیں ہے، اِس لئے ایک خوشبودار ڈکار آئے گی اور کھانا ہضم ہو جائے گا۔

(دیکھئے، مسلم، ص1165، حدیث:7152- مدنی مذاکرہ، 24 ربیع الآخر 1441ھ)

فیضانِ رمضان



ماہِ رمضان اور روزے کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے یہ کتاب مکتبۃُ المدینہ سے حاصل کیجئے یا اس QR Code کے ذریعے مفت ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

دارالافتاء اہلسنت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 قضاروزے کس طرح رکھے جائیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ اس وقت والد صاحب کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہے لیکن فی الحال روزہ رکھنے کی صلاحیت ہے اور روزہ رکھ بھی رہے ہیں۔ ہمارے والد صاحب کا کہنا ہے کہ انہوں نے اپنی زندگی میں جان بوجھ کر بہت سے روزے قضا کردیئے ہیں، اب معلوم یہ کرنا چاہ رہے ہیں کہ ان قضاروزوں کی ادائیگی کی کیا صورت ہے؟ قضاروزے ہی رکھنا ضروری ہیں یا ان کی جگہ فدیہ بھی دے سکتے ہیں؟ اگر فدیہ دینے کی اجازت ہے تو ایک روزے کا کتنا فدیہ ہے؟

سائل: بلال (نیو کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ کے والد صاحب نے اپنی زندگی میں جتنے روزے جان بوجھ کر ترک کئے ہیں ان روزوں کو قضا کرنا ان پر فرض ہے لگاتار ضروری نہیں چھوڑ چھوڑ کر بھی رکھ سکتے ہیں یونہی سردیوں میں رکھنا آسان ہوتے ہیں اس موسم میں رکھ لئے جائیں الغرض جتنا جلدی ہوسکے روزے قضا ہی کرنے ہونگے، فدیہ یا کفارہ دینا کافی نہیں ہے۔ ساتھ میں روزہ چھوڑنے کے گناہ سے توبہ کرنا بھی لازم ہے۔ یاد رہے کہ فدیے کا حکم صرف شیخِ فانی کے لئے ہے ہر ایک کے لئے نہیں ہے۔ شیخِ فانی سے مراد وہ شخص ہے جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہوچکا ہو کہ اس میں حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں، نہ گرمی میں، نہ لگاتار اور نہ متفرق طور پر، اور آئندہ زمانے میں بھی ضعف بڑھنے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت ہونے کی امید نہ ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

کتبہ

مفتی فضیل رضا عطاری

2 قرض دار کو زکوٰۃ کے پیسے دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زکوٰۃ کے مستحق کون کون سے لوگ ہیں۔ ایک مسلمان جو کہ مقروض ہو، سید اور ہاشمی بھی نہ ہو اور قرض کی ادائیگی کے لئے اس کے پاس کچھ نہ ہو تو کیا یہ اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ لے سکتا ہے؟ سائل: عاشق حسین (سولجر بازار، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا ہے، اگر واقعی وہ ایسا ہی ہے تو پھر وہ زکوٰۃ کا مستحق ہے، اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ زکوٰۃ کے مصارف میں شرعی فقیر اور مقروض بھی شامل ہیں۔

شرعی فقیر وہ ہے جس کے پاس اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے یا نصاب کے برابر تو ہو مگر اس کی ضروریاتِ زندگی میں

گھرا ہوا ہو یا مقروض ہو کہ قرضہ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے، ایسا شخص شرعی فقیر کہلاتا ہے جسے زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

قرآن مجید فرقان حمید میں زکوٰۃ کے مستحق آٹھ 8 قسم کے لوگ قرار دیئے گئے۔ پھر ان میں سے مؤلفۃ القلوب باجماعِ صحابہ ساقط ہوگئے تو اب زکوٰۃ کے مصارف درج ذیل سات قسم کے لوگ ہیں: 1 فقیر 2 مسکین 3 عامل 4 رقاب 5 غارم یعنی مقروض 6 فی سبیل اللہ یعنی جو راہ خدا میں ہو 7 ابنِ سبیل، وہ مسافر جس کے پاس مال نہ رہا ہو۔ البتہ فی زمانہ رقاب کی صورت بھی نہیں پائی جاتی کہ اب کوئی لونڈی غلام نہیں تو ان کو چھڑانے میں ادائیگی زکوٰۃ کی صورت بھی نہیں بنتی۔

ضروری تنبیہ: یاد رہے کہ اس صورت میں زکوٰۃ لینے کی اجازت اُسی وقت تک ہوگی جب تک وہ شخص شرعی فقیر رہے گا، لہٰذا جب اس کے پاس قرض منہا (یعنی مائنس) کرنے کے بعد ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر حاجاتِ اصلیہ سے زیادہ رقم ہوگی تو تب وہ شرعی فقیر نہیں رہے گا بلکہ غنی ہو جائے گا اور پھر مزید کوئی شخص اپنی زکوٰۃ اسے نہیں دے سکے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

کتبـــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

3 صدقہ فطر کس پر واجب ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جس شخص نے کسی عذر کی وجہ سے رمضان شریف کے روزے نہ رکھے ہوں کیا اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے یا نہیں؟ سائل: محمد قاسم (حیدر آباد)

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صدقۂ فطر ہر آزاد، مسلمان کہ جو نصاب کا مالک ہو (یعنی جس کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے بقدر رقم یا کوئی سامان حاجتِ اصلیہ اور قرض کے علاوہ موجود ہو) اس پر واجب ہے۔ رمضان کے روزے رکھنا اس میں شرط نہیں وہ جداگانہ طور پر فرض ہیں لہٰذا جس نے کسی عذر کی وجہ سے یا معاذ اللہ بلا عذر، رمضان میں روزے نہیں رکھے، اگر وہ صاحبِ نصاب ہے تو اس پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔

تنبیہ: یاد رہے کہ بغیر کسی شرعی عذر کے رمضان شریف کا روزہ چھوڑ دینا، سخت حرام و گناہ ہے، ایسے شخص پر شرعاً اس گناہ سے توبہ کرنا اور بعد میں ان روزوں کی قضا کرنا لازم ہے، یونہی جس شخص نے کسی شرعی عذر کی وجہ سے روزے نہیں رکھے، اس پر بھی عذر ختم ہونے کے بعد ان روزوں کی قضا لازم ہے، ہاں اگر یہ شیخِ فانی کی حد تک پہنچ چکا ہو یعنی اس قدر بوڑھا ہو چکا ہو کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس میں نہ اب روزہ رکھنے کی طاقت ہے اور نہ آئندہ اتنی طاقت آنے کی امید ہے بلکہ روز بروز کمزوری بڑھتی جا رہی ہے تو ایسی صورت میں اس پر ہر روزے کے عوض فدیہ دینا لازم ہے۔ ایک روزہ کا فدیہ، ایک صدقۂ فطر کی مقدار یعنی نصف صاع (2 کلو میں 80 گرام کم) گندم یا اس کا آٹا، یا ایک صاع (یعنی 4 کلو میں 160 گرام کم) کھجور، یا کشمش یا جو یا اس کا آٹا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجیب
ذاکر حسین عطاری مدنی

مصدق
مفتی فضیل رضا عطاری





سفر میں روزے کا حکم / زکوٰۃ کس مہینے میں ادا کریں؟ / روزے میں انجیکشن لگوانا

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

سفر میں روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی رمضان المبارک میں سفرِ شرعی میں ہو تو اسے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے جب اس مسافر یا اس کے ساتھ والے کو اس روزہ رکھنے سے ضَرَر (نقصان) نہ ہو تب تو بہتر یہ ہے کہ روزہ رکھ لے اگر روزہ رکھنے سے اس کو یا ساتھ والے کو ضرر پہنچے تو اب نہ رکھنا بہتر ہے۔ لیکن یہ مسئلہ ذہن میں رہے کہ دن میں سفر کرنا ہو اور صبح صادق کے وقت مسافر شرعی نہ ہو تو دن میں سفر کرنے کی وجہ سے اس دن روزہ چھوڑنے کی رخصت نہیں بلکہ اس دن کا روزہ رکھنا ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

سحری اور روزہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کی رمضان میں آنکھ لیٹ کھلی وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ ابھی سحری کا ٹائم باقی ہے کھانا کھاتا رہا بعد میں پتہ چلا کہ سحری کا ٹائم تو ختم ہو چکا تھا پھر بھی اس شخص نے روزہ رکھ لیا تو اس شخص کا روزہ ہوا یا نہیں؟ اگر ایسا ہو چکا ہو تو اب کیا حکم ہے؟ کیا گناہ و کفارہ ہے؟ برائے مہربانی رہنمائی فرمادیں۔

سائل: قاری ساجد عطاری (نارووال)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اس کا روزہ نہیں ہوا اس پر اس دن کے روزے کی قضا رکھنا فرض ہے یعنی اس روزے کے بدلے میں ایک روزہ رکھنا پڑے گا لیکن کوئی کفارہ نہیں اور چونکہ خطاء ایسا ہوا ہے اس لئے گناہ بھی نہیں ہے۔ یاد رہے کہ ایسی صورت میں اگرچہ روزہ نہیں ہوتا لیکن بقیہ سارا دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے لہٰذا اگر اس طرح کی صورت کسی کو درپیش ہوئی ہو اور اس نے سارا دن روزہ دار کی طرح نہ گزارا تو وہ ضرور گنہگار ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

عبدہ المذنب فضیل رضا العطاری عفا عنہ الباری

زکوٰۃ کس مہینے میں ادا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا زکوٰۃ رجب المرجب کے مہینے میں دینا ضروری ہے یا رمضان میں دینی چاہئے؟ سائل: گلستان انجم (چکوال)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

زکوٰۃ کا تعلق رمضان شریف یا رجب المرجب سے نہیں بلکہ زکوٰۃ کی ادائیگی سال پورا ہونے پر فرض ہوتی ہے یعنی جب آپ صاحبِ نصاب ہوئے اور پھر آپ کے نصاب پر سال گزرا تو اب زکوٰۃ فرض ہو گی چاہے وہ کوئی سا بھی مہینا ہو تاخیر جائز نہیں گناہ ہے، مثلاً کوئی شخص شوال المکرم کی پانچ تاریخ کو صبح دس بجے صاحبِ نصاب ہوا اور پھر اگلے سال اسی مہینے، اسی تاریخ پر صاحبِ نصاب ہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ لہٰذا اب اسی وقت زکوٰۃ نکالنا فرض ہے تاخیر کرنے والا گنہگار ہو گا۔ اسی طرح اگر صاحبِ نصاب رجب میں ہوا یا رمضان میں تو اسی کا اعتبار کیا جائے گا۔ البتہ اس مہینے کے آنے سے پہلے اگر زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو اس میں حرج نہیں جیسے شوال المکرم میں جس پر زکوٰۃ نکالنا فرض ہے وہ اگر رمضان میں دینا چاہے تو درست ہے بلکہ رمضان میں فرض پر عمل کرنے والے کو ستّر گنا بڑھا کر ثواب دیا جاتا ہے اس لئے سال پورا ہونے سے پہلے اگر کوئی رمضان میں ادا کرے تاکہ زیادہ ثواب حاصل کرے تو اچھی بات ہے لیکن اگر کسی کا سال رجب یا شعبان میں پورا ہو رہا ہو اور وہ یہ سوچے کہ ایک دو مہینے بعد رمضان آنے والا ہے میں اس میں دوں گا تو ایسا کرنا جائز نہیں بلکہ فوراً سال پورا ہوتے ہی زکوٰۃ ادا کرنی ہو گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابو حذیفہ محمد شفیق العطاری المدنی	مفتی ابو الحسن فضیل رضا العطاری

کیا انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ شوگر کے مریض انسولین کا انجیکشن استعمال کرتے ہیں جو کہ رَگ کے بجائے گوشت میں لگایا جاتا ہے تو شوگر والے روزے کی حالت میں انسولین لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟

سائل: محمد عدنان عطاری (مرکز الاولیا، لاہور)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ روزہ میں انسولین کا انجیکشن لگانا جائز ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ عمومی طور پر انجیکشن کی سوئی جوف (معدہ یا معدہ تک جانے والے راستوں کے اندرونی حصے) یا دماغ تک نہیں پہنچائی جاتی اور جوف تک جانے کا کوئی عارضی راستہ بھی نہیں بنتا کہ جس کے ذریعے دوائی جوف تک پہنچ سکے لہٰذا یہ انجیکشن روزہ ٹوٹنے کا سبب نہیں۔ مسامات کے ذریعے کسی چیز کا داخل ہونا ویسے ہی روزے کے منافی نہیں جیسا کہ جسم پر تیل لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کہ تیل اگرچہ جسم کے اندر جاتا ہے لیکن مسامات کے ذریعے اور یہ روزے کے خلاف نہیں۔

فتاویٰ فیض الرسول میں ہے: ”تحقیق یہ ہے کہ انجیکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا چاہے رَگ میں لگایا جائے چاہے گوشت میں۔“

(فتاویٰ فیض الرسول، 1/516)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد ساجد عطاری	مفتی ابو الحسن فضیل رضا العطاری

جائے نماز میں اعتکاف کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جائے نماز میں رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کروایا جا سکتا ہے یا نہیں؟

سائل: محمد عرفان عطاری (زم زم نگر حیدر آباد باب الاسلام سندھ)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مَردوں کے اعتکاف کے لئے وقف مسجد کا ہونا شرط ہے جائے نماز چونکہ مسجد نہیں ہوتی اس لئے اس میں مَردوں کا اعتکاف بھی نہیں ہو سکتا۔ احناف کے نزدیک وقف مسجد کے علاوہ صرف عورتوں کا اعتکاف نماز کے لئے گھر میں مخصوص کی گئی جگہ جسے مسجدِ بیت کہتے ہیں اس میں ہو سکتا ہے۔ مَردوں کے اعتکاف کے لئے بہر صورت مسجد ضروری ہے جائے نماز میں اعتکاف ہرگز درست نہ ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــ



Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

دارالافتاء اہلسنت

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے 5 منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

(1) معذور کا تَیَمُّم کرنا اور بعدِ صحت ان نمازوں کا اِعادہ کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی غریب شخص مَعْذور ہو اس کے دونوں گھٹنے ٹوٹے ہوں جس کے سبب وہ چل نہ سکتا ہو، وہ پانی تک خود بھی نہ جا سکتا ہو اور کوئی شخص اس کو وضو کرانے والا نہ ہو، نہ ہی پانی دینے والا ہو اور نہ ہی پانی خریدنے کی وہ طاقت رکھتا ہو، الغرض اس کو پانی تک کسی طرح قدرت نہ ہو تو کیا وہ نماز کے وقت تَیَمُّم کر سکتا ہے؟ نیز جب ایسا عذر والا شخص تندرست ہو جائے تو کیا اس کے لئے جو نمازیں تَیَمُّم کے ساتھ ادا کی گئیں ان کا اِعادہ کرنا ضروری ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں ایسے معذور شخص کو تَیَمُّم کرکے نماز ادا کرنے کی اجازت ہے اور تَیَمُّم کے ساتھ ادا کی گئی نمازوں کا بعد میں اِعادہ (یعنی لوٹانا) بھی نہیں کہ شریعتِ مطہرہ کے قوانین کی رُو سے اگر کوئی شخص ایسا مَعْذور ہو جو پانی تک نہ جاسکتا ہو اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص نہ ہو جو اس کو پانی لاکر دے نہ خدمتاً نہ حکماً نہ اُجرتاً یا اُجرت پر لانے والا ہو اور وہ اتنی اُجرت دینے پر قادر نہ ہو یا اُجرت دینے پر قادر ہے لیکن وہ مزدور اُجرتِ مثل[1] سے زیادہ طلب کرتا ہے تو ایسے شخص کو شرعاً تَیَمُّم کرکے نماز ادا کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور اِعادہ (یعنی نماز لوٹانا) بھی لازم نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم

کتبـــــــــــہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

(2) غلطی سے وقت سے پہلے افطار کرنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص نے روزہ رکھا لیکن افطار کا وقت کیلنڈر سے دیکھنے میں غلطی ہوگئی جس کی وجہ سے ایک منٹ پہلے ہی روزہ کھول لیا تو اس کا روزہ ہو گیا یا نہیں؟ اور اب اسے کیا کرنا چاہئے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایک منٹ پہلے روزہ کھولنے والے کا روزہ نہ ہوا، اُس پر اس روزے کی قضا لازم ہے، البتہ کفارہ نہیں۔ لہٰذا اب اسے چاہیے کہ قضاء کی نیت سے ایک روزہ رکھ

(1) اجرت مثل کے بارے میں جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، جلد 3، صفحہ 15 پڑھئے

لے جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: ”کافر تھا مسلمان ہو گیا، نابالغ تھا بالغ ہو گیا، رات سمجھ کر سحری کھائی تھی حالانکہ صبح ہو چکی تھی، غروب سمجھ کر افطار کر دیا حالانکہ دن باقی تھا ان سب باتوں میں جو کچھ دن باقی رہ گیا ہے، اُسے روزے کی مثل گزارنا واجب ہے اور نابالغ جو بالغ ہوا یا کافر تھا مسلمان ہوا اُن پر اس دن کی قضا واجب نہیں باقی سب پر قضا واجب ہے۔“ (بہارِ شریعت، 1/990)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد علی اصغر العطاری المدنی

(3) روزہ ٹوٹنے کے گمان پر کھا پی لیا تو کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کسی شخص کو خود بخود اُلٹی آئی اور اس نے یہ سمجھا کہ روزہ اب ٹوٹ گیا ہے تو اس نے کچھ کھانا، پینا شروع کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ ایسے شخص پر قضا لازم ہے یا پھر کفارہ بھی ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ البتہ جب الٹی کے بعد جان بوجھ کر کھانا کھا کر اس نے روزہ توڑ بھی لیا تھا تب بھی اس کے بعد کھانے پینے کی شرعاً اجازت نہ تھی کیونکہ روزہ اگر کسی غلطی کے پیشِ نظر ٹوٹ بھی جائے تو پھر بھی رمضان المبارک کے تقدس کی وجہ سے اسے کھانے پینے کی اجازت نہیں بلکہ لازم ہے کہ روزے داروں کی طرح رہے لہٰذا اس گناہ سے توبہ بھی کرے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب — ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

مُصَدِّق — ابو الصالح محمد قاسم عطاری

(4) حالتِ روزہ میں غلطی سے پانی حلق میں اتر جائے

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر وضو کرتے ہوئے غلطی سے پانی حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

روزہ یاد ہونے کی صورت میں کلی کرتے ہوئے اگر غلطی سے پانی حلق سے نیچے اتر جائے تو اس صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس کی قضا بھی لازم ہو گی اور اگر کسی کو روزہ یاد ہی نہ ہو تو پھر نہیں ٹوٹے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب — ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

مُصَدِّق — ابو الصالح محمد قاسم عطاری

(5) ایڈوانس زکوٰۃ نکالنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایڈوانس زکوٰۃ نکالتے ہوئے غلطی سے زیادہ ادا ہو گئی تو جو ایڈوانس زیادہ ادا ہو گئی تھی تو وہ آئندہ سال کے لئے کہ جو ابھی شروع بھی نہیں ہوا اس کے لئے شمار ہو گی یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں آپ نے جو غلطی سے زیادہ زکوٰۃ نکال دی تھی وہ آئندہ سال کے لئے شمار کر سکتے ہیں کیونکہ مالکِ نصاب کے لئے آنے والے سالوں کی زکوٰۃ پہلے سے ہی ادا کر دینا جائز ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مُجِیْب — ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

مُصَدِّق — ابو الصالح محمد قاسم عطاری

روزے کا فدیہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک وبیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاوی ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

روزوں کی قضا کے بجائے فدیہ کون دے سکتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد صاحب جن کی عمر تقریباً 65 سال ہے اور وہ دل کے مریض بھی ہیں اور کیفیت یہ ہے کہ وہ روزہ رکھنے سے لاچار ہیں ان کے لئے شریعتِ اسلامیہ میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس طرح کے افراد کے لئے شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر یہ اندیشہ ہو کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے اچھا ہو گا تو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں اس کی قضا کرلے اور صرف اپنے خیال کا اعتبار نہ کرے بلکہ غالب گمان ہونا چاہئے اور غالب گمان اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی ظاہری نشانی پائی جائے یا اس کا ذاتی تجربہ ہو یا کسی ماہر طبیب غیر فاسق نے بتایا ہو غیر فاسق طبیب میسر نہ ہو تو دینی ذہن رکھنے والے ڈاکٹر سے مراجعت کرے یا کوشش کرے کہ ایک سے زائد ڈاکٹر سے رائے لے اور اگر بغیر غالب گمان کے روزہ نہ رکھا تو قضا کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرنا ہو گی۔

رہی بات یہ کہ کوئی شخص رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتا تو کیا وہ فدیہ ہی دے گا مطلقاً ایسا نہیں ہے اور اگر وہ قضا کے روزے گرمیوں میں نہ رکھ سکے تو گرمیوں کے بجائے سردیوں میں روزہ رکھے کیونکہ سردیوں کے دن بھی چھوٹے ہوتے ہیں اور موسم بھی ٹھنڈا ہوتا ہے، اس میں ضروری نہیں کہ وہ مسلسل روزے رکھے کہ بعض مریض اس کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ چھوڑ چھوڑ کر بھی رکھ سکتا ہے اور جتنے روزے قضا ہوئے ان کی تعداد پوری کرے۔ اور اگر وہ سردیوں میں بھی روزہ نہیں رکھ سکتے اور عمر یا مرض کی نوعیت ایسی ہو کہ ظن غالب ہے کہ آئندہ صحت یاب ہو کر روزہ رکھنے کی ہمت نہیں ملے گی تو اس کیفیت پر پہنچے شخص کو شیخِ فانی کہتے ہیں۔ اور شیخِ فانی کے لئے حکم یہ ہے کہ ایک روزے کے بدلے میں فدیہ دے یعنی دووقت ایک مسکین کو پیٹ بھر کے کھانا کھلائے یا ایک صدقہ فطر کی مقدار کسی مسکین کو دے۔ صدقہ فطر کی مقدار دو کلو سے 80 گرام کم گندم (یعنی ایک کلو 920 گرام) یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے۔ لیکن یاد رکھیے کہ اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ اب روزہ رکھ سکتا ہے تو یہ فدیہ یا صدقہ نفل ہو جائیں گے اور اس کے لئے ان روزوں کی قضا کرنی ہو گی۔

(ماخوذ از درمختار، 3/463، ردالمحتار، 3/471، بہارِ شریعت، 2/1006)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

روزہ ٹوٹنے کی دو صورتوں کی عِلّت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ فیضانِ رمضان میں یہ مسئلہ ہے کہ سحری کا نوالہ منہ میں تھا کہ

صبح طلوع ہوگئی یا بھول کر کھا رہا تھا، نوالہ منہ میں تھا کہ یاد آگیا اور نگل لیا تو دونوں صورتوں میں کفارہ واجب، مگر جب منہ سے نکال کر پھر کھایا ہو تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ اس مسئلہ کے حوالہ سے یہ ارشاد فرمایئے کہ منہ سے نکالے بغیر نگل لیا تو کفارہ واجب ہے اور منہ سے نکال کر پھر کھایا تو صرف قضا ہے کفارہ نہیں، حکم میں فرق کیوں ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پہلی صورت میں کفارہ اس لئے واجب ہے کہ جب تک لقمہ منہ میں ہے تو اسے لذت کے طور پر کھایا جاتا ہے، اور دوسری صورت میں فقط قضا ہے کفارہ نہیں، اس لئے کہ لقمہ منہ سے نکالنے کے بعد بطورِ لذت نہیں کھایا جاتا بلکہ طبیعت اس کے کھانے سے پرہیز کرتی ہے۔

(ماخوذ از منحۃ السلوک، 1/263، بدائع الصنائع، 2/645)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حالتِ روزہ میں تھوک نگلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ان مسائل کے بارے میں کہ بات کرتے وقت اگر ہونٹ پر تھوک آگیا اور وہ نگل لیا گیا تو کیا روزہ ٹوٹ گیا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بات کرتے وقت یا اس کے علاوہ ہونٹ تھوک سے تر ہوگئے تو اس تھوک کو نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ البتہ ایسے تھوک کو نگلنے میں احتیاط کی جائے۔

(ماخوذ از فتاویٰ عالمگیری، 1/303، بہارِ شریعت، 1/983)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روزہ دار کا قے آنے کے بعد کھانا پینا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کو روزے کی حالت میں خود بخود منہ بھر قے آئی، اس کا خیال تھا کہ قے آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، لہٰذا اس نے قے کے بعد جان بوجھ کر پانی پی لیا۔ مذکورہ صورت میں روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ کتنی ہی قے آئے۔ اگر ایسی قے آنے کے بعد کسی نے یہ جان کر کہ اس طرح تو روزہ ٹوٹ گیا کچھ کھا پی لیا تو اب روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اس صورت میں اسے روزے کی صرف قضا رکھنی پڑے گی کفارہ نہیں ہوگا۔ (ماخوذ از در مختار، 3/431، بہارِ شریعت، 1/989)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حالتِ روزہ میں کھٹی ڈکار آنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی کو سحری کا وقت ختم ہونے کے چند منٹ بعد کھٹی ڈکار آئے، جس کی وجہ سے حلق میں پانی محسوس ہو اور وہ حلق سے واپس چلا جائے تو کیا ایسی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کھٹی ڈکار آنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا اگرچہ ڈکار آنے سے پانی حلق تک آجائے اور واپس بھی لوٹ جائے جیسا کہ روزے کی حالت میں منہ بھر سے کم قے آنے اور واپس چلی جانے کی صورت میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔

(ماخوذ از رد المحتار، 3/450، فتاویٰ رضویہ، 10/486، بہارِ شریعت، 1/988)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں "خوابوں کی دنیا" کے نام سے نئے سلسلے کا آغاز کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں قارئین کی جانب سے موصول ہونے والے خوابوں میں سے منتخب خوابوں کی تعبیر بھی بتائی جائے گی۔ خواب کی تفصیلات بذریعہ ڈاک ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے ایڈریس پر بھیجئے یا اس نمبر پر واٹس ایپ کیجئے۔
+923012619734

دارالافتاء اہلسنت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروف عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا بے ہوش ہونے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کی نیت سے سحری کی، تقریباً 3 گھنٹے 7 تا 10 طبیعت کی خرابی کی وجہ سے اچانک خود بخود بے ہوش ہو گیا، 3 گھنٹے کے بعد ہوش میں آگیا۔ پوچھنا یہ ہے کہ آیا اس بے ہوشی کی وجہ سے روزے پر کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟ شرعی راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں بے ہوش ہونے کے بعد ہوش میں لانے کیلئے ناک یا منہ میں کوئی ایسی چیز نہیں ڈالی گئی جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہو، مثلاً دوائی، پانی وغیرہ نہیں پلایا گیا، تو صرف بے ہوشی کی وجہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ خالی بے ہوش ہونا، ایسا سبب نہیں ہے جس سے روزہ فاسد ہو جائے۔

(المبسوط للسرخسی، 3/70، بہار شریعت، 1/967)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

2 بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ "مکتبۃ المدینہ" کی شائع کردہ کتاب "فیضانِ رمضان" صفحہ: 175 پر پوائنٹ نمبر 11 میں ہے: "بلا عذر تراویح بیٹھ کر پڑھنا مکروہ ہے۔۔۔ الخ" اس پر میرا سوال یہ ہے کہ یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تحریمی ہے یا مکروہِ تنزیہی؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فقہائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تراویح کی نماز بغیر کسی عذر کے بیٹھ کر پڑھنا خلافِ مستحب ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تنزیہی و خلافِ مستحب ہے۔

البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ صحیح قول کے مطابق اگرچہ بغیر کسی عذر کے تراویح کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے بھی ادا ہو جائے گی لیکن اس صورت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں آدھا ثواب ملے گا، لہٰذا اگر کوئی عذر نہ ہو تو پوری کوشش یہی ہونی چاہئے کہ تراویح کی نماز کھڑے ہو کر ہی ادا ہو تاکہ پورا ثواب حاصل ہو۔

(ردالمحتار مع درالمختار، 2/603، بہارِ شریعت، 1/693 ملخصاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

3 زکوٰۃ کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ 1 بعض لوگ اس نیت سے مرغیاں خریدتے ہیں، کہ ان کو پال کر بڑا کر کے بیچ دیں گے۔

2 بعض لوگ اس نیت سے مرغیاں خریدتے ہیں کہ ان کی پرورش کرکے ان سے انڈے حاصل کریں گے اور ان کے انڈے بیچیں گے، مرغیاں بیچنا مقصود نہیں ہوتا۔

ان دونوں صورتوں میں مرغیاں خریدنے والے شخص کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 پوچھی گئی پہلی صورت میں یہ مرغیاں مالِ زکوٰۃ میں شامل ہوں گی، لہٰذا اگر یہ تنہا نصاب کو پہنچ جاتی ہیں، یا دیگر اموالِ زکوٰۃ (سونا، چاندی، مالِ تجارت، پرائز بانڈز اور کسی بھی ملک کی کرنسی) کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جاتی ہیں، اور دیگر شرائط بھی پائی جائیں، تو اب ان پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ نصاب سے مراد ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے مساوی کوئی مال مثلاً رقم وغیرہ ہے۔ (الدر المختار متن رد المحتار، 3/234، بہار شریعت، 1/892)

2 اس صورتِ حال کے مطابق مرغیوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی اور ان سے حاصل ہونے والے انڈوں پر بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہوگی کیونکہ یہ مالِ تجارت نہیں ہے۔ مرغیوں کو بیچنا مقصود نہیں ہے، اس لئے وہ مالِ تجارت نہیں ہے اور انڈوں کو خریدا ہی نہیں، اس لئے وہ بھی مالِ تجارت نہیں بنے گا، کیونکہ مالِ تجارت کے لئے کسی چیز کو خریدنا ضروری ہے۔ البتہ ان انڈے یا مرغیوں کو بیچنے کی صورت میں جو رقم حاصل ہوگی، وہ ضرور مالِ زکوٰۃ میں شامل ہوگی۔

(العنایہ حاشیہ فتح القدیر، 2/178، ملتقط از بہار شریعت، 1/883)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

4 پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا اور اس رات عبادت کرنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا پندرہ شعبان کا روزہ رکھنا اور رات کو عبادت کرنا حدیث سے ثابت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! حدیثِ پاک میں شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو عبادت کرنے اور پندرہ شعبان المعظم کا روزہ رکھنے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

چنانچہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہُ الکریم سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب شعبان کی پندرھویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو کہ رب تعالیٰ غروبِ آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور کہتا ہے، ہے کوئی مغفرت کا طلب کرنے والا کہ اسے بخش دوں! ہے کوئی روزی طلب کرنے والا کہ اسے روزی دوں! ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے عافیت بخشوں! ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا! اور یہ طلوعِ فجر تک فرماتا ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، 2/160، حدیث: 1388)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اپریل فول (April fool)

بعض نادان لوگ یکم (1st) اپریل کو اللہ پاک اور اس کے پیارے آخری نبی محمد عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نافرمانی کرتے ہوئے اپنے رشتے داروں اور دوستوں کو جھوٹ بول کر، مذاق کرکے، دھوکا دے کر اپریل فول مناتے ہیں جس سے وہ پریشان اور تشویش میں مبتلا ہو جاتے ہیں بلکہ بسا اوقات یہ جان لیوا بھی ثابت ہوتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ جھوٹ بولنا اور کسی کے ساتھ ایسا مذاق کرنا جس سے اس کی دل آزاری ہو حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (پ3، آل عمرٰن: 61) اور مسلمان مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔ (پ26، الحجرات: 11) نیز احادیثِ مبارکہ میں بھی جھوٹ اور مذاق کی مذمت بیان فرمائی گئی ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: بندہ اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا اور جھگڑنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔ (مسند احمد، 3/290، حدیث: 8774)

اللہ کریم ہمیں ہمیشہ سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النّبیِّ الاٰمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

(اپریل فول کے بارے میں مزید جاننے کیلئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ، مارچ 2017ء کے صفحہ 16 پر موجود مضمون "اپریل فول" پڑھئے)







روزہ اور گیارہ غلط فہمیاں

روزہ کے بارے میں لوگوں میں پائی جانے والی گیارہ غلط باتیں جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مَدَنی*

پہلی غلط فہمی

اُلٹی آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دُرست مسئلہ

اَزْخود کتنی ہی اُلٹی یا قے آئے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ خود قصداً (یعنی جان بوجھ کر) مثلاً انگلی وغیرہ منہ میں ڈال کر قے کی اور وہ منہ بھر ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دوسری غلط فہمی

حالتِ روزہ میں اِحتلام ہو جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دُرست مسئلہ

حالتِ روزہ میں اِحتلام سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

تیسری غلط فہمی

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ تھوک یا بلغم نگل جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا یا مکروہ ہوگا اسی بنا پر وہ بار بار تھوکتے رہتے ہیں۔

دُرست مسئلہ

تھوک اور بلغم جب تک منہ میں ہے ان کو نگلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا ہاں منہ سے باہر مثلاً ہتھیلی پر تھوک کر پھر منہ میں دوبارہ ڈالا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور ایسا عام طور پر کوئی نہیں کرتا۔

چوتھی غلط فہمی

کچھ لوگ روزہ میں تیل، خوشبو لگانے اور مُوئے زیر ناف صاف کرنے کو درست نہیں سمجھ رہے ہوتے۔

دُرست مسئلہ

یہ کام روزہ کی حالت میں جائز ہیں۔ سُرمہ لگانے سے بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، البتہ کاجل کا حکم سُرمہ والا نہیں کاجل سے پرہیز کیا جائے۔

پانچویں غلط فہمی

رمضان میں سَحَری میں آنکھ نہ کھلے اور سَحَری کھانا چھوٹ جائے تو روزہ نہیں ہوتا۔

دُرست مسئلہ

سَحَری روزہ کے لئے شرط نہیں۔ رات میں نیّت کر لی جائے یا پھر زَوال کا وقت شروع ہونے سے پہلے پہلے نیّت کر لی تب بھی ٹھیک ہے لیکن سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد نیت کی جائے تو تین چیزیں خاص مدِ نظر رکھی جائیں، اوّل یہ کہ روزہ بند ہونے کے بعد سے نیت کرنے تک قصداً کوئی مُنافِی روزہ کام مثلاً کھانا پینا وغیرہ نہ کیا ہو، دوسرا یہ کہ یہ نیت کرے کہ میں روزہ بند ہونے کے وقت سے روزے سے ہوں۔ تیسرا یہ کہ زوال کا وقت شروع ہونے کے بعد نیت نہیں ہو سکتی۔

چھٹی غلط فہمی

رات میں غسل فرض ہو جائے تو اب روزہ شروع ہونے کے بعد کلی یا ناک میں پانی افطار کے وقت ہی ڈالیں گے۔

دُرست مسئلہ

روزہ شروع ہونے سے پہلے غسل فرض ہو یا روزہ میں احتلام ہو جائے تو غروب کا انتظار نہیں کریں گے۔ روزہ کی حالت میں نہانا ہو تب بھی غسل کے تمام فرائض ادا کئے جائیں گے۔ غسل میں کلی کرنا اور ناک میں نرم حصہ تک پانی پہنچانا فرض ہے اس کے بغیر نہ غسل اُترے گا نہ نمازیں ہوں گی، یاد رہے کہ روزہ ہو تو غرغرہ نہیں کریں گے اور عام دنوں میں بھی غرغرہ غسل کا فرض یا کلی کا حصہ نہیں، جُداگانہ سنّت ہے وہ بھی اس وقت جب روزہ نہ ہو، البتہ روزہ کی حالت میں ناک میں پانی سانس کے ذریعے اوپر کھینچنے کی اجازت نہیں۔

ساتویں غلط فہمی

حالتِ روزہ میں مِسواک نہیں کی جاسکتی۔

دُرست مسئلہ

مِسواک کی جاسکتی ہے البتہ یہ احتیاط رکھی جائے کہ ریشے حَلْق میں نہ جائیں۔

آٹھویں غلط فہمی

جب تک اذان ہوتی رہے سَحَری میں کھانا پینا جاری رکھا جا سکتا ہے۔

دُرست مسئلہ

جب سَحَری کا وقت ختم ہو جاتا ہے تو اذانِ فجر اور نمازِ فجر کا وقت شروع ہوتا ہے لہٰذا جو سَحَری بند ہونے کے باوجود اذان ختم ہونے کا اِنتِظار کرتے ہوئے کھاتا پیتا رہا اس نے اپنا روزہ برباد کیا اس کا روزہ ہوا ہی نہیں۔

نویں غلط فہمی

چوٹ وغیرہ لگنے پر خون نکل آنے یا خون ٹیسٹ کروانے سے روزہ پر کوئی اثر پڑتا ہے۔

دُرست مسئلہ

جسم سے کوئی چیز باہر آنے پر روزہ نہیں ٹوٹتا لہٰذا ٹیسٹ کے لئے خون نکلنے یا زخمی ہونے پر خون بہنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ روزہ کسی چیز کے براہِ راست ذریعے سے معدے یا دِماغ تک پہنچنے پر ٹوٹتا ہے البتہ چند صورتیں مُستَثنیٰ ہیں جیسا کہ روزہ یاد ہوتے ہوئے جان بوجھ کر منہ بھر قے کرنا۔

دسویں غلط فہمی

روزہ میں انجکشن لگانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔

دُرست مسئلہ

اگر یہ سوچ اُن عُلَما کی پیروی کی وجہ سے ہے جن کا مؤقف یہی ہے تو ٹھیک ہے، البتہ جو قوی اور مضبوط دلائل ہیں ان کی رُو سے انجکشن لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، شدید ضرورت ہو تو ڈرپ بھی لگائی جاسکتی ہے۔

گیارہویں غلط فہمی

روزہ میں عِطر یا خوشبو سونگھنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

دُرست مسئلہ

مائع خوشبو یعنی لِیکوِڈ حالت میں یا ٹھوس خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ اگر کسی نے اگر بتّی کا دُھواں مثلاً منہ یا ناک کے ذریعے اندر کھینچا جو کہ لامحالہ حَلْق میں جائے گا اور یونہی کسی بھی خوشبو دار یا غیر خوشبو دار دھوئیں کی دھونی اس طرح لی کہ مثلاً اس کے دھوئیں کو ناک یا منہ سے حَلْق میں داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

ابو الحسن مفتی فضیل رضا العطاری

دارالافتاء اہلسنت کے فتاوی

دودھ پلانے والی ماؤں کیلئے رمضان کے روزے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ دودھ پلانے والی ماؤں کے لئے رمضان کے روزے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دودھ پلانے والی ماں کے بارے میں یہ حکم ہے کہ دودھ پلانے سے اگر اسے یا اس کے بچے کی جان کو نقصان پہنچنے کا صحیح اندیشہ ہو تو اسے اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ پھر رمضان گزر جانے کے بعد ان چھوڑے گئے روزوں کی قضا کرے۔ بہارِ شریعت میں ہے: ”حمل والی اور دودھ پلانے والی کو اگر اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔“ (بہارِ شریعت، 1/1003، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم

عورت کا غسل کیلئے مسجدِ بیت سے نکلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت دورانِ اعتکاف شدید گرمی کے سبب جائے اعتکاف کے علاوہ باتھ روم میں غسل کر سکتی ہے؟

سائلہ: بنتِ لیاقت (باب المدینہ کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مَرد اصلِ مسجد (یعنی وہ جگہ جو نماز پڑھنے کے لئے خاص کر کے وقف ہوتی ہے) سے متصل وقف جگہ جو ضرویات و مصالحِ مسجد کے لئے وقف ہوتی ہے جسے فِنائے مسجد کہا جاتا ہے اس میں بنے ہوئے غسل خانہ میں دورانِ اعتکاف بغیر ضرورت کے بھی غسل کر سکتا ہے فِنائے مسجد میں جانے سے اس کا اعتکاف نہیں ٹوٹتا جبکہ عورت گھر میں متعیّن کردہ جگہ میں اعتکاف کرتی ہے، جو ”مسجدِ بیت“ کہلاتی ہے اور مسجدِ بیت میں فِنا کا کوئی تصور نہیں ہوتا اس لئے عورت مسجدِ بیت سے باہر بلا ضرورت نہیں نکل سکتی، صورتِ مسئولہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں عورت اگر فرض غسل کے علاوہ کسی غسل مثلاً گرمی کی وجہ سے ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے نکلے گی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم

مخصوص ایام میں روزہ رکھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن اس مسئلے کے بارے میں کہ رمضان میں اگر عورت کو دورانِ روزہ حیض آجائے تو اس کے لئے روزے کا کیا حکم ہے اسے پورا کرے یا توڑ دے اور ایسی صورت میں وہ کھا پی سکتی ہے یا نہیں؟ سائل: محمد ذیشان عطاری (میر پور خاص)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو اگر روزے کی حالت میں حیض آگیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور رمضان کے بعد اس روزے کی قضا کرنا ہوگی اور اس کے لئے بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہنا واجب نہیں ہے اور وہ کھا پی سکتی ہے، اسے اختیار ہے کہ چُھپ کر کھائے یا کھلے عام، مگر بہتر یہ ہے کہ چُھپ کر کھائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلِہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

مخصوص ایام میں نکاح اور کلمہ پڑھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ (1) کیا حیض کی حالت میں نکاح ہو جاتا ہے؟ (2) ہمارے ہاں دُلہن کو بھی کلمے پڑھائے جاتے ہیں، تو کیا عورت اس حالت میں کلمے پڑھ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) نکاح دو گواہوں (یعنی دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں) کی موجودگی میں مرد و عورت کے نکاح کیلئے ایجاب و قبول کرنے کا نام ہے، اس میں عورت کا نسوانی عوارض سے پاک ہونا شرط نہیں، لہٰذا (دیگر شرائط کی موجودگی میں) حالتِ حیض میں بھی نکاح منعقد ہو جائے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ حالتِ حیض میں عورت سے جماع کرنا حرام ہے، بلکہ اس حالت میں عورت کی ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں تک کے حصۂ بدن کو بلا حائل چھونا اور اس کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا بھی جائز نہیں، ہاں اس حصے سے اوپر اور نیچے کے بدن سے مطلقاً ہر قسم کا انتفاع جائز ہے، لہٰذا اگر ایام مخصوصہ میں نکاح و رخصتی ہو تو مذکورہ حکم کا بطورِ خاص خیال رکھا جائے۔

(2) عورت کو حالتِ حیض میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے، اس کے علاوہ ذکر و اذکار، کلمے اور درود شریف وغیرہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ وہ آیات بھی جو ذکر و ثناء اور مناجات و دعا پر مشتمل ہوں انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر ذکر و دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے، کلموں میں سے بعض اگرچہ قرآنی کلمات پر مشتمل ہیں، لیکن یہ بغیر نیتِ تلاوت بطورِ ذکر ہی پڑھے جاتے ہیں، لہٰذا عورت مخصوص ایام میں کلمے پڑھ سکتی ہے، البتّہ بہتر ہے کہ انہیں وضو یا کلی کر کے پڑھا جائے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مخصوص ایام اور روزے کا ایک مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمیں یہ مسئلہ تو معلوم ہے کہ اگر عورت کو روزے کی حالت میں حیض آجائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اب وہ کھا، پی سکتی ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ چھپ کر کھائے اور ایسی عورت پر روزے داروں کی طرح بھوکا پیاسا رہنا ضروری نہیں۔ آپ سے معلوم یہ کرنا تھا کہ وہ عورت جو رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصّہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا ضروری ہے یا نہیں؟ اس بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو عورت رمضان کے کسی دن میں طلوعِ فجر کے بعد پاک ہو جائے تو اس دن کا بقیہ حصّہ اس کو روزے داروں کی طرح گزارنا واجب ہے کیونکہ قوانینِ شریعت کی رُو سے ہر وہ شخص جس کے لیے دن کے اوّل وقت میں رمضان کا روزہ رکھنے میں عذر ہو اور پھر وہ عذر دن میں کسی وقت زائل ہو جائے اور اب اس کی حالت ایسی ہو کہ اوّل وقت میں ہوتی تو اس پر روزہ رکھنا فرض ہوتا تو ایسے شخص پر روزے داروں کی طرح رہنا واجب ہوتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم



اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

کیا حاملہ عورت پر روزہ رکھنا فرض ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کا کہنا ہے کہ حاملہ عورت پر روزہ رکھنا ضروری نہیں، اس سے روزہ معاف ہے، کیا یہی حکمِ شرع ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس شخص کا مطلق اس طرح کہنا درست نہیں، صحیح مسئلہ یہ ہے کہ حاملہ کے لیے اس وقت روزہ چھوڑنا جائز ہے جب اپنی یا بچے کی جان کے ضیاع کا صحیح اندیشہ ہو، اس صورت میں بھی اس کے لیے فقط اتنا جائز ہو گا کہ فی الوقت روزہ نہ رکھے بعد میں اس کی قضا کرنا ہو گی۔

تنبیہ: بلا علم مسائلِ شرعیہ بیان کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرنا چاہیے اور جن کو یہ غلط مسئلہ بیان کیا ہے ان کے سامنے اپنی غلطی کو بیان کرے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُجِیْب	مُصَدِّق
ابوالحسن جمیل احمد غوری عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

خلع میں حق مہر سے زائد مال لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ زید کی بیوی ہندہ بلا اجازتِ شرعی زید سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے زید چاہتا ہے کہ ہندہ کو خلع دینے کے بدلے شادی میں کئے گئے خرچ کو ہندہ سے لے، زید کا یہ لینا درست ہے یا نہیں؟ جبکہ یہ خرچ اس کو دیئے ہوئے حق مہر سے زائد ہے اور زید کی طرف سے ہندہ پر زیادتی نہیں ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی اصطلاح میں خلع یہ ہے کہ شوہر اپنی مرضی سے مہر یا دیگر مال کے عوض عورت کو نکاح سے جدا کر دے، اس میں عورت کا قبول کرنا بھی شرط ہے، اگر شوہر کی طرف سے زیادتی ہو تو خلع پر مطلقاً عوض لینا مکروہ ہے اور اگر عورت کی طرف سے ہو تو جتنا مہر میں دیا ہے اُس سے زیادہ لینا مکروہ پھر بھی اگر زیادہ لے لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

لہٰذا اگر سائل اپنے قول میں سچا ہے تو زید نے جتنا حق مہر میں مال دیا ہے اتنا مال لے سکتا ہے اس سے زائد لینا مکروہ ہے البتہ اگر زائد لے گا تو قضاءً جائز ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ بلاوجہِ شرعی عورت کا شوہر سے خلع کا مطالبہ کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

کتبـــــــ



اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عورت کا مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ رمضان المبارک کی برکات پانے کے لئے عورت اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے؟

سائل: نعمان عطاری (لطیف آباد نمبر 10)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

رمضان المبارک میں اور اس ماہِ مبارک کے علاوہ بھی عورت اپنی مسجدِ بیت میں نفلی اعتکاف کر سکتی ہے۔ چنانچہ طحطاوی علی المراقی میں ہے: "وللمراۃ الاعتکاف فی مسجد بیتھا ولا تخرج منہ اذا اعتکفت فلوخرجت لغیر عذر یفسد واجبہ وینتھی نفلہ" عورت کے لئے اپنی مسجدِ بیت میں اعتکاف ہے۔ جب وہ اعتکاف کر لے تو اس سے نہیں نکلے گی اگر بلا عذر نکلی تو اس کا واجب اعتکاف فاسد ہو جائے گا اور نفلی اعتکاف منتہی ہو جائے گا۔ (طحطاوی علی المراقی، ص699)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجیب	مصدق
محمد نوید رضا عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

رمضان میں عورت کے مخصوص ایام کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ 02 رمضان کو عورت کو عادت کے مطابق حیض آیا اور عادت کے مطابق 07 رمضان کو ختم بھی ہو گیا پھر دوبارہ 14 رمضان کو خون آ گیا تو کیا یہ حیض شمار ہو گا؟ اور اس سے روزہ ٹوٹ گیا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

دو حیضوں کے درمیان کم از کم پندرہ دن فاصلہ ضروری ہوتا ہے، پندرہ دن سے پہلے آنے والا خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ یعنی بیماری کا خون ہوتا ہے، لہٰذا چودہ رمضان کو جو خون آیا وہ حیض نہیں، بلکہ استحاضہ ہے اور استحاضہ چونکہ نماز و روزہ کے منافی نہیں ہوتا، لہٰذا عورت کا روزہ بھی نہ ٹوٹا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجیب	مصدق
محمد سرفراز اختر عطاری	مفتی فضیل رضا عطاری

عدت والی عورت کا حمل ساقط ہو گیا تو وہ کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میرے ماموں کا انتقال ہو گیا ہے، انتقال کے وقت ان کی بیوی حاملہ تھی۔ انتقال کے بیس دن بعد حمل ساقط ہو گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ عدت مکمل ہو گئی ہے یا چار ماہ دس دن مکمل کرنے ہوں گے؟

نوٹ: ساقط ہونے والے حمل کے اعضاء بن چکے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حاملہ عورت کی عدت وضع حمل یعنی بچہ پیدا ہونے تک ہوتی ہے اور حمل ساقط ہونے کی صورت میں، پورے یا بعض اعضاء بن چکے ہوں تو یہ بھی وضع حمل شمار ہوتا ہے اور عدت مکمل ہو جانے کا حکم دیا جاتا ہے، لہٰذا صورتِ مستفسرہ میں واقعی اگر حمل کے اعضاء بن چکے تھے تو حمل ساقط ہوتے ہی عدت مکمل ہو گئی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری



اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

کیا عورت گھر کی چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت چھت پر نماز پڑھ سکتی ہے جیسے نیچے گرمی ہے یا لائٹ گئی ہوئی ہو تو چھت پر نماز پڑھ لی جائے۔ اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا چھت پر نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ بے پردگی نہ ہو۔ مثلاً چھت پر اگر اتنی اونچی باؤنڈری وال ہے کہ کھڑے ہو کر دیکھیں تو دوسروں کے گھروں پر نظر نہیں پڑتی اور دوسروں کی نظر بھی اس عورت پر نہیں پڑے گی تب تو کوئی گناہ نہیں لیکن عورت کا بند کمرے میں نماز پڑھنا افضل ہے۔

ابو داؤد شریف کی حدیث میں ہے: "عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم قال: صلاۃ المراۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا" یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں پڑھنا دالان سے بہتر ہے۔ (سنن ابی داؤد، 1/96، حدیث:570)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے لئے روزے کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن سحری کے وقت عادت کے مطابق 7 دن میں پاک ہوئی، لیکن اتنا وقت نہیں ہے کہ وہ غسل کر سکے، تو کیا اس پر روزہ رکھنا لازم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو اسلامی بہن صبح صادق سے پہلے دس دن سے کم میں حیض سے پاک ہوئی اور اتنا وقت بھی نہیں کہ صبح صادق ہونے سے پہلے غسل کر کے، کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکتی ہو، تو اس دن کا روزہ رکھنا اس اسلامی بہن پر فرض نہ ہوا۔ البتہ روزہ داروں کی طرح رہنا اس پر واجب ہے، مثلاً کھانے پینے سے باز رہے۔

(بہار شریعت، 1/382، فتاویٰ خلیلیہ، 1/505)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حیض کی حالت میں اذان کا جواب دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں عُلمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا حیض کی حالت میں عورت اذان کا جواب دے سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حیض و نفاس والی عورت کے متعلقہ احکام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ایسی عورت کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔" (بہارِ شریعت، 2/379)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

مفتی محمد شفیق عطاری مدنی

نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا مَحْرُوْمٌ

ترجمہ: تمہارے پاس ایک مہینا آیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اِس رات سے محروم رہ گیا، گویا وہ تمام کی تمام خیر (بھلائی) سے محروم رہ گیا، اور اس کی خیر سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقۃً محروم ہے۔ (ابن ماجہ، 2/298، حدیث:1644)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیثِ مبارک میں جہاں عظمتوں والے مہینے رمضان شریف کی آمد کا ذکر فرمایا ہے وہیں اس مہینے کی بابرکت رات لیلۃُ القدر کی اہمیت کا بھی بیان ہے اور شبِ قدر کی خیر سے حصہ نہ پانے والے شخص کو محروم فرمایا گیا ہے۔

شب قدر کی خیر اور اس سے محروم رہنے سے مراد

حضرت علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "شب قدر کی "خیر" یہ ہے کہ عبادت کی توفیق مل جانا اور اس رات کے کچھ ہی حصے میں قیام کی سعادت پالینا اور اس کی بھلائیوں سے محروم ہونا اس کے لئے ہے جس کے لئے سعادت میں حصّہ نہ ہو اور نہ ہی اسے عبادت کا ذوق نصیب ہو۔"

(مرقاۃ المفاتیح، 4/453، تحت الحدیث:1964)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃُ اللہِ الغنی لکھتے ہیں: جس نے یہ رات گناہوں میں گزاری یا اس رات بھی بلا عذر عشا اور فجر جماعت سے نہ پڑھی اس لئے اس کی "خیر و برکت" سے محروم رہا وہ بقیہ دنوں میں بھی "بھلائی" نہیں کمائے گا۔ شبِ قدر میں عبادتوں کی تین قسمیں ہیں: جن میں سے آخری قسم ہے "عشا و فجر" کا جماعت سے ادا کرنا، جس نے یہ بھی نہ کیا واقعی وہ بڑا محروم ہے۔ مزید لکھتے ہیں: اس رات کی عبادت میں مشقت نہایت ہی کم ہے اور ثواب بہت ہی زیادہ، جو اتنی سی محنت بھی نہ کر سکے وہ پورا ہی محروم و بد نصیب ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، 3/138،139)

شب قدر کون سی رات ہے؟ احادیث مبارکہ میں اس شب کو رمضان المبارک کے بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنے کی ترغیب ہے اور اس رات کے بارے میں اگرچہ اکابرین علما، فقہا کے اقوال مختلف ہیں مگر اکثریت اور جمہور کی رائے یہی ہے کہ لَیْلَۃُ الْقَدْر رمضان شریف کی ستائیسویں شب ہے لہٰذا اسے کسی طرح بھی غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: جمہور علما ستائیسویں شب کو لَیْلَۃُ الْقَدْر کہتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ عدد طاق ہے اور طاق اعداد میں سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں، اور سات آسمان بنائے، سات اَعْضاء پر سجدہ مشروع (یعنی اس کا حکم) فرمایا، طواف کے سات پھیرے مُقرّر کئے، ہفتے کے سات دن بنائے اور جب یہ ثابت ہو گیا کہ سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے تو پھر یہ رات رمضان کے آخری عشرے کی ساتویں رات ہونی چاہئے۔

(فتح الباری، 5/227، تحت الحدیث:2017 ملخصاً)

لیلۃُ القدر میں بھی مغفرت سے محروم رہنے والے افراد

(1) شراب کے عادی (2) والدین کے نافرمان (3) قطع رحمی یعنی رشتے داروں سے تعلق توڑنے والے (4) آپس میں بغض و کینہ رکھنے والے اور آپس میں قطع تعلق کرنے والے۔ (شعب الایمان، 3/336، حدیث:3695 ملتقطاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شبِ قدر عبادت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



شبِ قدر

عاطف حسین عطاری مدنی*

شبِ قدر کی فضیلت حضرتِ سیدنا مالک بن اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ساری مخلوق کی عمریں دکھائی گئیں، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی اُمت کی عمر سب سے چھوٹی پائیں تو غمگین ہوئے کہ میرے اُمتی اپنی کم عمری کی وجہ سے پہلے کی اُمتوں کے جتنے نیک اعمال نہیں کر سکیں گے چنانچہ اللہ پاک نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو شبِ قدر عطا فرمائی جو دیگر اُمّتوں کے ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (تفسیر کبیر، 11/231، تحت الآیۃ:3)

شبِ قدر میں عبادت کرنے کی فضیلت رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص شبِ قدر میں ایمان و اخلاص کے ساتھ عبادت کرے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بخاری، 1/626، حدیث:1901)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اِس حدیثِ پاک کی وضاحت میں لکھتے ہیں: رمضان میں روزوں کی برکت سے گناہِ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور تراویح کی برکت سے گناہِ کبیرہ ہلکے پڑ جاتے ہیں اور شبِ قدر کی عبادت کی برکت سے درجے بڑھ جاتے ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 3/134)

علامہ عبد الرءوف مُناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس حدیث کی وضاحت میں نقل کرتے ہیں کہ رمضان کے روزوں اور قیام کے ذریعے ہونے والی مغفرت تو ماہِ رمضان کے آخر میں ہوتی ہے جبکہ شبِ قدر میں قیام کے سبب ہونے والی بخشش کو مہینے کے اِختتام تک مؤخر نہیں کیا جاتا۔

(فیض القدیر، 6/248 تحت الحدیث:8902 ماخوذاً)

شبِ قدر کب ہوتی ہے؟ میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اللہ کریم نے اپنی مَشِیَّت (مرضی) کے تحت شبِ قدر کو پوشیدہ رکھا ہے۔ لہٰذا ہمیں یقین کے ساتھ نہیں معلوم کہ شبِ قدر کون سی رات ہوتی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "شبِ قدر کو رَمَضانُ الْمُبارَک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔" (بخاری، 1/661، حدیث: 2017) "فیضانِ رمضان" صفحہ 199 پر ہے: اگرچہ بُزُرگانِ دین اور مُفَسِّرین و مُحَدِّثین رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ اجمعین کا شبِ قدر کے تعیُّن میں اِختلاف ہے، تاہم بھاری اکثریّت کی رائے یہی ہے کہ ہر سال ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی ستائیسویں شب ہی شبِ قدر ہے۔ سیِّدُ الْقُرّاء حضرتِ سَیِّدُنا اُبَیّ بْنِ کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ستائیسویں شبِ رَمَضان ہی "شبِ قدر" ہے۔ (مسلم، ص383، حدیث:762)

شبِ قدر کے نوافل فقیہ ابو اللّیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: شبِ قدر کی کم سے کم دو، زیادہ سے زیادہ ہزار اور درمیانی تعداد 100 رکعتیں ہیں جن میں قراءت کی درمیانی مقدار یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ سورۂ قدر پھر تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اور ہر دو رکعت پر سلام پھیر کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دورِ پاک پڑھے۔ (روح البیان، 10/483)

شبِ قدر کی دعا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ

اے اللہ! بے شک تو معاف فرمانے والا، کرم کرنے والا ہے، تو معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے تو میرے گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔

(ترمذی، 5/306، حدیث:3524)

اللہ پاک ہمیں شبِ قدر کی برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ابو یاسر محمد طاہر عطاری مدنی

غزوۂ بدر



2 ہجری، 17 رمضان المبارک جمعہ کا بابرکت دن تھا جب غزوۂ بدر رونما ہوا، قرآنِ مجید میں اسے "یوم الفرقان" فرمایا گیا۔ (در منثور، 4/72، پ10، الانفال تحت الآیۃ:41) اس جنگ میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی جن کے پاس صرف 2 گھوڑے، 70 اونٹ، 6 زرہیں (لوہے کا جنگی لباس) اور 8 تلواریں تھیں جبکہ ان کے مقابلے میں لشکرِ کفار 1000 افراد پر مشتمل تھا جن کے پاس 100 گھوڑے، 700 اونٹ اور کثیر آلاتِ حرب تھے۔ (زرقانی علی المواہب، 2/260، معجم کبیر، 11/133، حدیث:11377، مدارج النبوۃ، 2/81)

جنگ سے قبل رات حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے چند جانثاروں کے ساتھ بدر کے میدان کو ملاحظہ فرمایا اور زمین پر جگہ جگہ ہاتھ رکھ کر فرماتے: یہ فلاں کافر کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور کل یہاں فلاں کافر کی لاش پڑی ہوئی ملے گی۔ چنانچہ راوی فرماتے ہیں: ویسا ہی ہوا جیسا فرمایا تھا اور ان میں سے کسی نے اس لکیر سے بال برابر بھی تجاوز نہ کیا۔ (مسلم، ص759، حدیث: 4621) سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی، کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے ایک دن پہلے ہی یہ بتادیا کہ کون کب اور کس جگہ مرے گا۔

اس رات اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں پر اونگھ طاری کردی جس سے ان کی تھکاوٹ جاتی رہی اور اگلی صبح بارش بھی نازل فرمائی جس سے مسلمانوں کی طرف ریت جم گئی اور پانی کی کمی دور ہوگئی۔

(الزرقانی علی المواہب، 2/271) آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے تمام رات اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے حضور عجز و نیاز میں گزاری (دلائل النبوۃ للبیہقی، 3/49) اور صبح مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لیے بیدار فرمایا، نماز کے بعد ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس سے مسلمان شوقِ شہادت سے سرشار ہوگئے۔ (سیرت حلبیہ، 2/212)

حضور رحمتِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پہلے مسلمانوں کے لشکر کی جانب نظر فرمائی پھر کفار کی طرف دیکھا اور دعا کی کہ یارب! اپنا وعدہ سچ فرما جو تو نے مجھ سے کیا ہے، اگر مسلمانوں کا یہ گروہ ہلاک ہوگیا تو روئے زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ (مسلم، ص750، حدیث:4588 ملخصاً)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کی مدد کے لئے پہلے ایک ہزار فرشتے نازل فرمائے، اس کے بعد یہ تعداد بڑھ کر تین ہزار اور پھر پانچ ہزار ہوگئی۔ (پ9، الانفال:9۔ پ4، اٰل عمران125،124)

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر کفار کی طرف پھینکی جو کفار کی آنکھوں میں پڑی۔ (در منثور، 4/40، پ9، الانفال تحت الآیۃ:17) جانثار مسلمان اس دلیری سے لڑے کہ لشکرِ کفار کو عبرتناک شکست ہوئی، 70 کفار واصلِ جہنم اور اسی قدر (یعنی 70) گرفتار ہوئے (مسلم، ص750، حدیث:4588 ملخصاً) جبکہ 14 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش کیا۔ (عمدۃ القاری، 10/122)

شہدائے غزوۂ بدر: غزوۂ بدر میں جامِ شہادت نوش فرمانے والے صحابۂ کرام کے اسمائے مبارک یہ ہیں: (1) حضرت عبیدہ بن حارث (2) حضرت عمیر بن ابی وقّاص (3) حضرت ذُوالشِّمالین عمیر بن عبد عمرو (4) حضرت عاقل بن ابی بکیر (5) حضرت مِہجَع مولیٰ عمر بن الخطاب (6) حضرت صَفْوان بن بیضاء (یہ 6 مہاجرین ہیں) (7) حضرت سعد بن خَیْثَمہ (8) حضرت مبشر بن عبد المُنذِر (9) حضرت حارثہ بن سُراقہ (10) حضرت عوف بن عفراء (11) حضرت معوذ بن عفراء (12) حضرت عمیر بن حُمام (13) حضرت رافع بن مُعَلّٰی (14) حضرت یزید بن حارث بن فسحم (یہ 8 انصار ہیں) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن۔ (سیرت ابن ہشام، ص295)

غزوۂ بدر میں مسلمان بظاہر بے سروسامان اور تعداد میں کم تھے مگر ایمان و اخلاص کی دولت سے مالامال تھے، ان کے دل پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے عشق و محبت اور جذبۂ اطاعت سے لبریز تھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دعائیں ان کے شاملِ حال تھیں۔ یہی وہ اسباب تھے جنہوں نے اس معرکے کو یادگار اور قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ بنادیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبت اور اطاعت کا جذبہ عطا فرمائے۔

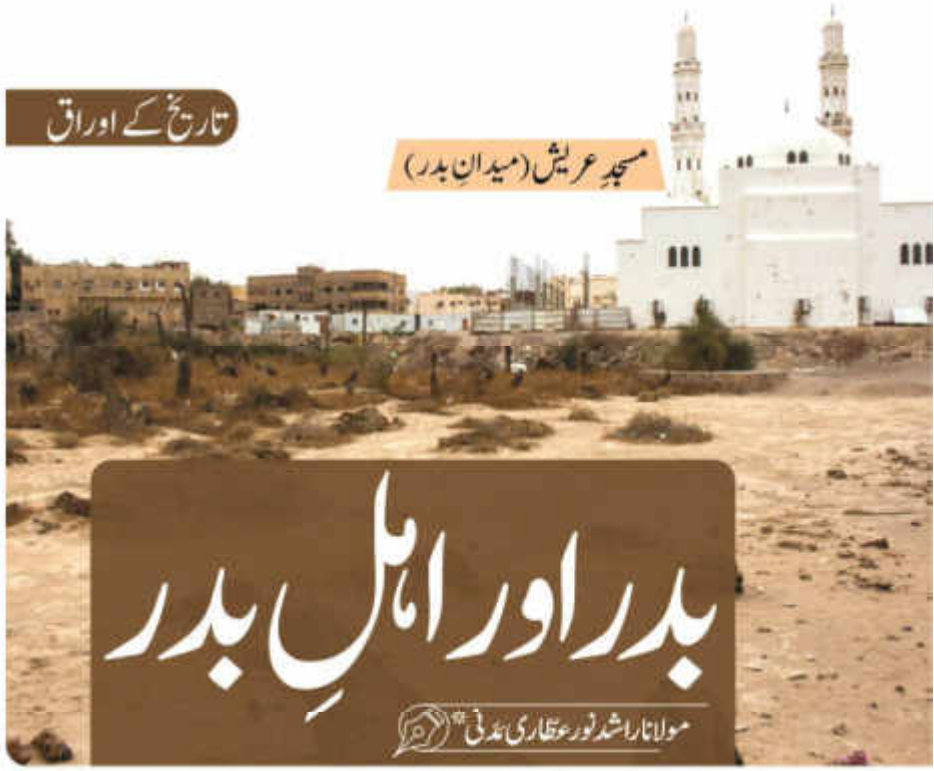
اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم



غزوۂ بدر میں خطبۂ رسول

امجد خان عطاری مدنی*

صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت سیِّدُنا اسماعیل بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے والد غزواتِ رسول کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے: یہ تمہارے آباء واجداد کا شَرَف ہیں لہٰذا ان کو ضائع مت کرنا۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 4/10) حضرت سیِّدُنا امام زین العابدین علیہ رحمۃ اللہ المُبین فرماتے ہیں: ہمیں غزواتِ رسول کے متعلق بھی قراٰن پاک کی سورتوں کی طرح معلومات دی جاتی تھیں۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 4/10) **غزوۂ بدر** اسلام اور کفر کے درمیان 17 رمضان المبارک کو لڑی جانے والی پہلی جنگ غزوۂ بدر ہے۔ قراٰن، حدیث اور سیرت و تاریخ کی کتب میں اس کا تفصیلی بیان موجود ہے۔ اس غزوہ میں مُجاہدینِ اسلام نے تعداد اور سامانِ جنگ کی کمی کے باوجود انتہائی جُرأت و بہادری کا مُظاہَرہ کیا۔ اس غزوہ میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنگ سے پہلے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ہمارے لئے بھی قیمتی مدنی پھول ہیں۔ **غزوۂ بدر میں خطبۂ رسول** پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اُسی بات کی ترغیب دلاتا ہوں جس کی ترغیب اللہ تعالیٰ نے دی، ان کاموں سے منع کرتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا، وہ حق بات کا حکم دیتا اور سچ کو پسند فرماتا، بھلائی پر نیکوکاروں کو اپنی بارگاہ میں بلند مقام عطا فرماتا ہے، وہ اسی مرتبہ سے یاد رکھے جاتے اور فضیلت پاتے ہیں، آج تم حق کی منزلوں میں سے ایک منزل پر کھڑے ہو، اس مقام پر اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول فرمائے گا جو صرف اسی کی رضا کے لئے ہو۔ بے شک مصیبت کے وقت صَبر ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ رنج و غم دور کرتا ہے اور اسی کے ذریعے تم آخرت میں نجات پاؤ گے، تم میں اللہ کا نبی موجود ہے جو تمہیں بعض چیزوں سے ڈراتا اور بعض کے کرنے کا حکم دیتا ہے، آج تم حیا کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی ناراضی والا عمل ہوتا دیکھے کیونکہ وہ فرماتا ہے: اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے جیسے تم اپنی جان سے بیزار ہو۔ (پ24، المؤمن:10) اس نے اپنی کتاب میں جن باتوں کا حکم دیا ہے ان کو دیکھو، اس کی نشانیوں میں غور کرو کہ اس نے تمہیں ذِلّت کے بعد عِزّت بخشی ہے، اس کی کتاب کو مضبوطی سے تھام لو وہ تم سے راضی ہو جائے گا، تم اس موقع پر آزما کر دیکھ لو تم اس کی رَحمت اور مغفِرت کے مُستَحِق ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے، بے شک اس کا وعدہ حق، اس کا قول سچ اور اس کا عذاب سخت ہے، میں اور تم اللہ سے مدد طلب کرتے ہیں جو حَیّ و قیوم ہے، وہی ہماری پُشت پناہی کرنے والا ہے اور اسی کے کرم کو ہم نے تھام رکھا ہے، اسی پر ہم بھروسا کرتے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے، اللہ تعالیٰ ہماری اور سارے مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔ (سبل الہدیٰ و الرشاد، 4/34) **خطبۂ رسول کے مدنی پھول** جنگ ہونے والی ہے، خون کا پیاسا دشمن سامنے موجود ہے مگر نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس موقع پر بھی اپنے پروانوں کو حقِّ بندگی ادا کرنے اور رِضائے الٰہی کے حُصول کی دعوت دے رہے ہیں، یقیناً یہ ثابت قدمی اور اُولُوالْعَزمی نبیِّ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کے شایانِ شان ہے۔ اس مبارک خطبہ سے حاصل ہونے والے مدنی پھول ہمارے لئے مَشْعَلِ راہ اور ہر امتحان میں کامیابی کی ضمانت ہیں: مثلاً 1 ہر حال میں اللہ کی اطاعت کرنا 2 نیکی کی رغبت رکھنا 3 ہر نیکی صرف اللہ کی رضا کے لئے کرنا 4 جان لیوا حالات میں بھی صبر کا دامن تھامے رکھنا 5 مصیبت کے وقت کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے ہمارا رب ناراض ہو جائے 6 اللہ کے وعدوں کو یاد کرنا 7 ہر مصیبت و پریشانی میں اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اس سے دعا مانگنا۔ اللہ کریم ہمیں ان مدنی پھولوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم


مسجدِ عریش (میدانِ بدر)

بدر اور اہلِ بدر

مولانا راشد نور عطاری مدنی*

"بدر" مدینۂ منورہ سے 80 میل کے فاصلے پر ایک گاؤں کا نام ہے جہاں زمانۂ جاہلیت میں سالانہ میلہ لگتا تھا۔ موجودہ روڈ کے اعتبار سے یہ تقریباً 152 کلومیٹر کا سفر ہے، یہاں ایک کنواں بھی تھا جس کے مالک کا نام "بدر" تھا اسی کے نام پر اس جگہ کا نام "بدر" رکھ دیا گیا۔ اسی مقام پر جنگِ بدر کا وہ عظیم معرکہ ہوا جس میں کفارِ قریش اور مسلمانوں کے درمیان سخت جنگ ہوئی اور مسلمانوں کو وہ عظیمُ الشّان فتحِ مبین نصیب ہوئی جس کے بعد اسلام کی عزت و اقبال کا پرچم اتنا سربلند ہوگیا کہ کفارِ قریش کی عظمت و شوکت بالکل ہی خاک میں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جنگِ بدر کے دن کا نام "یومُ الفرقان" رکھا۔[1] 12 رمضانُ المبارک سن 2 ہجری کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 313 نفوسِ قدسیہ کے ساتھ مدینۂ منورہ سے مقامِ بدر کی طرف روانہ ہوئے۔[2] اس سفر میں مسلمانوں کے پاس تین گھوڑے اور 70 اونٹ تھے، ایک اونٹ پر تین افراد مقرر تھے جو باری باری اونٹ پر سوار ہوتے تھے۔[3]

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے "بدر" میں سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت کے لئے ایک عریش (یعنی کھجوروں کی شاخوں کا سائبان) بنادیا تاکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہاں محفوظ رہیں اور میدانِ جنگ کا معائنہ فرماتے رہیں۔ یارِ غار و یارِ مزار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس سائبان کے اندر تلوار لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت فرمارہے تھے اور حضرت سعد بن معاذ چند اصحاب کے ساتھ اس سائبان کے باہر پہرا دے رہے تھے، یہی وہ مقام ہے جہاں آج "مسجدِ عریش" موجود ہے۔[4] معرکۂ بدر 17 رمضانُ المبارک 2ھ کو جمعہ کے دن پیش آیا جس میں 14 مسلمان شہادت سے سرفراز ہوئے، جبکہ 70 کفار مارے گئے، 70 قید کئے گئے اور مسلمانوں کو عظیم فتح نصیب ہوئی۔[5]

بہارِ شریعت میں ہے: خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرۂ مبشّرہ و حضرات حسنین و اصحابِ بدر و اصحابِ بیعۃُ الرضوان کے لیے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔[6] پیارے اسلامی بھائیو! اسلام کی سربلندی کے لئے جن صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے غزوۂ بدر میں حصہ لیا ان کے فضائل پر مشتمل دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمایئے: ❶ اِنِّیْ لَاَرْجُوْا اَلَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِمَّنْ شَھِدَ بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ یعنی مجھے امید ہے جو لوگ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھے، ان میں سے کوئی بھی اِن شآءَ اللہ جہنّم میں نہیں جائے گا۔[7] ❷ لَعَلَّ اللّٰہَ اطَّلَعَ اِلٰی اَھْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَکُمُ الْجَنَّۃُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ یعنی بے شک اللہ کریم اہلِ بدر سے واقف ہے اور اس نے یہ فرمادیا ہے کہ تم اب جو عمل چاہو کرو بلاشبہ تمہارے لئے جنّت واجب ہوچکی ہے یا (یہ فرمایا) کہ میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔[8]

مراٰۃُ المناجیح میں ہے: اصحابِ بدر کے نام پڑھ کر دعائیں کی جائیں تو اِن شآءَ اللہ قبول ہوں۔[9]

اللہ پاک اصحابِ بدر کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے دینِ اسلام پر استقامت اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری کا عظیم ترین جذبہ عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) سیرتِ مصطفیٰ، ص210، زرقانی علی المواھب، 2/255، 256 (2) سیرتِ مصطفیٰ، ص211، 213 (3) ماخوذ از مدارج النبوۃ فارسی، 2/81، مراٰۃ المناجیح، 5/494 (4) ماخوذ از مدارج النبوۃ فارسی، 2/86، الصواعق المحرقہ، ص30، مرقاۃ المفاتیح، 10/627 (5) سیرتِ مصطفیٰ، ص220، 232، 233 (6) بہارِ شریعت، 1/249 (7) ابن ماجہ، 4/508، حدیث: 4281 (8) بخاری، 3/12، حدیث: 3983 (9) مراٰۃ المناجیح، 8/567۔



صلَّی اللہ
علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فتحِ مکّہ اور رسول اللہ کا حِلم

حامد رضا عطاری مَدَنی

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْءٍ اِلَّا زَانَهٗ، وَلَا یُنْزَعُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا شَانَهٗ یعنی جس شے میں نرمی ہو وہ آراستہ ہو جاتی ہے اور جس چیز سے نکال دی جائے وہ عیب دار ہو جاتی ہے۔ (مسلم، ص1073، حدیث:2594) سیرتِ نبوی کی وَرَق گردانی (یعنی مطالعہ کرنے) سے معلوم ہوتا ہے کہ نرمی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مزاجِ مبارک کا حصّہ تھی، جیسا کہ فتحِ مکّہ کے باب میں اس کا واضح ثُبوت نظر آتا ہے۔ 10 رمضانُ المبارک 8 ہجری کو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ سے تقریباً 10 ہزار کا لشکرِ جرار ساتھ لے کر مکّہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مکّہ سے ایک منزل کے فاصلے پر مقام "مرُّالظَّہران" میں پہنچ کر اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا، حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فوج کو حکم دیا کہ ہر مُجاہد اپنا الگ الگ چُولہا روشن کرے، اِدھر حضرت ابوسفیان (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ "مرُّالظَّہران" آپہنچے اور دیکھا کہ میلوں تک آگ ہی آگ جل رہی ہے۔ یہاں پر انہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لے آئے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رَحمت گویا پکار پکار کر کہہ رہی تھی: ڈرو نہیں! یہ دنیا کے سلاطین نہیں بلکہ رَحمۃٌ لِّلعٰلمین کا دربارِ کرم ہے۔ حضرت ابوسفیان اور ان کے ساتھی کلمہ پڑھ کر آغوشِ اسلام میں آگئے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حلم و کرم دیکھئے کہ آپ نے مکّۂ مکرمہ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی جو پہلا حکم جاری فرمایا اس کے ہر لفظ میں رحمتوں کے سمندر موجیں مار رہے تھے "جو شخص ہتھیار ڈال دے اس کے لئے اَمان ہے، جو اپنا دَروازہ بند کرلے اس کے لئے اَمان ہے، جو کعبہ میں داخل ہو جائے اس کے لئے اَمان ہے۔" اس وقت آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اونٹنی "قَصوا" پر سُوار تھے، سیاہ رنگ کا عمامہ سرِ اَقدس سے برکتیں لے رہا تھا، چاروں طرف مُسلَّح لشکر حاضر تھا لیکن اس قدر جاہ و جلال کے باوجود شہنشاہِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ تواضُع کا عالَم یہ تھا کہ آپ سر جُھکائے سورۂ فتح کی تلاوت فرما رہے تھے۔ (زرقانی علی المواھب، 3/432، 434، سیرتِ مصطفیٰ، ص433) پیارے اسلامی بھائیو! فخر و غُرور شیطان کی طرف سے ہے جو شخص اس آفت میں مبتلا ہو وہ تائیدِ الٰہی سے محروم رہتا ہے۔ آج اگر کوئی مُعاشرے میں کسی حد تک مقام حاصل کرلے تو وہ اپنی کم ظرفی کے سبب اپنی زبان اور طرزِ عمل سے بڑائی جتانے پر اتر آتا ہے اور اس کے دل سے عَفو و دَرگزر کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے، حالانکہ بندے کو اس موقع پر عاجزی ہی کرنی چاہئے کہ مُعاشرے میں اسے اچھی نگاہ سے دیکھا جانا اللہ کا فضل ہے اور شکر کا مقام ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام کے ہمراہ حرمِ الٰہی میں داخل ہوئے، کعبہ کو بُتوں کی گندگی سے پاک کیا اور نماز ادا فرمائی پھر باہر تشریف لے آئے۔ مسلمانوں کے علاوہ ہزاروں کُفّار و مشرکین کا مجمع بھی موجود تھا، شہنشاہِ کونین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس ہزاروں کے مجمع پر ایک نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قریش سر جُھکائے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہیں۔ شیخُ الحدیث علّامہ عبدُالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ اس کی منظر کشی

کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: ان ظالموں میں وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راستوں پر کانٹے بچھائے تھے، وہ لوگ بھی تھے جو آپ پر پتھروں کی بارش کر چکے تھے، وہ بے رحم بھی تھے جنہوں نے دَندانِ مبارک کو شہید کر ڈالا تھا، وہ خوں خوار بھی تھے جنہوں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قاتلانہ حملے کئے تھے، وہ ظلم و ستم ڈھانے والے بھی تھے جنہوں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صاحبزادی سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نیزہ مار کر اُونٹ سے گرا دیا تھا۔ وہ آپ کے خون کے بھی پیاسے تھے حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے پیارے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل اور ان کی ناک کان کاٹنے والے، ان کی آنکھیں پھوڑنے والے، ان کا جگر چبانے والے اسی مجمع میں موجود تھے، آج یہ سب کے سب دس بارہ ہزار مہاجرین و انصار کے لشکر کی حراست میں کھڑے کانپ رہے تھے، اسی عالَم میں شہنشاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نظرِ رَحمت ان جَفاکاروں کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک سوال پوچھا جس نے ان پر لَرزہ طاری کر دیا، فرمایا: اے گروہِ قریش! تمہارا کیا خیال ہے، میں تم سے کیسا سُلوک کرنے والا ہوں؟ انہوں نے اُمیدوں میں ڈوبے لہجے میں عرض کی: نَظُنُّ خَیْرًا ہم حُضُور سے خیر کی اُمید رکھتے ہیں، آپ کریم نبی ہیں اور اللہ پاک نے آپ کو قدرت عطا فرمائی ہے، رحمتِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں آج تمہیں وہی بات کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف (علیہ السّلام) نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہی تھی "آج میری طرف سے کوئی گرفت نہیں، اللہ تعالیٰ تمہارے سارے گناہوں کو مُعاف فرمائے اور وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔" جاؤ میری طرف سے تم آزاد ہو۔

(سیرتِ مصطفےٰ، ص438 تا 440، مدارج النبوۃ، 2/489، 490)

عَفو و دَرگزر کا جو بے مثال مظاہرہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا انسانی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ کفارِ مکّہ اس شانِ رَحمت کو دیکھ کر جُوق دَر جُوق بڑھ کر حُضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ مبارک پر اسلام کی بیعت کرنے لگے، وہ تلواریں جو کل تک اسلام کی مخالفت میں برسرِ پیکار تھیں، اب وہ اسلام کی عظمت کا ڈنکا بجانے کے لئے چمکنے لگیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اپنے سخت ترین دشمنوں کے ساتھ یہ رویہ حِلم و بُردباری کی عُمدہ مثال تھا، آپ کا یہی طریقہ کار ان کی ہدایت کا باعث بنا، رحمتِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو کمالِ انسانیت کا آئینہ دار نہ ہو، مُعاشرے کی تعمیر و تکمیل میں جہاں اور بہت سی چیزیں اہمیت رکھتی ہیں وہیں ایک اہم اور ضَروری چیز حِلم و بُردباری بھی ہے۔ فتحِ مکّہ شاہد ہے کہ قبولِ اسلام سے پہلے جب حضرت عِکرمہ بن ابوجہل اپنی زوجہ کی معیت میں حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پہلے ہی صحابۂ کرام سے ارشاد فرما دیا تھا کہ عِکرمہ تمہارے پاس آنے والا ہے تم اس کے باپ کو بُرا نہ کہنا کیونکہ مَرے ہوئے کو اگر بُرا کہا جائے تو اس کے زندہ رشتہ داروں کو اذیت پہنچتی ہے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد، 5/253) چنانچہ ان کے آنے پر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پُرجوش اِستقبال کرتے ہوئے فرمایا: مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُهَاجِر (مہاجر سوار کو خوش آمدید)۔ (سبل الہدیٰ و الرشاد، 9/388) اس کے بعد وہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے کھڑے ہوئے اور یہ کہہ کر قبولِ اسلام کی سعادت پائی: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُه اس وقت سر شرمساری کے ساتھ جھکا کر عرض گزار ہوئے کہ یا رسولَ اللہ! بلاشبہ آپ سب سے زیادہ کریم اور وفادار ہیں۔ (سبل الہدیٰ و الرشاد، 5/253، تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، 2/92) اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دوسروں کے ساتھ نرمی، عَفو و درگزر اور بُردباری کا رَویہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



فتحِ مکہ کے اسباب ونتائج

مولانا ایوب عطاری مدنی*

ہجرت کے آٹھویں سال رَمضانُ المبارک کے مہینے میں آسمان و زمین نے ایک ایسی فتح کا منظر دیکھا کہ جس کی مثال نہیں نہیں ملتی، اس فتح کا پس منظر و سبب کیا تھا اور نتائج کیا رونما ہوئے اس کا خلاصہ ملاحظہ کیجئے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت و اعلانِ نبوت کے ساتھ ہی مکۂ مکرمہ کے وہ لوگ جو آپ کو صادق و امین، شریف، محترم، قابلِ فخر اور عزت و کرامت کے ہر لقب کا اہل جانتے تھے یک لخت آپ کے مخالف ہوگئے، انہیں دینِ اسلام کے پیغام پر عمل پیرا ہونے میں اپنی سرداریاں کھو جانے کا ڈر ہوا، انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ اگر آج رسولِ خدا کی پکار پر لَبَّیک کہہ دیں تو 14 صدیاں بعد تو کیا قیامت تک صحابیِ رسولِ آخرُ الزّماں کے عظیم لقب سے جانے جائیں گے، ہر کلمہ گو انہیں رضی اللہ عنہم کہہ کر یاد کرے گا، قراٰن ﴿وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ کا مُژدہ سنائے گا، بہرکیف یہ ان کے نصیب میں ہی نہ تھا، (جن کے مقدر میں تھا انہوں نے لَبَّیک بھی کہا) اور پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مخالفت کرنے والوں کے ہاتھوں طرح طرح کی اذیتیں اٹھائیں، لیکن صبر و استقامت کا دامن تھامے رکھا، جب کفارِ مکہ کا ظلم و ستم ساری حدیں پار کر گیا اور اللہ کریم نے بھی اجازت دے دی تو مسلمان مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ ہجرت کر گئے تاکہ آزادی کے ساتھ اپنے ربِّ کریم کی عبادت کریں۔ لیکن افسوس کہ کفارِ مکہ پھر بھی باز نہ آئے اور مسلمانوں کو مدینۂ منورہ میں بھی اذیت دینے کے درپے رہے، ان کی انہی کارستانیوں کے سبب غزوۂ بدر، اُحُد، خندق اور کئی سرایا کا وقوع ہوا، وقت گزرتے گزرتے ہجرت کا چھٹا سال آگیا، مسلمان مکۂ مکرمہ میں بیتُ اللہ شریف کی زیارت کے لئے بے قرار تھے، چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 1400 صحابۂ کرام کی ہمراہی میں ادائیگیِ عمرہ کے لئے مکۂ مکرمہ کی جانب روانہ ہوئے، کفارِ مکہ نے پھر جفاکاری سے کام لیا اور پُرامن مسلمانوں کو مکۂ مکرمہ میں داخل ہونے سے منع کر دیا، بالآخر طویل مذاکرات کے بعد ایک معاہدہ طے پایا جسے صلحِ حدیبیہ کا نام دیا گیا۔ ظاہری طور پر اس معاہدہ کی اکثر شرائط مسلمانوں کے حق میں بہت سخت تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کے کاموں میں حکمت ہے اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسی کے بھیجے ہوئے حکیمِ کائنات ہیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سب شرائط منظور فرمالیں، ان شرائط میں یہ بھی تھا کہ فریقین دس سال تک جنگ موقوف رکھیں گے، اس کے ساتھ ساتھ معاہدے میں ایک بات یہ طے پائی کہ عرب کے دیگر قبائل کو یہ اختیار ہوگا کہ وہ دونوں فریقوں میں سے جس کے ساتھ چاہیں باہمی امداد کا معاہدہ کرلیں۔ عرب کے دو قبیلے خزاعہ اور بنو بکر آپس میں دشمن تھے اور ان میں بہت عرصے سے لڑائیاں جاری تھیں۔ صلحِ حدیبیہ کے بعد قبیلہ خزاعہ مسلمانوں کا دوست بن گیا اور بنو بکر نامی قبیلے نے قریش

کے ساتھ اتحاد کر لیا۔ اب چونکہ صلح کے معاہدے کی وجہ سے مسلمانوں کی طرف سے حملے کا کوئی امکان نہیں تھا اس لئے بنو بکر کی ایک شاخ بنُو نُفاثہ نے موقع غنیمت جانتے ہوئے کفارِ قریش کے ساتھ مل کر بنو خزاعہ پر اچانک حملہ کر دیا۔[1] یہ واضح طور پر صلح حدیبیہ کے معاہدے کی خلاف ورزی تھی جس میں بنو خزاعہ کو کافی جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اس واقعے کی خبر جب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہوئی تو آپ نے قریش کی طرف پیغام بھیجا کہ تین شرطوں میں سے کوئی ایک شرط قبول کر لیں: 1 خزاعہ کے مقتولین کا خون بہا (یعنی ان کے قتل کا بدلہ) دیں 2 بنو نفاثہ کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں 3 اعلان کر دیں کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔ قرطہ بن عمر نے قریش کا نمائندہ بن کر کہا کہ ہمیں صرف تیسری شرط منظور ہے۔[2] 10 رمضان المبارک 8 ہجری کو نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دس ہزار کا لشکر لے کر مکے کی طرف روانہ ہو گئے۔ مکہ شریف پہنچ کر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ رحمت بھرا فرمان جاری کیا کہ جو شخص ہتھیار ڈال دے گا اس کے لئے امان ہے، جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے گا اس کے لئے امان ہے، جو مسجدِ حرام میں داخل ہو جائے گا اس کے لئے امان ہے۔ مزید فرمایا کہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کے لئے بھی امان ہے۔[3] پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کعبۂ مقدّسہ کو بُتوں سے پاک فرما کر کعبہ شریف کے اندر نفل ادا فرمائے، اور باہر تشریف لا کر خطبہ ارشاد فرمانے کے بعد کفارِ قریش سے ارشاد فرمایا: بولو! تم کو کچھ معلوم ہے؟ کہ آج میں تم سے کیا معاملہ کرنے والا ہوں؟

کفار آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بولے: اَخٌ کَرِیْمٌ وَّابْنُ اَخٍ کَرِیْمٍ آپ کرم والے بھائی اور کرم والے بھائی کے بیٹے ہیں۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمت جوش میں آئی اور یوں فرمایا: لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْهَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی الزام نہیں، جاؤ تم آزاد ہو۔ بالکل غیر متوقع طور پر یہ اعلان سُن کر کفار جوق در جوق دائرۂ اسلام میں داخل ہونے لگے۔[4]

اس عام معافی کا کفار کے دلوں پر بہت اچھا اثر پڑا اور وہ آ آ کر آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرنے لگے۔ فتحِ مکہ کے روز دو ہزار افراد ایمان لائے تھے۔[5]

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ سردارانِ قریش میں سے تھے۔ پہلے اس خوف سے اپنے گھر میں بند ہو گئے تھے کہ کہیں مجھے قتل نہ کر دیا جائے کیونکہ حالتِ کفر میں انہوں نے اسلام کی بہت زیادہ مخالفت کی تھی۔ انہوں نے اپنے بیٹے جو مسلمان تھے، ان کے ہاتھ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں امان کا پیغام بھیجا تو آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں امان عطا فرما دی اور اس کے بعد وہ ایمان لے آئے۔[6] حضرت عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح رضی اللہ عنہ یہ بھی قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ حضرت سیِّدُنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے رضاعی بھائی تھے۔ یہ پہلے اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے، اس لئے یہ حکم جاری کیا گیا تھا کہ جہاں ملے قتل کر دیا جائے۔ حضرت عثمان انہیں لے کر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ان کے لئے امان طلب کی، سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں امان عطا فرمائی اور بیعتِ اسلام لے لی، یوں یہ بھی مسلمان ہو گئے اور ایسے زبردست مسلمان ہوئے کہ پھر کوئی ایسی بات ان سے سرزد نہیں ہوئی جو ان کے دین کو داغدار کرے۔[7] حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ اور ان کے والدِ محترم حضرت سیِّدُنا ابوسفیان رضی اللہ عنہما سمیت کئی اہم شخصیات فتحِ مکہ کے موقع پر دائرۂ اسلام میں داخل ہوئیں، جن میں سے چند نام یہ ہیں: حضرت ابو قحافہ، حضرت حکیم ابن حزام، حضرت جبیر ابن مُطعم، حضرت عبد الرحمٰن ابن سَمُرہ، حضرت عَتّاب بن اَسید، حضرت عَتّاب بن سُلَیم اور حضرت عبد اللہ بن حکیم رضی اللہ عنہم۔[8]

اللہ پاک اپنے پیارے حبیب فاتحِ مکہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُسنِ اخلاق کے صدقے ہمیں بھی بااخلاق بنائے اور دنیا و آخرت میں اس خُلقِ عظیم والے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سایۂ رحمت عطا فرمائے، اٰمین۔

---

(1) مدارج النبوۃ، 2/281 (2) شرح الزرقانی علی المواھب، 3/384 (3) معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، 13/293، 294، حدیث: 18231، 18236 (4) بخاری، 1/156، حدیث: 397، سبل الھدیٰ والرشاد، 5/242 (5) امتاع الاسماع، 8/388 (6) المغازی للواقدی، 2/846، 847 (7) المغازی للواقدی، 2/856 (8) اسد الغابۃ، 3/602، سیر اعلام النبلاء، 3/217، 575، 576، 4/233، 267۔

کُتُب کا تعارف

اویس یامین عطاری مدنی



خُدائے رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا کروڑہا کروڑ اِحسان کہ اُس نے ہمیں ماہِ رَمَضان جیسی عظیمُ الشّان نعمت سے سرفراز فرمایا۔ مسلمان اس نعمتِ عظمیٰ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اِس مہینے میں عبادت کا زیادہ اہتمام کرتے، روزے رکھتے، تراویح، اعتکاف اور صدقۂ فطر وغیرہ عبادات بجالاتے ہیں مگر علمِ دین سے دوری کے باعث ایک تعداد کئی غلطیوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ اس لئے ضرورت تھی کہ اُردو زبان میں کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں رمضانُ المبارک کی فضیلت و اہمیت اور اس میں کی جانے والی عبادات کو آسان انداز میں بیان کیا جائے تاکہ کم پڑھے لکھے عاشقانِ رمضان بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیفِ لطیف **"فیضانِ رَمَضان"** اس ضرورت کو پورا کرتی ہے۔

کتاب کا مختصر تعارف یہ کتاب چند ابواب پر مشتمل ہے:

❁ **فضائلِ رَمَضان شریف:** اس باب میں قراٰنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ سے رمضان شریف اور اس کے روزوں کی فضیلت و اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ ❁ **احکامِ روزہ:** اس میں ان احکام کا بیان ہے کہ جن سے روزہ ٹوٹ جاتا یا مکروہ ہو جاتا ہے، اسی طرح روزے کے ظاہری و باطنی آداب کو بھی آسان انداز میں ذکر کیا گیا ہے۔ ❁ **فیضانِ تراویح:** اس کے تحت تراویح کے حوالے سے شرعی مسائل کا بیان ہے۔ ❁ **فیضانِ لَیْلَۃُ الْقَدْر:** اس میں شبِ قدر کی قدر و منزلت اور اس میں کی جانے والی عبادات کے فضائل موجود ہیں۔ ❁ **فیضانِ اِعتکاف:** اس میں اِعتکاف کے فضائل اور اس کے احکام مذکور ہیں۔ ❁ **فیضانِ عیدُ الفِطْر:** اس باب میں عید الفطر و صدقۂ فطر کی فضیلت و اہمیت اور ان کے مسائل کو اَحسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ❁ **نفل روزوں کے فضائل:** نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رمضان المبارک کے علاوہ جن نفلی روزوں کی ترغیب ارشاد فرمائی اور ان پر اجر و ثواب کی جو خوشخبریاں عطا فرمائی ہیں، ان کا ذکر اس باب میں ہے۔ نیز اللہ والوں کے روزہ رکھنے کے متعلق ایک باب ❁ **روزہ داروں کی 12 حکایات** کے نام سے تحریر فرمایا۔ ❁ **مُعْتَکِفِیْن کی 41 مدنی بہاریں:** اس میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اعتکاف کرنے والے اسلامی بھائیوں کی مدنی بہاریں جمع کی گئی ہیں۔

"فیضانِ رَمَضان" میں ضمناً بھی جگہ بہ جگہ درجنوں موضوعات پر مدنی پھول اپنی خوشبوئیں بکھیر رہے ہیں۔ احادیث و حکایات اور فقہی مسائل کی تخریج نے اس کتاب کو عوام کے ساتھ ساتھ علمائے کرام کے لئے بھی مفید تر بنا دیا ہے۔ **"فیضانِ رَمَضان"** کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ **"فیضانِ سنّت"** (جلد اوّل) میں ایک باب کی حیثیت سے دو لاکھ تیئیس ہزار (2،23000) اور اس کے علاوہ الگ سے کتابی صورت میں ایک لاکھ پانچ ہزار (105000) کی تعداد میں شائع ہو کر بے شمار مسلمانوں کی اصلاح کا ذریعہ بن چکی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِک

کتاب **"فیضانِ رَمَضان"** اُردو زبان کے علاوہ عربی، سندھی، ہندی، انگلش اور بنگلہ زبان میں بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے اور مذکورہ زبانوں میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر آن لائن پڑھی بلکہ ڈاؤن لوڈ بھی کی جاسکتی ہے۔ آپ بھی رَمَضانُ المبارک کی قدر و منزلت جاننے اور اس ماہ میں کی جانے والی عبادات کو اچھے انداز سے ادا کرنے کیلئے **"فیضانِ رَمَضان"** مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی) سے ہدیۃً حاصل کر کے اس کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔

یاخدا ہم عاصیوں پر یہ بڑا اِحسان ہے
زندگی میں پھر عطا ہم کو کیا رَمضان ہے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص705، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

کُتُب کا تعارف



محمد شہزاد عطاری مدنی*

اسلام کی بے شمار خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے عورت کو نظر انداز نہیں کیا بلکہ اسے اصلاحِ مُعاشَرہ کے لئے اہم قرار دیا اور اسے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کے باقاعدہ طَور طریقے بتائے۔ جن خواتین نے اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کو حرزِ جاں بنایا انہوں نے تاریخ میں زبردست کامیابیاں حاصِل کیں اور حقیقی ترقی کی بُلندیوں تک جا پہنچیں۔ دورِ حاضِر میں خواتین کے حوالے سے اسلامی تعلیمات اور ان پر عمل کرنے والیوں کی سیرت عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے **مکتبۃ المدینہ** نے متعدد کتابیں چھاپی ہیں جن میں سے دو کا تعارف پیشِ خدمت ہے:

(1) فیضانِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پر لکھی گئی 608 صفحات کی اردو زبان میں جامع ترین کتاب ہے۔ اس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرتِ پاک کے 23 عنوان قراٰن و حدیث اور محدّثین کی وضاحت کی روشنی میں مُدَلَّل انداز میں بیان ہوئے ہیں جن میں آپ کا ❀ ذوقِ عبادت، ❀ عشقِ رسول، ❀ تواضع و انکساری، ❀ بطور مُفَسِّرہ، محدثہ اور مُفْتِیَہ آپ کی سیرت، ❀ آپ کا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا اور ❀ آپ کے اُمورِ خانہ داری وغیرہ شامل ہیں۔ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مُبارَک زِندگی کا اہم اور تاریخی واقعہ "واقعۂ اِفک" ہے، جس کا بیان قراٰنِ مجید، پارہ 18 سورۃ النّور کی آیات میں مفصل طور پر ہوا ہے، یہ واقعہ اور اس کے تاریخی حقائق کو بطورِ خاص کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے عِلاوہ 46 حِکایات اور عقائد و اعمال کی اصلاح کے بہت سارے مضامین بھی ضِمناً ذِکر ہوئے ہیں۔ مجموعی طَور پر کتاب کی تیاری میں 215 کتب سے رہنمائی لی گئی ہے۔

(2) شانِ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی لاڈلی شہزادی حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت پر مشتمل 500 صفحات کی انتہائی خوبصورت اور پُر مغز کتاب ہے جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ❀ ذوقِ عبادت ❀ عشقِ رسول ❀ شان و عظمت ❀ کرامات ❀ ایثار و سخاوت ❀ زُہد و تقویٰ ❀ اُمورِ خانہ داری ❀ پردے کا اہتمام فرمانا ❀ مُبارک نِکاح اور جہیز کے مُعاملات سمیت 12 عنوان بالتفصیل تحریر کئے گئے ہیں۔ مُناسِب مقامات پر پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کم و بیش 190 ارشادات، متعدد آیتیں اور بیسیوں مدنی پھول بھی بیان ہوئے ہیں۔

دونوں کتابوں کی مشترک خصوصیات ❀ دونوں کتابیں بطورِ خاص اسلامی بہنوں کے لئے تحریر ہوئی ہیں لہٰذا اِخطاب کے الفاظ بھی اسلامی بہنوں ہی کے لائے گئے ہیں لیکن اسلامی بھائیوں کے لئے بھی اتنی ہی مفید ہیں جتنی اسلامی بہنوں کے لئے ❀ دونوں کتابوں میں ان مُقدّس بیبیوں کے بارے میں صِرف معلومات دینے پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اسلامی بہنوں کی اخلاقی اور عملی تربیت کے لئے ان کی سیرتوں سے حاصِل ہونے والے مدنی پھول بھی ذِکر کئے گئے ہیں ❀ دونوں کتابیں مِل کر گویا 35 تیار شُدہ بیانات کا مدنی گلدستہ بھی ہیں، اس لئے ائمہ کرام، خطبائے عظام اور مبلّغین کے لئے بھی یکساں مفید ہیں نیز ❀ اندازِ تحریر آسان رکھنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ عام پڑھے لکھے لوگ بھی انہیں پڑھ کر مَعْلُومات کا خزانہ حاصِل کر سکیں۔

فرمانِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ

جب انسان کا بچت کرنے کا ذہن بن جائے تو طریقے خود ہی آجاتے ہیں۔





روزہ داروں کے لئے انمول تحفہ

مولانا محمد نواز عطاری مدنی

زمانہ جس طرح سائنس کے میدان میں ترقی کرتا چلا جارہا ہے یوں ہی اسلام کے نظامِ عبادت کی افادیت کا اعتراف بھی ہوتا چلا جارہا ہے، یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ اسلام کے نظامِ عبادت کا کوئی حکم ایسا نہیں جو انسان کی فطرت اور اس کی جسمانی اور روحانی ضرورت کے منافی ہو، ہر حکم میں کسی نہ کسی انداز میں روحانی فوائد کے علاوہ جسمانی فوائد بھی چھپے ہوئے ہیں۔ روزے کا حکم بھی خالقِ کائنات کے احکامات میں سے ایک ہے جس کا دورانیہ موسم کی تبدیلیوں کی بناپر عمومی طور پر ملکِ پاکستان میں 12 سے 15 گھنٹے پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس دورانیے میں کھانے پینے سے مکمل اجتناب کے نتیجے میں بظاہر جسم میں طاقت کی کمی محسوس ہوتی ہے، ربِّ کریم نے ایسی ایسی نعمتیں پیدا فرمائی ہیں کہ جو اس کمزوری کو کنٹرول کرتی اور جلد از جلد طاقت کو بحال کرتی ہیں، ان نعمتوں میں سے ایک نعمت کھجور ہے۔ اس کی برکات کے بارے میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی روزہ اِفطار کرے تو کھجور یا چُھوہارے سے اِفطار کرے کہ وہ بَرَکت ہے اور اگر نہ ملے تو پانی سے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی، 2/162، حدیث:695)

افطار کے معاملے میں خود حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عمل مبارک یہ تھا کہ نماز سے پہلے تَر کھجوروں سے روزہ اِفطار فرماتے، تَر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند خشک کھجوریں یعنی چُھوہاروں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چُلّو پانی پیتے۔ (ابوداؤد، 2/447، حدیث:2356)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس ترتیب سے پتہ لگا کہ تَر کھجور سے روزہ افطار کرنا بہت اچھا ہے، پھر اگر یہ نہ ملیں تو خشک چھواروں پر افطار کرنا، ہمارے ہاں رمضان شریف میں کثرت سے بازار میں کھجوریں آجاتی ہیں اور عام طور پر لوگ خریدتے ہیں، مسجدوں میں بھیجتے ہیں ان سب کا ماخذ یہ حدیث ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) روٹی چاول یا کسی پُر تکلف چیز سے روزہ افطار نہ فرماتے تھے، بعض روزہ داروں کو دیکھا گیا کہ سگریٹ سے روزہ افطار تے ہیں نعوذ باللہ، روزہ دار کے منہ میں پہلے پاکیزہ چیز جانی چاہئے، سگریٹ گندی بدبودار چیز بھی ہے اور اس سے روزہ افطار کرنا مضرِ صحت بھی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/155 ملخصاً)

قراٰنِ کریم میں کم و بیش 23 مقامات پر کھجور کا ذکر آیا ہے، اسے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسندیدہ غذا ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، روایات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کھجور کو نہ صرف عام حالات میں کھایا کرتے تھے بلکہ دورانِ جہاد دیگر غذائی اشیا کی قلت کی وجہ سے صرف کھجور پر گزارہ کرکے بھی دشمنوں سے ٹکرائے ہیں۔

روزے میں صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک نہ کھایا جاتا ہے اور نہ ہی کچھ پیا جاتا ہے اس لئے جسم کی کیلوریز یا جسم کے حرارے آہستہ آہستہ کم ہوتے جاتے ہیں کھجور اس سب کمی کو پورا کرتی ہے، بالخصوص وہ حضرات جو بلڈ پریشر کی کمی، فالج، لقوہ یا سر چکرانے کے مرض میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے لئے کھجور بہترین غذا ہے، بعض اوقات غذائیت کی کمی کی بناپر خون کی کمی کی شکایت ہو جاتی ہے، جس کی بناپر روزہ

افطار کرنے کے وقت ایسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کمی کو پورا کر سکے تو اس کے لئے کھجور سے بہتر کوئی دوسری چیز نہیں، نیز وٹامنز کے اعتبار سے کھجور کے جو تجزیے دنیا میں کئے گئے ان کے مطابق انسان کو تندرست رکھنے کے لئے مطلوب تمام عناصر بہت اچھی مقدار میں کھجور کے اندر پائے جاتے ہیں، زمانۂ رسالت میں کھجور اور "ستو" مجاہدین کے راشن کا حصہ ہوتے تھے۔ (کھجور کی تحقیق، ص53)

کھجور کھانے میں احتیاطیں: اُدھ پکی اور پُرانی کھجوریں ایک ہی وقت میں کھانا نقصان دہ ہے، کھجور کے ساتھ انگور یا کشمش یا مُنقّہ ملا کر کھانا، کھجور اور انجیر ایک وقت میں کھانا، بیماری سے اُٹھتے ہی کمزوری میں زیادہ کھجوریں کھانا اور آنکھوں کی بیماری میں کھجوریں کھانا نقصان دِہ ہے۔ ایک وقت میں 5 تولہ (یعنی 58.32 گرام) سے زیادہ کھجوریں نہ کھائیں۔ پُرانی کھجور کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیوں کہ اِس میں بعض اَوقات چھوٹے چھوٹے لال کیڑے ہوتے ہیں لہٰذا صاف کر کے کھائیے۔ جس کھجور میں کیڑے ہونے کا گمان ہو اُس کو صاف کئے بغیر کھانا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کھجوریں چند منٹ کیلئے پانی میں بھگو دیجئے تاکہ مکھیوں کی بیٹ اور میل کچیل وغیرہ چھوٹ جائے پھر دھو کر استعمال فرمائیے۔ دَرَخت کی پکی ہوئی کھجوریں زیادہ مُفید ہوتی ہیں۔ (مگر دھوئے بغیر کھجوریں بلکہ کوئی سا پھل اور سبزی وغیرہ استعمال نہ کریں ورنہ گرد و غبار، مکھیوں، کیڑے مکوڑوں کی بیٹ اور جراثیم کش دواؤں کے اثرات پیٹ میں جا کر بیماریوں کا باعث ہو سکتے ہیں)۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: مدینۂ منوّرہ زادھا اللہ شرفاً وتعظیماً کی کھجوروں کی گٹھلیاں مت پھینکئے۔ کسی اَدب کی جگہ ڈالدیجئے یا دریا بُرد فرمادیجئے، بلکہ ہو سکے تو سوکھتے (یعنی پھیلایا کرتے یا گندیریاں کاٹنے کے اوزار) سے باریک ٹکڑیاں کر کے ڈبیہ میں ڈالکر جیب میں رکھ لیجئے اور چھالیہ کی جگہ استعمال کر کے اس کی بَرَکتیں لوٹئے۔ کوئی چیز خواہ دُنیا کے کسی بھی خطّے کی ہو جب مدینۂ منوّرہ کی فضاؤں میں داخل ہوئی تو مدینے کی ہو گئی لہٰذا عاشقانِ رسول اس کا اَدب کرتے ہیں۔ (فیضان رمضان، ص119)

اللہ پاک ہمیں نعمتوں کی قدر کرنے اور شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: تمام غذائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم محمد رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔)



بارگاہِ رسالت سے قلم کا تحفہ ملا

3 رمضانُ المبارک، یومِ عرسِ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی مناسبت سے ایک ایمان افروز واقعہ ملاحظہ فرمائیے۔ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر لکھنے کے لئے ایک بیش قیمت قلم مخصوص کر رکھا تھا جس سے تحریر و تصنیف کا کوئی اور کام نہ کرتے اس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے خود ارشاد فرماتے ہیں: مجھے مدینۂ منورہ میں ایک دُکان پر ایک قیمتی قلم بے حد پسند آیا دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش! میرے پاس ہوتا، مگر مہنگا ہونے کی وجہ سے خرید نہ سکا اور چپ چاپ لوٹ آیا لیکن دل میں بار بار خیال آتا رہا کہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اجازت ملی ہے تو حاضری کی سعادت پائی ہے اگر اسی بارگاہ سے وہی قلم عطا ہو جائے تو کرمِ بالائے کرم ہو گا، غالباً اسی دن یا اگلے دن ظہر کی نماز مسجدِ نبوی شریف میں ادا کر کے فارغ ہوا تو ایک صاحب ملاقات کے لئے آئے اور یہ کہتے ہوئے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا کہ میں آپ کے لئے ایک تحفہ لایا ہوں، ہاتھ باہر نکال کر وہ تحفہ میرے سامنے رکھ دیا اب جو میں نے نظر اٹھائی تو سامنے وہی بیش قیمت قلم تھا حالانکہ میں نے کسی سے بھی اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا مجھے یقین ہو گیا کہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں میری عرض سُن لی گئی ہے جبھی تو مجھے مطلوبہ عطیہ مل گیا ہے۔ اس کے بعد فرمایا: اب میں نے اس قلم کو صرف تفسیر لکھنے کے لئے خاص کر لیا ہے۔ مزید فرماتے ہیں کہ جب یہ قلم لے کر لکھنے بیٹھتا ہوں تو ایسے ایسے مضامین ذہن میں آتے ہیں کہ میں خود حیران رہ جاتا ہوں۔ (حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص147 ملخصاً)

(حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی" پڑھئے۔)



روزہ اور صحت

کاشف شہزاد عطاری مدنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ماہِ رمضان المبارک اُخروی فوائد کے ساتھ ساتھ دُنیوی اعتبار سے بھی ہمارے لئے نہایت فائدہ مند ہے۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھنے سے نہ صرف ثواب حاصل ہوتا ہے بلکہ بے شمار جسمانی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جس طرح کچھ مدت کے بعد موٹر سائیکل یا گاڑی کی بہتر کارکردگی کے لئے اس کی ٹیوننگ (Tuning) مفید اور ضروری ہوتی ہے، اسی طرح روزے میں بھوکا پیاسا رہنا ہمارے جسمانی نظام کو بہتر کرتا ہے۔ سال کے گیارہ مہینوں میں جسم میں موجود مختلف خلیوں (Cells) میں فاسد مادے پیدا ہو جاتے ہیں، روزے کی برکت سے یہ فاسد مادے خارج ہو جاتے ہیں اور خلیے اپنے آپ کی مرمت (Repair) کر لیتے ہیں۔

کیا روزے سے آدمی بیمار ہو جاتا ہے؟

بعض لوگوں میں یہ تأثُّر پایا جاتا ہے کہ روزہ رکھنے سے انسان کمزور ہو کر بیمار پڑ جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ابھی چند سال ہوئے ماہِ رجب میں حضرت والد ماجد (رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان) قدس اللہ سرہ الشریف خواب میں تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا: اب کی رمضان میں مرض شدید ہو گا روزہ نہ چھوڑنا۔ ویسا ہی ہوا اور ہر چند طبیب وغیرہ نے کہا (مگر) میں نے بِحَمْدِ اللہِ تَعَالٰی روزہ نہ چھوڑا اور اسی کی برکت نے بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی شفا دی کہ حدیث میں ارشاد ہوا ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوا روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے۔ (معجم اوسط، 6/146، حدیث:8312، ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص206)

روزے سے صحت ملتی ہے

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی علیہ السلام کی طرف وَحی فرمائی: آپ اپنی قوم کو خبر دیجئے کہ جو بھی بندہ میری رِضا کیلئے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو میں اُس کے جِسم کو صِحّت عطا فرماتا ہوں اور اُسے عظیم اَجر بھی دوں گا۔ (شعب الایمان، 3/411، حدیث:3923)

انسانی صحت پر روزے کے مثبت اثرات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ احادیثِ مبارکہ سے مُستفاد ہوا کہ روزہ اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ حُصولِ صحّت کا بھی ذَرِیعہ ہے۔ جدید سائنسی تحقیق سے بھی یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ روزے کی برکت سے انسانی صحت پر مثبت اثرات مرتّب ہوتے ہیں اور کئی بیماریوں کا علاج روزے کی بدولت ممکن ہو جاتا ہے۔ مثلاً 50، 60 سال کی عمر میں عموماً بھولنے کی بیماری (Alzheimer) لاحق ہو جاتی ہے، ایسے مریض اگر روزہ رکھیں تو ان کے دماغ کے خلیوں کے بننے کا عمل (Healing Process) تیز ہو جاتا ہے اور یادداشت بہتر ہونے لگتی ہے۔ ایک مشہور یونیورسٹی میں تجربے کے طور پر مختلف مریضوں کو مخصوص وقت تک بھوکا پیاسا رکھا گیا تو ان کے امراض میں بہتری نوٹ کی گئی یہاں تک کہ ذیابیطس (Diabetes) کے مریضوں کے (Sugar level) میں بہتری آگئی۔ دل کے مریض (Cardiac patient) کو یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ فاضل مادے خون لے جانے والی شریانوں میں جمنا شروع ہو جاتے ہیں اور یوں شریانیں سخت ہو جاتی ہیں۔ روزے کی حالت میں جسم ان فاضل مادوں کو استعمال کر لیتا ہے اور یوں روزہ رکھنے والا خوش نصیب دل کی خطرناک بیماری (Atherosclerosis جس میں شریانوں میں سختی پیدا ہو جاتی ہے) سے بچ جاتا ہے۔ رمضانُ المبارک

میں اگر کھانے پینے کے معاملات میں اعتدال اختیار کیا جائے تو وزن کم کیا جاسکتا ہے۔ روزہ رکھنے سے بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں۔ (صراط الجنان، 1/293) **رمضان میں بیمار ہونے کا بڑا سبب** ماہِ رمضان میں ڈاکٹروں کے پاس مریضوں کا رَش بڑھ جاتا ہے اور عموماً سینے میں جلن اور معدے کے امراض مثلاً پیٹ میں درد اور دست وغیرہ کے مریض کلینک کا رُخ کرتے ہیں۔ ان بیماریوں کا بڑا سبب کھانے پینے میں بے احتیاطی ہے۔ لہٰذا سحری و افطاری سے متعلق چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں: **سحری سے متعلق مدنی پھول** سحری میں خوب ڈٹ کر کھانے سے طبیعت بھاری ہو جاتی اور تیزابیت (Acidity) شروع ہو جاتی ہے، لہٰذا سحری میں ایسی غذا کھائیں جو دیر سے ہضم ہوتی ہیں۔ دودھ کے ساتھ کھجور، مختلف پھلوں، دودھ اور دہی کے ساتھ سحری کرنا بھی مفید ہے۔ سحری میں دودھ کے ساتھ چار پانچ کھجوریں کھانے سے اچھی خاصی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ سحری میں اَن چھنے آٹے کی روٹی کھائیں تو خوب ہے کیونکہ یہ دیر سے ہضم ہوتی ہے لہٰذا بھوک کا زیادہ احساس نہیں ہوتا۔ شوگر کے مریض یا دیگر کمزوری کے شکار سحری میں جَو شریف کا دلیہ استعمال فرمائیں، چاہیں تو اس میں مرغی کے گوشت کے ٹکڑے (Pieces) شامل فرمالیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزہ پورا کرنے کیلئے توانائی حاصل ہوگی۔ جَو شریف میں کمپلیکس کاربوہائیڈریٹ (Complex Carbohydrate) شامل ہوتا ہے جو دیر سے ہضم ہوتا ہے۔ **افطار کے بارے میں مدنی پھول** افطار میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پینے سے گیس، تبخیرِ معدہ اور جگر کے وَرَم (سُوجن) کا سخت خطرہ ہے۔ (مدنی پنج سورہ، ص356) شوگر کے مریض کے لئے بھی ایک کھجور سے افطار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ افطار کے لئے کیمیکلز سے بھرپور رنگ برنگ کے مشروبات اور ٹھنڈی بوتلوں (Cold drinks) کے بجائے تخمِ بالنگا، لیموں اور شہد یا چینی (چینی کی جگہ "شکر" بھی استعمال کی جاسکتی ہے) کا شربت بنا کر استعمال فرمائیں۔ **توانائی پانے کا قدرتی نظام** روزے کی حالت میں جسم میں انسولین کا لیول کم ہو جاتا ہے اور (Growth Hormone) نامی غدود کا لیول بڑھ جاتا ہے۔ یہ غدود جسم کے پٹھوں اور چربی کو متحرک بناتا اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ اگر سحری ہلکی پھلکی بھی کی جائے تو اس قدرتی نظام کی برکت سے جسم میں توانائی کی مقدار معتدل رہتی ہے۔ **ماہِ رمضان میں پانی کا استعمال** سحر و افطار میں پانی یا کوئی مشروب ایک ڈیڑھ گلاس سے زیادہ نہ پیا جائے۔ جسم کو پانی کی روزانہ تقریباً 12 گلاس مقدار درکار ہوتی ہے اس کو افطار اور سحر کے درمیان پورا کیا جائے۔ یاد رکھئے! پیاس بجھانے کا جو کام پانی سے ہوتا ہے وہ شربت یا کولڈ ڈرنک سے نہیں ہوتا۔ **بہترین طریقہ** صرف کھجور یا پانی سے افطار کرکے نمازِ مغرب کی ادائیگی کے بعد کھانا تناول فرمائیے۔ اگر افطار میں بھی خوب کھایا، نمازِ مغرب کے بعد بھی کباب سموسوں وغیرہ سے انصاف کیا اور رات تراویح کے بعد کھانے کی ایک اور نشست سجائی تو پھر گیس، قبض اور تیزابیت وغیرہ مسائل کے لئے تیار ہو جائیے۔ **صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے روزہ رکھئے** روزے کے طبّی فوائد وغیرہ پڑھ کر آپ خوش تو ہو گئے ہوں گے مگر یاد رکھئے! سارے کا سارا فَنِّ طِبّ ظَنِّیات پر مَبنی ہے۔ سائنسی تحقیقات بھی حَتْمی نہیں ہوتیں، بدلتی رَہتی ہیں، ہاں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَحکامات اٹل ہیں وہ نہیں بدلیں گے۔ ہمیں فرائض اور سنّتوں پر عمل طبّی فوائد پانے کیلئے نہیں صِرْف وصِرْف رِضائے اِلٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کرنا چاہئے، لہٰذا اِس لئے وُضو کرنا کہ میرا بلڈ پریشر نارمل ہو جائے یا میں تازہ دم ہو جاؤں، ڈائٹنگ کیلئے روزہ رکھنا تاکہ بھوک کے فوائد حاصل ہوں، سفرِ مدینہ اس لئے کرنا کہ آب و ہوا بھی تبدیل ہو جائے گی اور گھر اور کاروباری جھنجھٹ سے بھی کچھ دن سُکون ملے گا یا دینی مُطالعہ اِس لئے کرنا کہ میرا ٹائم پاس ہو جائے گا، اس طرح کی نیّتوں سے اعمال بجالانے والوں کو ثواب نہیں ملے گا۔ اگر عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوش کرنے کیلئے کریں گے تو ثواب بھی ملے گا اور ضِمناً اِس کے فوائد بھی حاصل ہو جائیں گے۔ لہٰذا ظاہِری اور باطنی آداب کو مَلْحُوظ رکھتے ہوئے روزہ بھی ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا ہی کیلئے رکھنا چاہئے۔ (وضو اور سائنس، ص21 بتغیر)

دو جہاں کی نعمتیں ملتی ہیں روزہ دار کو
جو نہیں رکھتا ہے روزہ وہ بڑا نادان ہے

(وسائلِ بخشش، ص706)



روزہ اور میڈیکل سائنس

محمد رفیق عطاری مدنی*

انسان کوئی بھی چیز کھاتا یا پیتا ہے تو بدن پر لازماً اس کا اثر پڑتا ہے۔ اچھا اثر پڑے تو صحت اچھی ہوتی ہے اور بُرا اثر پڑے تو صحت خراب ہوتی ہے۔ اچھی صحت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بندے کو کبھی مختلف چیزوں کے کھانے سے کلیۃً (Totally) یا ایک خاص مدّت تک منع کیا جاتا ہے اور کبھی بعض چیزوں کے استعمال میں کمی کا کہا جاتا ہے۔ یوں بندے کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ روزہ عبادت ہونے کے ساتھ ساتھ صحت کے حوالے سے بھی اپنا اثر رکھتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت سیّدنا محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک فرمان ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا یعنی روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ (معجم اوسط، 6/146، حدیث:8312)

شارحِ حدیث حضرت علّامہ عبدالرّؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ روزہ روح کی غِذا ہے جس طرح کھانا جسم کی غِذا ہے۔ روزہ رکھنے سے (دنیا میں) بندے کو صحت و تندرستی اور وافر مقدار میں رزق ملتا ہے جبکہ آخرت میں اسے بڑا ثواب ملے گا۔ (فیض القدیر، 4/280، تحت الحدیث:5060 ماخوذاً)

ہمیشہ توجہ رہے کہ کوئی بھی نیک و جائز عمل اللہ کریم کی رضا ہی کے لئے کیا جائے، اسی طرح روزہ بھی پرہیز گاری حاصل کرنے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرنے کی نیت سے ہی رکھیں، ضمناً طبّی فوائد بھی مل جائیں گے۔ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بیماری کے علاج کے لیے روزہ رکھے نہ کہ طلبِ ثواب کے لیے تو کوئی ثواب نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/134)

روزہ کے 13 طبّی فوائد

طبّی لحاظ سے روزوں کے بے شمار فوائد میں سے 13 یہ ہیں:

1. معدے (Stomach) کی تکالیف، اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظامِ ہضم (Digestive System) بہتر ہو جاتا ہے
2. روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اِعْتِدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے (Heart Attack) کا خطرہ نہیں رہتا
3. دورانِ خون میں کمی ہو جاتی ہے اور دل کو آرام پہنچتا ہے
4. جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے
5. موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اِضافی چربی ختم ہو جاتی ہے
6. بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں (صراط الجنان، 1/293 ماخوذاً)
7. روزہ دار کے جسم میں دوسروں کی نسبت قوّتِ مدافعت (Resistance Power) زیادہ ہوتی ہے
8. آدمی بُرے خیالات سے دور رہتا ہے اور ذہن صاف رہتا ہے
9. انسولین استعمال

کرنے میں کمی واقع ہوتی ہے ⑩ جگر کے اِزدگر دجمع شدہ چربی کم ہو جاتی ہے ⑪ کھال اور چھاتی کے کینسر کا خطرہ کم رہتا ہے ⑫ اَعصابی اَمراض میں بہتری آجاتی ہے ⑬ جسم میں جلن پیدا کرنے والے مُرَکّبات (Compounds) کم ہو جاتے ہیں۔ **روزہ کی افادیت کے بارے میں مختلف ماہرین کی گواہی:** روزے کی اِفادیت کو کئی غیر مُسلم اَطِبّا (Non Muslim Doctors) بھی تسلیم کر چکے ہیں حتّٰی کہ بعض مَمالک میں مختلف اَمراض کے علاج کے لئے لوگوں کو گھنٹوں بُھوکا رکھا جاتا ہے اور اس سے مریض پر اچّھا اثر پڑتا ہے۔ آیئے روزے کے بارے میں چند نظریات پڑھتے ہیں: ① ایک غیر مسلم مذہبی راہنما کا کہنا ہے کہ مجھے اسلام میں رمضان کے روزوں نے بہت متأثّر کیا ② ایک ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ روزہ اَمراض کی روک تھام کی طاقت رکھتا ہے ③ ایک اور ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ روزہ جسمانی وروحانی خرابیوں کا دافع (یعنی دور کرنے والا) ہے۔ **جگر اور روزہ:** جگر (Liver) ہمارے جسم کا ایک انتہائی اہم عضو ہے۔ اس کا کام غذا کو ہضم (Digest) کر کے بدن میں پھیلانا اور غیر ضروری مادّوں کو خارج کرنا ہے۔ ہم جب بھی کچھ کھاتے ہیں تو جگر کو فوراً کام شروع کرنا پڑتا ہے۔ ہم وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ کھاتے رہتے ہیں تو جگر کو بہت کم آرام ملتا ہے۔ روزہ رکھنے کی وجہ سے ایک لمبے وقت تک ہم کھانے سے رُک جاتے ہیں اور یہ سلسلہ ایک مہینے تک رہتا ہے تو اس دوران جگر کو کافی آرام ملتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ جگر ایک مہینے میں تر و تازہ ہو کر آئندہ کے لئے خود کو تیار کر لیتا ہے۔ **سحری کے متعلق دو اہم باتیں:** ① بغیر سحری روزہ رکھنے سے جسمانی کمزوری ہو سکتی ہے اور اس کا اثر تقریباً جسم کے سارے افعال پر پڑتا ہے۔ اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سحری کو برکت والا کھانا فرمایا۔ (بخاری، 1/633، حدیث: 1923) ② سحری کرتے ہی فوراً سو جانا مُضِرِ صحت ہے۔ اس لئے سحری کے بعد کچھ دیر انتظار یا ہلکی واک کرنی چاہئے۔ **کس چیز سے افطار کریں؟** حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بہتر یہ ہے کہ آگ سے پکی چیز سے افطار نہ کریں بلکہ گرمی میں پانی سے سردی میں کھجور سے (افطار کرے)۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/155 ملخصاً)

روزہ اور دوا کا استعمال: جو مریض دو یا اس سے زائد دنوں تک دوا استعمال کرتے ہیں ان میں دو طرح کے افراد ہیں۔ کچھ دو ٹائم دوا استعمال کرتے ہیں اور کچھ تین ٹائم۔ اس میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سے خوراک کی مقدار متعیّن کروالی جائے۔ دو ٹائم والے افطار اور سحری میں جبکہ تین ٹائم والے اِفطار کے وقت، تراویح کے بعد اور سحری میں دوا کا استعمال کریں۔ **کس مریض کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟** شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمانِ غالب ہو تو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھے۔ فی زمانہ اس بات کی اجازت ہے کہ اگر کوئی قابلِ اعتماد فاسق یا غیر مسلم ڈاکٹر بھی روزہ رکھنے کو صحت کے لئے نقصان دِہ قرار دے اور روزہ ترک کرنے کا کہے اور مریض بھی اپنی طرف سے غور کرے کہ جس سے اسے روزہ توڑنا یا نہ رکھنا ہی سمجھ آئے تو اب اگر اس نے اپنے ظنِّ غالب پر عمل کرتے ہوئے روزہ توڑا یا نہ رکھا تو اسے گناہ نہیں ہو گا اور روزہ توڑنے کی صورت میں کفارہ بھی اس پر لازم نہ ہو گا مگر قضا بہر صورت ضرور فرض ہو گی۔ اس میں زیادہ بہتر یہ ہے کہ ایک سے زائد ڈاکٹروں سے رائے لے۔ (فیضانِ رمضان، ص146 ملخصاً)

اللہ کریم ہمیں فرض روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلسِ طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطاری اور حکیم محمد رضوان فردوس عطاری نے کی ہے۔)

کاشف شہزاد عطاری مدنی*





شوگر کے مریض اور رمضان کے روزے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایک بار پھر مقدّس مہمان ماہِ رَمضان کی آمد ہے۔ اس ماہ کے فرض روزے رکھنا نہ صرف اُخروی فوائد و ثمرات کے حصول کا باعث ہے بلکہ انسانی جسم کی صحت و تندرستی میں بھی اس کا عمل دخل ہے۔ مختلف امراض میں مبتلا اسلامی بھائی روزہ رکھنے کے حوالے سے پریشانی کا شکار ہوتے ہیں، انہیں چاہئے کہ اپنے طبیب کے مشورے سے مناسب غذا استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ احتیاط کا دامن تھامتے ہوئے فرض روزے ضرور رکھیں۔ اس مضمون میں بالخصوص شوگر (ذیابیطس) کے مریضوں کو روزہ رکھنے کے حوالے سے چند معروضات پیش کی گئی ہیں۔ **تحقیقی جائزہ** شوگر کے مریضوں پر روزے کے اثرات جاننے کیلئے پاکستان اور بیرونِ پاکستان کے مختلف ڈاکٹر حضرات نے گزشتہ دنوں ایک تحقیقی تجربے کا اہتمام کیا۔ شوگر کے 70 مریضوں کا انتخاب کرکے پہلے ان کا شوگر لیول نوٹ کرلیا گیا، ان میں سے کچھ کو روزے رکھوائے گئے اور کچھ کو نہ رکھوائے گئے۔ جن مریضوں کو روزے رکھوائے گئے انہیں سحری سے آدھا گھنٹہ قبل اور افطار کے آدھے گھنٹے بعد انسولین (Insulin) کا انجکشن دیا گیا اور روزے کے اوقات کے علاوہ باقاعدہ ادویات استعمال کروائی گئیں۔ پورا مہینا یہ عمل چلتا رہا اور شوگر لیول چیک ہوتا رہا، نتیجۃً یہ معلوم ہوا کہ روزے رکھنے والے مریضوں کی شوگر نارمل رہی جبکہ روزہ نہ رکھنے والے مریضوں کا شوگر لیول اُتار چڑھاؤ کا شکار رہا۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس تحقیقی جائزے سے ثابت ہوتا ہے کہ شوگر کا مریض اگر اپنے معالج کی ہدایات کے مطابق رمضان کے روزے رکھے اور مناسب ادویات لیتا رہے تو یہ اس کیلئے فائدہ مند ہے۔ شوگر کے مریض کے خون میں انسولین کی مقدار کم جبکہ شوگر کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، روزے کے دوران یہ شوگر آہستہ آہستہ استعمال ہوتی رہتی ہے۔ ماہِ رمضان کے روزوں کی برکت سے شوگر کے مریضوں کا نہ صرف شوگر لیول کنٹرول ہوگا بلکہ شوگر کی وجہ سے ہونے والی کمزوری نہیں ہوگی اور قوتِ مدافعت (immanity) بھی بڑھے گی۔ **شوگر کے مریض کے لئے چند ممکنہ مسائل** شوگر کے مریض کو روزے میں چند مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے:

1 خون میں شوگر کی مقدار میں کمی جسے "ہائپو گلائی سیمیا (Hypoglycemia)" کہا جاتا ہے۔ مختلف تجزیاتی مطالعہ (Studies) سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے کے باوجود شوگر کے مریضوں میں شوگر کی کمی کے واقعات عام دنوں سے زیادہ نہیں ہوتے۔ شوگر کی مقدار عموماً ان مریضوں میں زیادہ کم ہوتی ہے جو رات کو اچھی طرح کھانا نہیں کھاتے یا مناسب انداز میں سحری نہیں کرتے۔ 2 خون میں شکر کی مقدار کا بڑھ جانا جسے "ہائپر گلائی سیمیا (Hyperglycemia)" کہا جاتا ہے۔ اس صورتحال میں ہفتہ 10 دن تک شوگر بڑھتی رہتی ہے اور کمزوری میں اضافہ ہوتا ہے آخرکار مریض کوما میں جاسکتا ہے۔ اس کیفیت کا بنیادی سبب سحر و افطار میں کھانے پینے میں بے اِعتدالی ہے۔ 3 بالخصوص موسمِ گرما میں روزے رکھنے کی صورت میں جسم میں پانی کی کمی (Dehydration) کا بھی خطرہ ہوتا ہے۔ اس پریشانی سے بچنے کے لئے افطار اور سحری کے درمیان کم از کم 8 سے 10 گلاس پی کر اپنے جسم میں پانی کی مقدار پوری کریں۔ گرمی کے موسم میں روزے کے دوران ایسے کاموں سے بچنے کی کوشش کریں جن کی وجہ سے جسم سے زیادہ پسینہ نکلتا ہو۔ **سحری کیسی ہو؟** شوگر کے مریض سحری میں ایسی غذا استعمال فرمائیں جو دیر سے ہضم ہوتی ہے مثلاً جَو شریف کا دلیہ، ان چھنے آٹے کی روٹی کے ساتھ سبزی یا مرغی کا سالن وغیرہ۔ **پیاس کی شدت سے حفاظت کا نسخہ** جن

مریضوں کو پیاس زیادہ لگتی ہے وہ سحری میں الائچی کا قہوہ اس طرح استعمال کریں کہ قہوہ میں الائچی اُبال لیں اور اس میں معمولی دودھ شامل کریں۔ اگر ہائی بلڈ پریشر کا مسئلہ نہ ہو تو نمکین لسی پینے سے بھی روزے میں پیاس کم لگتی ہے۔ **افطار سے متعلق مدنی پھول** تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ ایک کھجور میں 6 گرام کاربوہائڈریٹس ہوتی ہیں جس میں معدنیات، فائبر، فاسفورس اور پوٹاشیم ہوتا ہے۔ افطار سے قبل آخری وقت میں تھکاوٹ اور بوجھل پن کی وجہ سے بھی جسم میں پوٹاشیم کی کمی واقع ہوتی ہے جسے کھجور کھا کر فوری طور پر دور کیا جاسکتا ہے۔ شوگر کے مریض افطار میں ایک کھجور اور اگر ان کی شوگر کنٹرول میں ہے تو 2 کھجوریں بھی کھاسکتے ہیں۔ فروٹ چاٹ بغیر چینی کے کھائیں نیز اگر کٹے ہوئے پھلوں میں تھوڑا سا لیموں شامل کرلیں تو اس کی افادیت میں اضافہ ہوجائے گا۔ مشروب کے طور پر ایک گلاس لیموں پانی کا استعمال مناسب رہے گا۔ **عشائیہ (Dinner)** شوگر کے مریض رات کو ایک چپاتی سالن کے ساتھ یا سلاد اور رائتے کے ساتھ ایک پلیٹ ابلے ہوئے چاول کھاسکتے ہیں، سوتے وقت بھوک لگتی ہے تو ایک کپ دودھ بھی پی سکتے ہیں۔ **انرجی ڈرنکس کا استعمال** سحری ہو یا افطار، بالعموم ہر شخص اور بالخصوص (Specially) شوگر کے مریض کو انواع واقسام کی کولڈ ڈرنکس اور انرجی ڈرنکس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں انرجی ڈرنکس کے استعمال کے باعث نوجوانوں میں بھی شوگر کے مریضوں کی شرح میں اضافہ ہورہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق یومیہ 2 سے 3 انرجی ڈرنکس پینے والے 20 سے 25 نوجوان روزانہ شوگر میں مبتلا ہورہے ہیں۔ انرجی ڈرنکس کے بجائے لسّی، سکنجبین، ستّو اور تھادل وغیرہ قدرتی انرجی ڈرنکس ہیں جن کا استعمال توانائی فراہم کرتا ہے اور فائدہ مند بھی ہے۔ **توجہ فرمایئے** شوگر یا کسی بھی بیماری میں مبتلا فرد کو اگر خود یہ محسوس ہو کہ مجھے روزہ نہیں رکھنا چاہئے یا ڈاکٹر مشورہ دے کہ آپ رمضان کا فرض روزہ نہ رکھیں تو اس پر عمل سے پہلے کسی مستند مفتیِ اہلِ سنّت سے شرعی رہنمائی ضرور حاصل فرمائیں۔ (شرعی رہنمائی کیلئے دارالافتاء اہلِ سنّت کے نمبرز نیچے دیئے گئے ہیں) ● شوگر کے مریض کو اگر بلڈ پریشر کا مسئلہ بھی ہو تو اس مضمون میں مذکور کسی بھی مشورے پر عمل سے پہلے اپنے معالج سے ضرور مشورہ فرمالیں۔ **نماز کا ایک دنیوی فائدہ** شوگر کے مریض اگر بالخصوص رَمَضان المبارک میں نمازِ پنج گانہ اور 20 رکعت نمازِ تراویح باجماعت ادا کریں تو اس کا ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اور ورزش کی ضَرورت نہیں رہے گی۔

آ گیا رمضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو　　فیض لے لو جلد یہ دن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص705)

(1) اس مضمون کی طبّی تفتیش "مجلس طبّی علاج (دعوتِ اسلامی)" کے ڈاکٹر محمد کامران اسحاق عطاری نے فرمائی ہے۔ (2) تمام علاج اپنے طبیب (Doctor) کے مشورے سے ہی کیجئے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

دارالافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)

اوقاتِ کار: صبح 10 تا 4 بجے شام (وقفہ 1 تا 2، تعطیل اتوار)

call.feedback@daruliftaahlesunnat.net

فون نمبرز: 03117864100 / 03113993312 / 03113993313

daruliftaahlesunnat.net
Darulifta AhleSunnat
Darul Ifta AhleSunnat
darulifta@dawateislami.net
Dar-ul-Ifta Ahlesunnat

Email: darulifta@dawateislami.net



پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

سحری و افطاری کی غذائیں اور احتیاطیں

ابو محمد عطاری مدنی

روزہ ہماری بخشش و مغفرت کا بہترین ذریعہ ہونے کے ساتھ ہماری جسمانی صحت و تندرستی کا بھی ضامن ہے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا (یعنی روزہ رکھو صحت یاب ہو جاؤ گے) (معجم اوسط، 6/146، حدیث: 8312) اس مہینے کے معمولات دیگر مہینوں سے جدا ہوتے ہیں لہٰذا اس مہینے میں کھانے پینے میں بھی بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے کیوں کہ بسا اوقات یہ بے احتیاطی صحت کی خرابی تک لے جاتی ہے، سَحَری اور افطاری میں کیا کھائیں اور کن چیزوں سے احتیاط کریں، ذیل میں ان چیزوں کے متعلق مدنی پھول پیش کئے جا رہے ہیں جن پر عمل کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ صحت بھی بہتر رہے گی اور روزہ رکھنے اور روزہ گزارنے میں بھی دشواری کم ہو گی لیکن یاد رکھئے کہ اس میں ہماری نیّت صرف یہ ہونی چاہئے کہ اللہ کریم کا حکم پورا کرنے اور روزے میں بھوک پیاس کی شدّت کی وجہ سے ہونے والی بے صبری و تشویش سے بچنے کی نیّت سے ان مدنی پھولوں پر عمل کریں گے۔

سحری میں کیا کھائیں؟ سَحَری رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّت ہے، اس کا یہ فائدہ بھی ہے کہ اس سے روزے میں قوّت حاصل ہوتی ہے۔ (1) سحری میں دودھ اور اس سے بنی اشیاء کا استعمال کیجئے (2) چکّی کے آٹے کی روٹی، دَلیہ یا باسمتی چاول یا دال روٹی وغیرہ استعمال کیجئے کہ ان سے بھوک دیر میں لگتی ہے (3) دہی توانائی برقرار رکھتا ہے۔ کوشش کر کے دہی گھر میں ہی بنائیں کیونکہ گھر میں بنائے ہوئے دہی میں کیلشیم زیادہ ہوتی ہے (4) دہی میں زیرہ، الائچی یا خوبانی شامل کر کے کھانا اور لسّی پینا بھی مفید ہے (5) سحری تاخیر سے کریں لیکن اتنی تاخیر بھی نہ کر دیں کہ صُبحِ صادِق کا شک ہونے لگے (6) بغیر شکر والے جوس یا دودھ والے جوس پیجئے کہ پیاس کم لگے گی (7) سَحَری میں شوربے والا سالن استعمال کرنا چاہئے (8) بچّوں کو سحر و افطار میں پروٹین (Protein) والی غذاؤں کے ساتھ دودھ والا شربت دیجئے (9) سحری میں پراٹھے کے بجائے روٹی پر زیتون کا تیل (Olive Oil) لگا کر رات کے بنے سالن کے ساتھ کھانا زیادہ مفید ہے (10) روزے کا دورانیہ طویل ہو تو پیاس سے بچنے کے لئے کھجور کے شیک میں O.R.S ڈال کر پی لیں یہ پانی کی کمی سے محفوظ رکھے گی (11) شوگر کے مریض اگر سَحَری میں کھجور کھائیں تو بلڈ پریشر (Blood Pressure) اور شوگر لیول ٹھیک رہتا ہے، کھجور قوّت کو بحال رکھتی ہے (12) سحری میں کیلا کھانا بہت ہی مفید ہے۔



افطاری میں کیا کھائیں (1) روزہ رکھنے سے شام کے وقت کمزوری محسوس ہونے لگتی ہے جبکہ کھجور کھانے سے جلد توانائی بحال ہو جاتی ہے کیونکہ یہ غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے اور کھجور سے افطار کے پیچھے یہی حکمت کار فرما ہے۔ (2) دن بھر نہ کھانے سے معدے میں تیزابیت ہو جاتی ہے اور کھجور میں ایسی معدنیات اور نمکیات ہوتی ہیں جو تیزابیت



پر قابو پا لیتی ہیں 3 افطاری کے بعد کے اوقات میں پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیجئے تاکہ دن کے وقت جسم میں پانی کی کمی سے بچا جا سکے 4 روزہ کھولنے کے لئے کھجور، دہی، پانی یا تازہ پھلوں کے رس نوش کیجئے 5 ایسے پھل اور سبزیاں جن میں پانی کی وافر مقدار موجود ہو مثلاً خربوزہ، تربوز، کھیرا، ٹماٹر، انگور، سنگترہ، پپیتا اور اناس وغیرہ کا استعمال بہت مفید ہے 6 رمضان میں زیادہ سے زیادہ موسمی پھل استعمال کریں 7 افطاری میں ان غذاؤں کا انتخاب کریں جو معدنیات سے بھرپور، نرم اور جلد ہضم ہونے والی ہوں 8 کولڈ ڈرنک اور بازاری مشروبات کے بجائے روایتی مشروبات مثلاً لسّی، شکنجبین، فالسے کا شربت اور ملک شیک (Milk shake) وغیرہ پینا آپ کی صحت اور جیب دونوں کیلئے مفید ہے 9 افطار کے بعد نمازِ مغرب مسجد میں باجماعت ادا کریں تاکہ افطار اور کھانے کے درمیان وقفہ ہو جائے اور فرض بھی ادا ہو جائے، ایسا کرنے سے کھانا کچھ کم کھایا جائے گا اور ہمارا وزن بھی قابو میں رہے گا 10 بیمار حضرات خصوصاً ذیابیطس (Diabetes) یا دل کے امراض میں مبتلا افراد کو اپنے مُعالِج (Doctor) کے مشورے سے کھانا پینا چاہئے۔

سحری کی احتیاطیں 1 سحر اور افطار میں متوازن خوراک ہی صحت کی ضامن ہوتی ہے 2 سحری کے دوران ایک ساتھ بہت زیادہ پانی پی لینا نقصان دہ عمل ہے اس عمل سے معدہ پانی سے بھر جاتا ہے جو اکثر Vomit یعنی اُلٹی کا سبب بن جاتا ہے 3 چینی یا مصنوعی شکر سے تیار شدہ غذاؤں کا زیادہ استعمال نقصان پہنچاتا ہے 4 سحری میں سادہ غذاؤں کا استعمال کریں اور کوشش کریں کہ مرغّن یا پروٹین والی غذائیں یعنی گوشت وغیرہ کم کھائیں، ان کے کھانے سے دن کے اوقات میں پیاس زیادہ لگے گی 5 زیادہ نمک استعمال نہ کریں 6 گردوں کے مریض سحر و افطار میں پانی کا استعمال رکھیں تاہم ڈائیلائسز (Dialysis) کروانے والے افراد اپنے مُعالجین کی ہدایت پر پانی استعمال کریں 7 ہمیشہ بھوک لگنے کی صورت میں کھائیں، سیر ہونے کی حالت میں اوپر تلے کئی چیزیں نہ کھائیں 8 تلی ہوئی اشیاء سے مکمّل پرہیز رکھئے کہ یہ پیاس کا سبب بنتی ہیں 9 سحری کے وقت روغنی غذائیں زیادہ مقدار میں کھانے سے خون میں شکر کی سطح بڑھ جاتی ہے اس لئے شوگر، بلڈ پریشر وغیرہ کے مریض اپنے طبیب سے لازمی مشورہ کریں اور صرف ان غذاؤں کا انتخاب کریں جو فرض روزوں میں رکاوٹ نہ بنیں۔

افطاری کی احتیاطیں 1 پکوڑے، سموسے اور ان جیسی دیگر اشیاء کھانی ہی ہوں تو ہفتے میں ایک دن کے لئے مخصوص کر دیں کہ یہی آپ کی صحت کے لئے بہتر ہے 2 کڑک چائے، کافی، سافٹ ڈرنک یا اس جیسی دیگر مشروبات، مسالہ جات اور تیز مرچ کھانے سے پرہیز کریں 3 سالن وغیرہ میں مرچ مسالہ نارمل رکھئے کہ تیز مسالے پیاس، سینے کی جلن اور پیٹ کی خرابی کا سبب بنتے ہیں 4 افطار کے وقت بہت ٹھنڈا پانی پینے سے پرہیز کیجئے کہ روزے میں فوراً برف کا ٹھنڈا پانی پی لینے سے گیس، تبخیرِ معدہ اور جگر کے وَرم کا سخت خطرہ ہے۔ 5 افطاری میں کھانا کم کھائیں کیونکہ سارا دن بھوکا رہنے کے بعد اگر آپ کا جسم یک دم بہت زیادہ غذا حاصل کر لیتا ہے تو یہ پیٹ میں گیس پیدا کرنے سمیت معدے کے دیگر امراض کو جنم دے سکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں ان مدنی پھولوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: اس مضمون کی طبّی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطّاری نے کی ہے۔





پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

تربوز اور بینگن

اعجاز نواز عطاری مدنی

تربوز (Watermelon) اور اُس کے فوائد

تربوز موسمِ گرما کا نہایت مُفید پھل ہے، سرکار صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم تربوز اور کھجور کو ملا کر کھاتے اور فرماتے: ہم اس (کھجور) کی گرمی کو اس (تربوز) کی ٹھنڈک کے ساتھ اور اس (تربوز) کی ٹھنڈک کو اس (کھجور) کی گرمی کے ساتھ توڑتے ہیں۔ (ابوداؤد، 3/508، حدیث:3836) گرمی دور کرنے کے لئے تربوز کا شربت بھی پیا جاتا ہے۔ تربوز کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں: کھانے سے پہلے تربوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/442) تربوز کثرت سے کھانا گردوں کے دَرد سے نَجات کا باعث ہے۔ (گھریلو علاج، ص52) تربوز جسم کے تمام اعضا کو قوت پہنچاتا ہے۔ تربوز کا شربت دِل کو فرحت پہنچاتا ہے۔ (پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص217) تربوز فسادِ ہاضمہ، بلڈ پریشر، گرمی کے باعث سر دردو بخار، جگر کی گرمی، وہم، جنون، پاگل پن، اَمراضِ مثانہ، پیشاب کی بندش، بھوک میں کمی، اَمراضِ معدہ، بواسیر، جگر کا بڑھنا، ضُعفِ قلب، قے، یرقان، خارش، خشک کھانسی وغیرہ تمام اَمراض میں بھی مفید ہے۔ **احتیاط** تربوز کھانے کے بعد پانی پینا بسا اَوقات ہیضے کا باعث اور سخت نقصان دہ ہوتا ہے۔

بینگن (Aubergine) اور اُس کے فوائد

بینگن موسمِ سرما و گرما کی ایک مفید سبزی ہے، اس کی بہت سی اَقسام و رنگ ہیں۔ لمبا، گول، بیضوی، سیاہ، جامنی، اَرغوانی (لال)، سَفید۔ اِسے آلو بینگن، بینگن کا بُھرتا، بینگن گوشت، بینگن چاول، بینگن کے پکوڑے کے طور پر پکایا جاتا ہے، اسے صاف کر کے چھلکوں سمیت پکانا زیادہ مفید ہے، بینگن کے چند فوائد یہ ہیں:

بینگن میں فاسفورس، فولاد، وٹامن A، B اور C ہوتے ہیں۔ بینگن بھوک لگاتا ہے۔ مِعدے کو تقویت دیتا ہے۔ قبض کُشا ہے۔ بینگن مِعدے کی گرمی اور گیس کے اِخراج کیلئے بھی مفید ہے۔ بینگن کا سالن کھانے سے بلغم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بینگن کا سالن دِل کیلئے بہت اچھا ہے، اس سے دِل کو تقویت ملتی ہے۔ (پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص290) بینگن کے اندر ایسے اَجزاء پائے جاتے ہیں جو بلڈ پریشر، ذہنی تناؤ اور شوگر کے مرض کو قابو کرنے میں مددگار ہیں۔ ایک تحقیق کے مطابق بینگن میں ایسے قدرتی اَجزاء بھی پائے جاتے ہیں جو کینسر جیسے مُوذِی مرض سے محفوظ رکھتے ہیں۔ بینگن موچ نکالنے اور وَرم دور کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، اس کے ٹکڑوں پر نمک لگا کر کڑاہی میں گرم کرنے کے بعد قدرے ٹھنڈا کر کے متأثرہ حصہ پر باندھنا مفید ہے۔ ہتھیلیوں اور تلووں پر پسینہ آتا ہو تو بینگن کا پانی لگانے سے پسینہ رُک جاتا ہے۔ **احتیاط** بینگن کا کثرت سے استعمال فسادِ خون اور جوڑوں کے درد کا باعث ہے۔ (انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ)



پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

گرمی اور تربوز

ابو اسماعیل عطاری مدنی*

گرمی کے موسم میں بالخصوص دن کے وقت سایہ حاصل کرنے کے لئے کسی سائبان (Shelter) کے نیچے جگہ مل جانا کسی نعمت سے کم نہیں، ان لمحات میں اگر کوئی ٹھنڈا مشروب پینے کو مل جائے تو کیا ہی بات ہے، لیجئے! ایسے ہی گرم موسم کے لئے ایک پھل کے فوائد آپ کے پیشِ خدمت ہیں جسے کھایا بھی جاتا ہے اور اس کا مشروب بھی استعمال ہوتا ہے، موسمِ گرما کا یہ خاص پھل تربوز ہے۔ لذّت، وٹامنز اور معدنی اَجزا سے مالا مال پھل تربوز میں اعلیٰ سطح کا فولک ایسڈ بیٹا کاروٹین (Folic acid beta carotene)، الیکٹرولائیٹس (Electrolytes)، سوڈیم (Sodium) اور پوٹاشیئم (Potassium) کا بہترین ذخیرہ ہوتا ہے۔ 1 یہ اَجزا صحت کو برقرار رکھنے کے ساتھ ساتھ امراضِ قلب، آرتھرائیٹس، دَمے اور کئی اقسام کے کینسر کی روک تھام میں بڑے ہی مددگار ہوتے ہیں 2 مختلف تحقیقات سے پتا چلا ہے کہ تربوز میں "لائکوپین" نامی جزئیات بھی پائی جاتی ہیں جو جسمِ انسانی میں کینسر کی چند اقسام کو پیدا ہونے سے روکنے میں مدد فراہم کرتی ہیں 3 یہ پھل اینٹی آکسیڈنٹ (Antioxidant) کے طور پر بھی کام آتا اور قوّتِ مُدافعت بھی بڑھاتا ہے 4 نیز اینٹی آکسیڈنٹ جِلد کو سورج کی شعاعوں سے ہونے والے نقصان سے بھی بچاتا ہے اور 5 ڈی ہائیڈریشن (Dehydration) کے لئے مددگار ثابت ہوتا ہے 6 اس میں شامل خصوصی اَجزا تیزابیت اور اسٹریس کو بھی ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں 7 یہ پھل جِلد کی نمی اور تروتازگی کو برقرار رکھنے میں بھی مُعاوِن ہوتا ہے 8 اس میں 92 فیصد پانی ہوتا ہے جو کہ انسانی جسم کو پانی کی کمی کا شِکار نہیں ہونے دیتا 9 یہ شریانوں اور ہڈیوں کی صحت کے لئے مفید ہے 10 اس میں موجود وِٹامن اے نظر کمزور ہونے سے بچاتا اور 11 وِٹامن بی جسم کی تھکن اُتارنے کا کام کرتا ہے 12 جبکہ وِٹامن اے اور سی جلد اور بالوں کی حفاظت میں مددگار ہوتا ہے 13 یہ جسمانی چربی کو کم کرتا اور مَسلز کے لئے بھی فائدہ مند ہے 14 جلدی ہضم ہوتا ہے 15 اس کے بیج معدے میں موجود فاضِل مادوں کو خارِج کرتے ہیں 16 یہ نہ صرف مختلف اعضائے جسمانی میں موجود گرمی کے مُضِر اثرات کو کم کرتا ہے بلکہ دماغی گرمی کو بھی دور کرتا ہے

17 مزیدار شربت ایک کپ تربوز، پودینے کی چند پتیاں، ایک چمچ چینی، ایک چمچ لیموں کا رَس اور اَدرک کا چھوٹا سا ٹکڑا بلینڈ کریں اور پی لیں۔ پورا دن سُستی اور کاہلی آپ کے قریب نہیں آئے گی، اِنْ شَآءَ اللہ 18 **ہاضمہ کی بہترین دوا** کالی مرچ، کالا زیرہ اور نمک باریک پیس کر ایک بوتل میں محفوظ کر لیجئے، تربوز پر چھڑک کر استِعمال کیجئے۔ اِس طرح تربوز کی لذّت میں بھی اِضافہ ہو جائے گا اور وہ ہاضمہ کی بہترین دوا ثابت ہوگا اور بھوک بھی چمک اُٹھے گی۔ **احتیاطیں** رات ہو یا دن تربوز کھا کر اوپر سے پانی نہ پئیں، اسے کھا کر فوراً سو جانے سے ہَیضہ (Cholera) ہو سکتا ہے، اسی طرح کھٹا اور گلا ہوا تربوز کھانے سے بھی ہیضہ ہو سکتا ہے۔ جس دن تربوز کھائیں چاول ہرگز نہ کھائیں، بلغمی مزاج والے، معدے کے مریض، جن کو پٹھوں میں دَرد ہو، پیشاب زیادہ آتا ہو وہ تربوز استعمال نہ فرمائیں، تربوز جب بھی کھائیں خالی پیٹ اور ٹھنڈا کر کے کھائیں۔

نوٹ سَرد مزاج والے حضرات تربوز کے استعمال سے پہلے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر لیں۔

اللہ پاک ہمیں اپنی نعمتیں استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اپنا شکر گزار بندہ بھی بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم



پھلوں اور سبزیوں کے فوائد

کھجور کے فوائد

محمد عمر فیاض عطاری مدنی*



کھجور(Date) ایک طاقت بخش اور خوش ذائقہ غذا ہے جس کا استعمال دنیا بھر میں کیا جاتا ہے بالخصوص رَمَضانُ المبارک میں اس کا استعمال مسلم مَمالک میں نمایاں طور پر سامنے آتا ہے۔ افطار کے وقت شاید ہی کوئی ایسا دستر خوان ہو جہاں کھجور موجود نہ ہوتی ہو۔ کھجور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو بھی نہایت مَرغُوب اور پسند تھی۔ آیئے! کھجور کے کچھ خواص اور فوائد جانتے ہیں۔

کھجور کے خواص زمین پر سب سے پہلے حضرتِ آدم علیہ السّلام کی بچی ہوئی مٹی سے کھجور کا درخت پیدا کیا گیا (تفسیر روح البیان، 7/393ملخصاً) کھجور کی خاصِّیَّت گرم اور تَر ہے لہٰذا اسے مُعتدِل کہا جاسکتا ہے جسامت میں چھوٹے سے اس پھل کی تقریباً چار ہزار اقسام بتائی جاتی ہیں مگر مدینہ منوّرہ زادھَا اللہُ شرفاً وّتعظیماً کی عجوہ اور بَرنی کھجور سب سے عمدہ ہیں۔ (رسائلِ طب، ص322، 328)

کھجور کے طبی فوائد 3 فرامینِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم: نَہار مُنہ کھجور کھانے سے پیٹ کے کیڑے مَر جاتے ہیں۔ (جامع صغیر، ص398 حدیث:6394) عجوہ کھجور جنّت سے ہے، اس میں زہر سے شِفا ہے۔ (ترمذی، 4/17، حدیث:2073) کھجور کھانے سے قولنج (یعنی بڑی انتڑی کا درد Colic Pain) نہیں ہوتا۔ (کنز العمال، 10/12، حدیث:28191) امام ذَہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حاملہ کو کھجوریں کھلانے سے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ لڑکا پیدا ہوگا جو کہ خوبصورت، بُردبار اور نرم مزاج ہوگا۔ (مدنی پنج سورہ، ص356) کھجور کے ساتھ کھیرا یا ککڑی ملا کر کھانے سے جسمانی کمزوری اور دُبلاپَن دور ہوتا ہے کھجور کو دودھ میں اُبال کر کھانا بہترین مُقوّی (یعنی طاقت دینے والی) غذا ہے پیلا یرقان (یعنی پیلیا) کیلئے بہترین دَوا ہے رات کو کھجور بھگو کر صبح اس کے پانی کا استعمال دل کے دورے (Heart attack) و دیگر امراضِ قلب کا انتہائی کامیاب اور سَستا علاج ہے پکی ہوئی کھجوروں کو پانی میں بھگو کر ان کا پانی پیا جائے تو پیچش (Dysentery) ختم، معدے اور آنتوں میں صَفرا کی زیادتی کم ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ معدے اور آنتوں کے زخم، اَلسَر اور سوزِش کے لئے بھی کھجور کا پانی پینا بہت مُفید ہے۔ کھجور کی گٹھلی یا چھال کو جلا کر اس کی راکھ زخم پر ڈالنے سے خون آنا بند ہو جاتا ہے۔ کھجور کے درخت سے گوند نکلتی ہے جو آنتوں، گُردوں، پیشاب کی نالیوں کی سوزِش اور بیرونی چوٹوں کے لئے مفید ہے۔

قوتِ حافظہ اور اعصابی کمزوری کا نسخہ 5 عدد کھجوریں اور 10 عدد بادام ایک گلاس دودھ میں گرائنڈ کر کے (یعنی ملک شیک بنا کر) پینا قوتِ حافظہ کا بہترین نسخہ ہے نیز جسمانی اور اعصابی کمزوری میں ہر عمر کے افراد کے لئے بہت مفید ہے۔

کھجور استعمال کرنے کی احتیاطیں ایک وقت میں 5 تولہ (تقریباً 60 گرام) سے زیادہ کھجوریں نہ کھائیں پرانی کھجوریں کھاتے وقت کھول کر اندر سے دیکھ لیجئے کیونکہ اس میں بعض اوقات سُرسُریاں (چھوٹے چھوٹے لال کیڑے) ہوتے ہیں بعض بیچنے والے چمکانے کے لئے سرسوں کا تیل لگاتے ہیں نیز مکھیوں کی بیٹ وغیرہ بھی لگی ہوتی ہے لہٰذا کھجور ہمیشہ دھو کر ہی استعمال فرمایئے۔ (ماخوذ از مدنی پنج سورہ، ص359)

نوٹ: تمام دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

(یہ مضمون ایک ماہر حکیم صاحب سے بھی چیک کروایا گیا ہے۔)



سحری و افطاری کی تیاری

بنتِ ضیاء الحق عطاریہ مَدَنِیَّہ

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور ہر عاقل بالغ مسلمان پر رمضان کے روزے فَرض ہیں۔ روزے کے جہاں اُخْرَوِی فوائِد ہیں وہیں اس کے بہت سے طِبّی فوائد (Medical Benefits) بھی ہیں اُن فوائد کے حُصول کے لئے لازم ہے کہ سَحَری و اِفطاری میں مُتَوازن (Balanced) اور صحت بخش غذا اِستِعمال کی جائے۔

ہمارے یہاں اس ماہِ مبارک میں سحری کے وقت عُموماً دستر خوان پر پراٹھے اور ایسے کھانے رکھے جاتے ہیں جو دیر سے ہضم ہوتے ہیں، اسی طرح افطاری کے وقت دستر خوان کو پکوڑوں، سموسوں اور دیگر فاسٹ فوڈز سے سجانے کے ساتھ ساتھ سافٹ ڈرنک اور رنگ برنگے مشروبات سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے، اور پھر "تُو چل میں آیا" کے مصداق پیٹ پر اتنا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے کہ اس ماہِ مبارک میں پیٹ اور گلے کے اَمراض لے کر کلینک اور اسپتالوں میں آنے والوں کی تعداد میں کئی گُنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بالخصوص رمضان المبارک میں ثقیل تلی ہوئی، چکنائی والی اشیاء اور فاسٹ فوڈ کے استعمال سے گریز کریں۔ اللہ پاک کی نعمتوں کو درست اور صحیح طریقے سے استعمال کرنے ہی میں ہماری صحت اور سلامتی کا راز پوشیدہ ہے اس لئے سحری اور افطاری کے لئے سادہ اور مناسب قیمت کی مگر بہترین خُصُوصیات کی حامل 5 غذائیں درج ذیل ہیں: **(1) کھجور:** یہ رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبوب غذا ہے، کھجور سے روزہ افطار کرنا سنّت ہے۔ کھجور حیاتین (Vitamins) سے بھرپور پھل ہے اور جلد بدن کا حصّہ بن جاتی ہے۔ **(2) شہد:** اس کے بارے میں ارشادِ ربّانی اور فرمانِ نبوی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے کہ شہد میں شفا ہے۔ روزہ دار اگر سحری میں دودھ میں ایک چمچ شہد ملا کر پی لے اور پھر مغرب کے بعد معمول کی سادہ غذا کھائے تو اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ طاقت بھی برقرار رہے گی اور روزے میں بھی آسانی ہو گی۔ **(3) دہی:** روزہ دار سحری و افطاری دونوں میں دہی کا استعمال کرے تو یہ معدے کو دُرست رکھے گا اور روزے میں آسانی ہو گی۔ **(4) دودھ:** یہ ایک مکمل غذا ہے افطار کے وقت تین یا سات کھجوریں دودھ میں ڈال کر دودھ پی لیا جائے تو صحت و توانائی بحال ہو جائے گی۔ **(5) پھل اور سلاد:** رمضان المبارک میں پھلوں اور سلاد کا خوب استعمال کریں، پھل صرف افطار میں ہی نہیں بلکہ سحری میں بھی کھائیں۔

اللہ کریم ہم سب کو اِسراف سے بچتے ہوئے سنّت کے مطابق سحری و افطاری کرنے نیز اپنے دستر خوان کو جلدی ہضم ہونے والے، مُتوازن اور سادہ کھانوں سے مُزَیَّن کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں



نماز اور بچے

مولانا محمد جاوید عطاری مَدَنی*

ہمارے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ یعنی اپنے بچّوں کو نماز کا حکم دو۔

(ابوداؤد، 1/208، حدیث:495)

پیارے بچّو! نمازِ دینِ اسلام کا ایک اہم بنیادی رُکن (یعنی ضروری حصہ) ہے۔ دن رات میں مسلمان پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ نماز ہمارے پیارے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، نماز پڑھنے سے دلی سکون ملتا ہے، نماز جنّت کی چابی ہے، نماز دوزخ سے نجات دلاتی ہے، نماز اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو راضی کرنے کا سبب بنتی ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص نمازِ فجر ادا کرنے کے لئے مسجد میں نہیں آیا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر اسے بلوایا تو اس نے حاضر ہو کر عرض کی: میں بیمار تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم کسی اور کے (یعنی میرے) پاس آسکتے ہو تو نماز کے لئے بھی نکلا کرو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/379، حدیث:1، فیضان نماز، ص223 ملخصاً)

اچھے بچّو! جب نماز کا وقت آجائے تو ہوم ورک، بچّوں کے ساتھ مل کر باتیں کرنا، کھیل کود اور دیگر کام کاج روک کر نماز پڑھنی چاہئے۔ تھوڑی سی کوشش کرنے سے ہم بآسانی نمازوں کی پابندی کر سکتے ہیں۔

رحمت کے شامیانوں میں خوشبو کے ساتھ ساتھ
ٹھنڈی ہوا چلائے گی اے بھائیو! نماز

اللہ پاک ہمیں پانچ وقت کی نماز پڑھتے رہنے اور دین کے دیگر احکامات پر بھی عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مدنی چینل کا مشہور و معروف سلسلہ ذہنی آزمائش

علم کے خزانہ سے مالا مال بڑوں اور بچوں کے لیے یکساں مفید پروگرام
بیسیوں عنوانات کے تحت پچاسوں موضوعات کے سینکڑوں سوالات و جوابات پر مشتمل
ممتاز و منفرد موبائل ایپلی کیشن

ذہنی آزمائش کوئیز ایپلی کیشن

ہر لیول کے پورا ہونے پر پائیں کارکردگی سمری

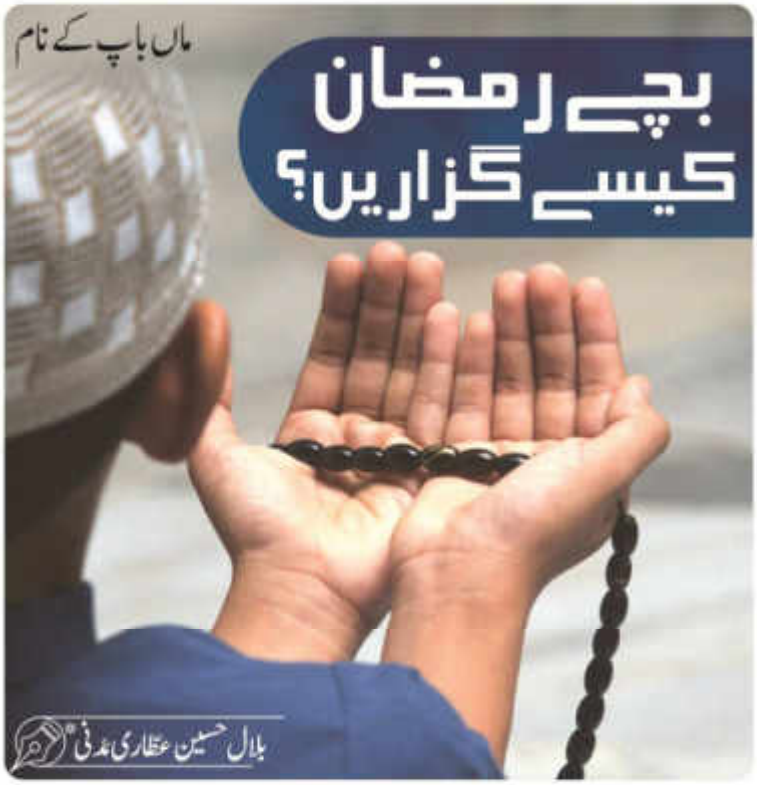
ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد آف لائن استعمال کرنے کی سہولت



ہر سوال کے چار جوابات دیئے ہیں جن میں سے ایک درست ہے۔

ہر سوال کے دو اشارے ہیں۔ اور بہت کچھ۔

اس ایپلی کیشن کو ابھی ڈاؤن لوڈ کیجئے اور شیئر بھی کیجئے۔



رمضانُ المبارک بڑوں سمیت بچّوں کے لئے بھی اللہ پاک سے اپنا رُوحانی تعلق مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے کہ اس مہینے مسلمان اللہ پاک کی رضا حاصل کرنے والے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں مگر ممکن ہے والدین کے ذہن میں یہ سوال آئے کہ "بچّے رمضان کیسے گزاریں؟" یہاں 16 ایسے نِکات (Points) لکھے گئے ہیں جو آپ کو اس سوال کے حل میں مدد فراہم کریں گے، ملاحظہ فرمائیں:

1 بچّوں کے لئے والدین رول ماڈل (عملی نمونہ) ہوتے ہیں، بچّے ہر وہ کام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو وہ اپنے والدین کو کرتا دیکھتے ہیں لہٰذا آپ ان کے سامنے وہ کام کریں جو ان سے کروانا چاہتے ہیں 2 بچّوں کو نماز کی طرح روزہ رکھنے کا عادی بنائیں، انہیں روزہ رکھنے کی مشق اس طرح بھی کروائی جاسکتی ہے کہ پہلے انہیں چند گھنٹے بُھوک برداشت کرنے کا ذہن دیں پھر بتدریج (Gradually) اس دورانیے (Duration) کو بڑھاتے جائیں، جب بچہ روزہ رکھنے کے قابل ہو جائے تو اسے روزے رکھوائیں 3 پہلی بار روزہ رکھنے والے بچّوں کی خوب حوصلہ اَفزائی کریں 4 روزہ رکھنے والے بچّوں کا ایسا شیڈول ترتیب دیں جس میں عبادت، آرام اور دیگر مناسب سرگرمیوں کی خوب رعایت ہو نیز انہیں عام دنوں کی طرح زیادہ کھیلنے کُودنے سے باز رکھیں ورنہ اِفطار کے وقت تک صبر کرنا کافی مشکل ہو سکتا ہے 5 جو بچّے بہت چھوٹے ہونے کی بناء پر روزہ نہیں رکھ رہے انہیں اِحترامِ رمضان میں باہر کھانے پینے سے منع کریں 6 بچّوں کو ان کی عمر کے مطابق رمضان کے فضائل اور روزے کے عام فہم مسائل بالکل آسان انداز میں بیان کریں، اس کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی کتاب "فیضانِ رمضان" بہت مفید ہے 7 بچّوں کو بتائیں کہ روزے کا مطلب صرف کھانا پینا چھوڑنا نہیں، بلکہ ہر اس کام سے باز رہنا ہے جو اللہ پاک کو ناپسند ہو مثلاً: گالی دینا، فلمیں دیکھنا، غصّہ کرنا، جُھوٹ بولنا، غیبت کرنا اسی طرح دیگر بُرے کام 8 بچّوں کو روزے کی تاریخ بتائیں کہ بیٹا! روزہ بہت قدیم (Old) عبادت ہے، حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر اب تک تمام اُمّتوں پر روزے فرض تھے، رمضان کے روزے 10 شعبان 2 ہجری میں فرض ہوئے تھے۔ (صراط الجنان، 1/290) 9 بچّوں کو روزہ رکھنے کا مقصد بتائیں کہ بیٹا! روزہ رکھنے کا مقصد تقویٰ و پرہیز گاری حاصل کرنا ہے 10 والد کو چاہئے کہ سمجھ دار بچّوں کو نماز پڑھنے کے لئے اپنے ساتھ مسجد لے کر جائے جبکہ مائیں بچیوں کو گھر میں اپنے ساتھ نماز پڑھائیں 11 بچوں کو روزہ رکھنے، افطار کرنے اور شبِ قدر کی دُعا یاد کرائیں 12 بچّوں کے ساتھ مل کر قراٰنِ پاک کی تلاوت کریں 13 اِفطاری کے لئے دسترخوان لگاتے وقت بچّوں سے مدد لیجئے تاکہ ان میں روزوں کا شوق بڑھے 14 بچّوں کے ہاتھ سے صدقہ و خیرات کروائیں تاکہ ان میں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا شوق پیدا ہو 15 پڑوسیوں کے ہاں کھانے کی اشیا اور افطاری وغیرہ بچوں کے ہاتھ بھجوائیں تاکہ وہ اچّھا پڑوس نبھانے کے عادی بنیں 16 بچوں کو یہ ذہن دیجئے کہ رمضانُ المبارک گزر جانے کے بعد بھی اسی طرح عبادت کرتے رہنا ہے۔



ابو عبید عطاری مدنی*

میں کل روزہ رکھوں گا، عُمَر نے اپنے ہم جماعت (Class Fellow) دانش کو بتایا تو وہ حیران ہو گیا۔ **دانش:** تم تو ابھی چھوٹے ہو، روزہ کیسے رکھو گے؟ میں گیارہ سال کا ہوں مگر امی کہتی ہیں کہ بڑے ہو کر روزہ رکھنا۔ **عُمَر:** میرے دادا کہتے ہیں کہ جب بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت آجائے اور روزہ رکھنے سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہئے۔ **دانش:** روزے میں بھوک پیاس بہت لگتی ہے۔ **عُمَر:** امی مجھے ایسے طریقے سے روزہ رکھوائیں گی کہ بھوک پیاس کم سے کم لگے گی۔ **دانش:** وہ کیسے؟ **عُمَر:** معلوم نہیں! امی کو پتا ہے۔ دوپہر کو عمر نے امی سے پوچھا: امی! مجھے روزے میں بھوک تو نہیں لگے گی؟ **امی:** تم فکر مت کرو! رات دیر تک ہمارے ساتھ باتیں کرنا اور ٹی وی دیکھنا، صُبح سَحَری کر کے سو جانا، دوپہر میں اُٹھنا، ایک ڈیڑھ گھنٹا کھیلتے رہنا پھر تمہارے پسندیدہ کارٹون لگادوں گی یوں ڈھائی تین گھنٹے اور گزر جائیں گے، کچھ دیر باہر دوستوں میں گھوم پھر لینا یا ویڈیو گیم کھیلتے رہنا، مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی تمہیں نئے کپڑے پہنا کر گلے میں پھولوں کا ہار ڈال دوں گی۔ امی کی باتیں سُن کر عمر خوش ہو گیا۔ شام کے وقت عمر کے دادا کو معلوم ہوا کہ کل عمر روزہ رکھے گا تو وہ بہت خوش ہوئے مگر جب عمر نے انہیں اپنے روزے کا جدوَل (Schedule) بتایا تو وہ پریشان ہو گئے۔ **دادا:** عمر بیٹا! آپ کے اس پروگرام میں تو گناہ[1] بھی شامل ہیں حالانکہ جدوَل (Schedule) میں گناہ اور فضول کام نہیں ہونے چاہئیں۔ کارٹون دیکھنے اور گیم کھیلنے میں وقت ضائع ہوتا اور روزے کی نورانیت کم ہو جاتی ہے، صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رہنا روزے کا اصل مقصد (Purpose) نہیں ہے، پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ روزہ عبادت کا دروازہ ہے۔ (جامع صغیر، ص: 146، حدیث: 2415) اس لئے ہمیں روزے میں اور زیادہ عبادت، ذکر و دُرود، تلاوت اور نیک کام کرنے چاہئے۔ **عُمَر:** پھر میں بھوک پیاس سے کیسے بچوں گا؟ **دادا:** روزے میں بھوک پیاس کو برداشت کرنے پر ثواب ملتا ہے، اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ روزے میں بھوک پیاس کم لگے تو بھاگ دوڑ، کھیل کود اور خواہ مخواہ دھوپ میں گھومنے پھرنے سے دُور رہیں پھر یہ کہ اللہ پاک کو راضی کرنے کے خیال سے ہمارے اندر ہمت اور طاقت آجاتی ہے جبھی تو اچھے اچھے کھانے اور مزیدار شربت سامنے ہونے کے باوجود ہم کچھ بھی نہیں کھاتے پیتے۔ **عُمَر:** کیا واقعی! ہمارے اندر اتنی ہمت آجاتی ہے؟ **دادا:** ہاں بیٹا! ایسا ہی ہوتا ہے، تو بس! کل جس طرح میں کہوں گا آپ نے ویسے ہی کرنا ہے، عمر نے ہاں میں اپنا سر ہلا دیا۔ اگلے دن عمر سحری کرنے کے بعد دادا کے ساتھ فجر کی نماز پڑھنے مسجِد پہنچ گیا، نماز کے بعد قراٰنِ پاک پڑھا پھر درود پاک پڑھتا رہا، پھر دادا کے ساتھ مسجِد سے باہر آیا اور گھر پہنچ کر سو گیا، ظہر کی اذان ہوئی تو دادا نے اسے اٹھا دیا، نماز کے بعد اس نے تلاوتِ قراٰن کی اور گھر آکر علمِ دین سیکھنے کی نیت سے مدنی چینل دیکھنے لگا، عصر کے بعد ذکر و دُرود کرتا رہا۔ افطار کے قریب عمر نئے کپڑے پہنے، گلے میں پھولوں کا ہار ڈالے مہمانوں کے سامنے موجود تھا، ہر کوئی اسے مبارکباد دے رہا تھا مگر وہ سوچ رہا تھا کہ اللہ پاک کی مہربانی سے اس کا روزہ گناہوں اور فضول کاموں سے مَحفُوظ رہا، روزہ افطار کرتے ہوئے اسے یوں لگا کہ اس نے اپنے پاک رَبّ کی رَحمت کو پالیا، ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

---

(1): نابالغ بچے اگر گناہ کا ارتکاب کرلیں تو ان کے نامہ اعمال میں اگرچہ گناہ نہیں لکھا جاتا، تاہم بچپن سے ہی بچوں کو گناہوں سے بچنے کی تربیت دینی چاہئے۔



چُھٹیاں کیسے گزاریں؟

مجلس دارالمدینہ (شعبۂ نصاب)

دعوتِ اسلامی کے اسکول سسٹم "دارُ المدینہ" اور دیگر سرکاری و نجی اسکولوں میں گرمیوں کی چھٹیوں (Summer Vacations) کو زیادہ سے زیادہ کارآمد بنانے کے لئے چند مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں: **(1) ہوم ورک** عُموماً چھٹیوں میں طَلَبہ کو ہوم ورک (Home Work) دیا جاتا ہے، لیکن کئی طَلَبہ اِس مُعاملے میں سُستی سے کام لیتے ہیں، جس کے نتیجے میں اُنہیں چھٹیوں کے اِختتام پر آزمائش کا سامنا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہوم ورک مکمل کرنے کے لئے یومیہ (Daily) کچھ صفحات مقرر کر لیجئے یا ابتدائی دِنوں میں زیادہ وقت دے کر ہوم ورک مکمل کر لیجئے۔ **(2) خوش خط لکھنے کی مشق** خوبصورت لکھائی نفیسِ طبیعت کا پتا دیتی ہے۔ اگر آپ کی لکھائی خوبصورت نہیں ہے تو چھٹیاں آپ کے لئے سنہری موقع ہیں، خوب لکھنے کی مشق کیجئے، چاہیں تو مکتبۃ المدینہ کی کوئی کتاب سامنے رکھ کر اُسے کاپی پر اتارنے کی ترکیب کیجئے! علمِ دین بھی حاصل ہو گا اور لکھائی بھی بہتر ہو جائے گی۔

(3) تلاوتِ قرآن ماہِ رمضان ماہِ نزولِ قرآن بھی ہے۔ حقیقی نورانیت حاصل کرنے کے لئے خوب تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کیجئے، اگر قرآن پڑھنا نہیں جانتے تو چھٹیوں سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے اپنے قریبی مدرَسَۃ المدینہ (جُزوقتی) میں داخلہ لے کر دُرُست مخارج کے ساتھ قرآن سیکھنے کی ترکیب کیجئے! نورِ قرآن سے زندگی پُرنور ہو جائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(4) دینی کُتُب کا مُطالَعہ علمِ دین حاصل کرنے کا ایک ذریعہ دینی کُتُب کا مُطالَعہ بھی ہے۔ لہٰذا مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کُتُب و رسائل کے مُطالَعہ کا مضبوط جَدْوَل بنائیے! اور مُطالَعہ کے مدنی پھول بھی الگ سے لکھ کر محفوظ کرنے کی ترکیب کیجئے، علمِ دین کا کثیر خزانہ ہاتھ آئے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(5) سنتوں بھرے اجتماع و مدنی مذاکرے میں شرکت بالخصوص چھٹیوں کے ان قیمتی دنوں میں ہر جمعرات کو بعد نمازِ مغرب ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماع اور ہر ہفتے کے دن بعد نمازِ عشا ہونے والے مدنی مذاکرے میں شرکت کرنا نہ بھولئے، چھوٹی عمر کے مدنی منّے اپنے والد یا سرپرست کے ساتھ شرکت کریں۔

(6) مدنی کورسز کئی طلبہ و طالبات کو چھٹیوں میں مختلف کورسز کرنے کا شوق ہوتا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں **مجلس مدنی کورسز** کے تحت وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، بالخصوص مجلس شعبۂ تعلیم سے وابستہ **اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں** کے لیے چھٹیوں میں **مدنی کورسز** (مثلاً فیضانِ نماز کورس، اصلاحِ اعمال کورس، 12 مدنی کام کورس) کا اِہتمام کیا جاتا ہے۔ (مدنی کورسز کی مزید معلومات کے لیے متعلقہ ذمہ داران دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے)

(7) مدنی قافلوں میں سفر چھٹیوں میں مَدَنی قافلے میں علمِ دین سیکھنے کی نیت سے سفر کیجئے! عاشقانِ رسول کی صحبتوں اور نیکی کی دعوت کی مدنی بہاروں کے طُفیل آپ کی چھٹیوں کو مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(دس 10 سال سے زائد عمر والے سمجھدار مدنی منّے اپنے والد صاحب یا بڑے بھائی کے ساتھ مدنی قافلے میں سفر کر سکتے ہیں۔)



بچوں کی فرضی کہانی

چھٹیوں میں قرآن پاک مکمل کرلیا

ابو عبید عطاری مدنی*

خُرم بیٹا! کئی سال ہو چکے ہیں آپ نے قرآنِ پاک کھول کر بھی نہیں دیکھا، **خرم:** امّی! ایک مرتبہ پڑھ لیا ہے نا! کافی ہے، آپ میرا بیگ پیک کر دیں، اس مرتبہ میں گرمیوں کی چھٹیاں ماموں کے گاؤں میں گزاروں گا، وہاں سلیم اور جُنید کے ساتھ خُوب کھیلوں گا اور سیر و تفریح بھی کروں گا۔ 2 دن بعد خُرم گاؤں میں تھا، سلیم اور جنید اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے، اگلے دن فجر کی نماز اور ناشتے سے فارغ ہو کر تینوں گھومنے پھرنے نکل گئے، دوپہر ایک بجے گھر واپس آکر کھانا کھایا پھر مسجد میں جاکر باجماعت ظہر کی نماز پڑھی، **سلیم:** خرم بھائی! آپ اب گھر جا رہے ہو یا ہمارے ساتھ بیٹھ کر امام صاحب کو قرآنِ پاک سناؤ گے؟ **خرم:** آپ دونوں نے ابھی تک قرآن نہیں پڑھا؟ **جنید:** قرآن تو ہم پڑھ چکے ہیں لیکن امام صاحب کو روزانہ ایک پاؤ (پارے کا چوتھا حصہ) سناتے ہیں۔ کچھ دیر بعد امام صاحب تشریف لائے تو سلیم اور جنید نے باری باری قرآنِ پاک پڑھا۔ امام صاحب نے خرم سے پوچھا: کیوں بیٹا! آپ قرآنِ پاک نہیں سنائیں گے؟ **خرم:** میں 4 سال پہلے ہی قرآن پڑھ چکا ہوں۔ **امام صاحب:** یہ بتائیے کہ اگر کوئی گھر کئی سال سے بند پڑا ہو اور وہاں کی صفائی بھی نہ ہوتی ہو تو اس کی حالت کیا ہوگی؟ **خرم:** وہاں دُھول مٹی ہوگی، **امام صاحب:** گھر کی آبادی انسان و سامان سے جبکہ دل کی آبادی قرآن سے ہوتی ہے جسے قرآن بالکل یاد نہ ہو یا پھر یاد تو ہو مگر کبھی اس کی تلاوت نہ کرے یا اس پر عمل نہ کرے اس کا دل ایسا ہی ویران ہے جیسے خالی گھر، ہمارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے: جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی، 4/419، حدیث:2922) **خرم:** کیا قرآن ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے؟ **امام صاحب:** قرآنِ پاک کو ایک بار نہیں، بار بار پڑھنا چاہئے، **خرم:** بار بار کیوں؟ **امام صاحب:** ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ قرآن کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کو خود پر لازم کرلو کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمانوں میں ذخیرہ ہوگا۔ (ابن حبان، 1/289، حدیث:362) اچھا یہ بتائیے کہ آپ اسکول کی کتابیں کیوں پڑھتے ہیں؟ **خرم:** تاکہ ہم انہیں یاد کریں اور امتحان میں اچھے نمبر حاصل کریں اور ترقّی کرتے جائیں، **امام صاحب:** قرآنِ پاک یاد کرکے، اس کی بار بار تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کرکے ہم آخرت کے امتحان میں اچھے طریقے سے کامیاب ہوسکتے ہیں اور جنّت میں بُلند درجات حاصل کرسکتے ہیں، قرآن ایک عظیم کتاب ہے جو پیارے نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازل ہوئی اور یہ رہتی دنیا تک کیلئے ہدایت ہے۔ قرآن کو سننے، دیکھنے، چھونے اور پڑھنے پر بھی ثواب ملتا ہے، اس کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں، دل کو سکون اور اطمینان ملتا ہے، ہمارے ظاہر و باطن کی اِصلاح ہوتی ہے، یہی قرآن ہمیں آخرت کی یاد دلاتا ہے، اسی لئے اچھے والدین یہ چاہتے ہیں کہ ان کے بچّے کم عُمری میں ہی قرآن پڑھنا سیکھ جائیں اور پھر اس کی بار بار تلاوت کریں۔ قرآنِ پاک کی تلاوت اللہ پاک کے پیارے بندوں کا پسندیدہ کام ہے، پیارے صحابی حضرتِ سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی شہادت کے وقت بھی قرآنِ مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔

امام صاحب کی باتیں سُن کر خرم بھی روزانہ امام صاحب کو قرآنِ پاک سنانے لگ گیا، شُروع میں اسے مشکل ہوئی مگر اس نے ہمّت نہ ہاری اور پڑھتا رہا، آخر کار اس کی گاؤں سے واپسی کا دن آگیا۔ **امام صاحب:** خرم بیٹا! مَاشَآءَاللہ تم نے ان چھٹیوں میں قرآنِ پاک ختم کرلیا ہے واپس جاکر بھی اسی طرح قرآنِ پاک پڑھتے رہنا اور کبھی سُستی مت کرنا، **خرم:** جی امام صاحب! اِنْ شَآءَاللہ! میں ایسا ہی کروں گا، یہ کہہ کر خرم امام صاحب کی دُعائیں لیتا ہوا رخصت ہوگیا۔

فلموں سے ڈراموں سے عطا کردے تُو نفرت
بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص117)

اسلام اور عورت



کتنی عیدی ملی؟

اُمِّ میلاد عطاریہ

یقیناً رَمَضانُ المبارک عاشقانِ رمضان کے لئے نہایت ہی خوشی کا مہینا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس مبارک ماہ کے رخصت ہونے پر کئی عُشاق کے دل غم میں ڈوب جاتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک نے رَمَضانُ المبارک کے شکرانے میں ایک خوشی کا موقع بھی عطا فرمایا جسے عیدُ الفطر کے نام سے جانا جاتا ہے، جو کہ ایک اہم اسلامی مذہبی تہوار ہے اسے مسلمان یکم شوال کو جوش و خروش کے ساتھ مناتے ہیں نیز عید عربی زبان کا لفظ ہے اور اسے خوشی، فرحت وغیرہ کے معانی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور اس دن روزہ رکھنے سے شریعتِ مطہرہ نے منع فرمایا ہے۔

مسلمانوں میں عیدُ الفطر منانے کے مختلف انداز پائے جاتے ہیں، مثلاً عید کے موقع پر نئے کپڑے پہننا، گھروں میں لذیذ اور طرح طرح کے کھانے بنوانا، رشتہ داروں یا دوستوں سے ملاقات کے لئے جانا اور بیرونِ ملک سے آکر اپنے والدین کے ساتھ عید منانا وغیرہ لیکن ان سب معمولات کے ساتھ ساتھ عید کے موقع پر عیدی لینے اور دینے کا بھی سلسلہ ہوتا ہے، جس میں ماں باپ اپنے بچّوں کو عیدی کے طور پر پیسے دیتے ہیں، اسی طرح بچّے بڑے بہن بھائیوں سے بھی عیدی طلب کرتے ہیں نیز دیگر رشتے داروں کے بچّوں کو بھی عیدی پیش کی جاتی ہے۔

اسی طرح شادی شدہ بیٹی کے گھر عیدی بھجوانے کا بھی رواج پایا جاتا ہے، یقیناً یہ بیٹیوں سے محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے، لیکن اس موقع پر بعض ناخوش گوار معاملات ہو جاتے ہیں جن سے سب کو بچنا چاہئے اور وہ یہ کہ عیدی ملنے کے بعد خواتین ایک دوسرے سے اس عیدی کا تذکرہ کرتی ہیں اور مقابلہ بازی شروع ہو جاتی ہے کہ میرے گھر والوں نے تو مجھے اتنا سارا سامان بھیجا، تمہیں "کتنی عیدی ملی؟" اور تمہارے گھر والوں نے تمہیں عیدی میں کیا دیا؟ یاد رکھئے! اس طرح کے سوالات دوسری اسلامی بہن کو پریشان کر سکتے ہیں، حالانکہ ہمارا رَوَیّہ اس کے برعکس ہمدردانہ اور دوسری اسلامی بہنوں کی خیر خواہی والا ہونا چاہئے، جسے جو بھی عیدی ملے اسے اس پر راضی اور خوش رہنا چاہئے اور اللہ کریم کی بارگاہ میں شکر ادا کرنا چاہئے کہ شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں یہ بات بھی ضرور مدِّ نظر رہے کہ عیدی دینا کوئی واجب یا لازمی نہیں لہٰذا والدین یا دیگر رشتہ دار جو بھی عیدی دیں اگر وہ اپنی خوشی اور استطاعت سے دے سکتے ہیں تو بے شک دیں، لیکن اس کے لئے خود کو مشقت میں ڈالنے یا خود پر جبر کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں اور جسے عیدی نہ ملی تو وہ بھی ناراض نہ ہو اور نہ ہی دل چھوٹا کرے۔ نیز سسرال والوں کو اور بالخصوص ساس کو چاہئے کہ اس معاملے میں بھی اپنی بہو کو پریشان نہ کریں بلکہ آپس میں محبت سے رہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عید کی خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی۔ اللہ پاک ہمیں شریعت کی روشنی میں عید منانے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔



خدمتِ قراٰن اور دعوتِ اسلامی

ذوالقرنین عطاری مدنی

قراٰنِ پاک آسمانی کتابوں میں سے آخری کتاب ہے جسے اللہ پاک نے سب سے آخری نبی، محمدِ عربی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر نازِل فرمایا۔ اس کو پڑھنا، پڑھانا، دیکھنا اور چُھونا عبادت ہے۔ قراٰنِ پاک کو شایانِ شان طریقے سے شائع (Publish) کرنا، دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا دُرُست ترجمہ اور تفسیر کرنا، مسلمانوں کو دُرُست قراٰن پڑھنا سکھانا، مساجد و مدارس، عوامی جگہوں مثلاً (ایئر پورٹ، ریلوے اسٹیشن و بس اسٹینڈ وغیرہ کی جائے نماز) میں قراٰنِ کریم پہنچانا اور احکامِ قراٰن پر عمل کی ترغیب دلانا وغیرہ خدمتِ قراٰنِ پاک کی مختلف صورتیں ہیں۔ **خدمتِ قراٰن کی تاریخ** سب سے پہلے خدمتِ قراٰنِ مجید کی عظیم سعادت صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو حاصل ہوئی جنہوں نے اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے قراٰنِ مقدّس کی تعلیم حاصل کی، دیگر مسلمانوں تک قراٰنِ مجید اور اس کے احکام پہنچائے، بعض حضرات نے حفظِ قراٰن کی سعادت پائی نیز سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد قراٰنِ پاک کو جمع کرنے کا اِہتمام فرمایا چنانچہ جنگ یَمامہ میں بہت سے حُفّاظ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی شہادت کے بعد حضرتِ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرتِ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو جمعِ قراٰن کا مشورہ دیا۔ حضرتِ سیدنا عمر فاروق کے مشورے کو قبول فرماتے ہوئے حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالٰی عنہ کو قراٰنِ مجید جمع کرنے کا حکم فرمایا (بخاری، 3/398، حدیث: 4986) اور بعد میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسی جمع شدہ نسخے کی نقول تیار کروا کے مختلف علاقوں میں روانہ فرمائیں۔ (بخاری، 3/399، حدیث: 4987) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے بعد تابعین، تبعِ تابعین اور ہر دور کے بزرگانِ دِین رضوان اللہ تعالٰی علیہم اَجمعین نے خدمتِ قراٰنِ پاک کو اپنا معمول بنایا اور قراٰنِ کریم کے ترجمہ، تفسیر، احکامِ قراٰن کی وضاحت، علومِ قراٰن کی تفصیل، قراٰنِ پاک پر ہونے والے اِعتراضات کے جوابات، الغرض کثیر قرآنی موضوعات پر بے شمار کتابیں تصنیف فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بزرگانِ دِین کی قراٰنِ پاک سے لاجواب محبت اور خدمتِ قراٰن کے جذبے کے برعکس آج کا مسلمان قراٰنِ پاک سے دُور ہوتا چلا جارہا ہے۔ اس عظیم کتاب کی تلاوت، ترجمہ و تفسیر کا مطالَعہ اور احکامِ قراٰن پر عمل کا جذبہ دن بدن کم ہوتا جارہا ہے۔ بدقسمتی سے اب ایسا لگتا ہے کہ قراٰنِ مجید صرف لڑائی جھگڑے کے موقع پر قسم اُٹھانے اور شادی کے موقع پر حصولِ برکت کے لئے دُلہن کے سر پر رکھنے کے لئے رہ گیا ہے۔ ان پُرفتن حالات میں قراٰنِ پاک سے مسلمانوں کا رشتہ مضبوط کرنے اور فیضانِ قراٰن کو عام کرنے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** مختلف انداز سے کوشاں ہے۔ دعوتِ اسلامی کس کس طرح خدمتِ قراٰن کر رہی ہے اس کی چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے: **تدریس (Teaching) کے ذریعے خدمتِ قراٰن** ❀ دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو بلا مُعاوضہ تجوید و مَخارِج کے ساتھ دُرُست تلاوتِ قراٰن سکھانے کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان اور مدرسۃ المدینہ بالغات جبکہ مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں کو حفظ و ناظرہ کی تعلیم دینے کے لئے مدرسۃُ المدینہ لِلبَنین اور مدرسۃُ المدینہ لِلبَنات قائم ہیں نیز جن مقامات پر قراٰن کریم پڑھانے والے بآسانی دستیاب نہیں ہوتے وہاں کے لئے مدرسۃ المدینہ آن لائن کا بھی سلسلہ ہے۔ متعدّد مدارسُ المدینہ میں مدنی مُنّوں کو قیام و طعام کی

سہولت بھی دستیاب ہے۔ غیر رہائشی مدارسُ المدینہ میں 8 گھنٹے کا دورانیہ ہوتا ہے جبکہ ایک اور دو گھنٹے کے جُزوقتی (Part Time) مدارسُ المدینہ بھی اپنی مدنی بہاریں لُٹا رہے ہیں۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اس وقت ملک و بیرونِ ملک کم و بیش 2734 مدارسُ المدینہ قائم ہیں، جن میں تقریباً 128737 (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار سات سو سینتیس) مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں زیرِ تعلیم ہیں جبکہ اساتذہ سمیت کل مدنی عملے (اسٹاف) کی تعداد تقریباً 7268 ہے۔ 2017ء میں تقریباً 5229 (پانچ ہزار دو سو انتیس) مدنی مُنّوں اور مدنی مُنّیوں نے حفظِ قراٰن اور تقریباً 20580 (بیس ہزار پانچ سو اسّی) نے ناظرہ قراٰنِ کریم پڑھنے کی سعادت حاصل کی، اب تک کم و بیش 74329 (چوہتّر ہزار تین سو انتیس) مدنی مُنّے اور مدنی مُنّیاں حفظِ قراٰن جبکہ تقریباً 215882 (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بیاسی) ناظرہ قراٰنِ پاک پڑھنے کی سعادت پا چکے ہیں۔ **مدرسۃ المدینہ آن لائن** میں دُنیا بھر سے تقریباً 7 ہزار طلبہ و طالبات پڑھ رہے ہیں۔ ان کو پڑھانے والوں کی تعداد تقریباً 633 جبکہ **مدنی عملے** (ناظمین، مُقَفِّشین وغیرہ) کی تعداد تقریباً 140 ہے۔ ملک و بیرونِ ملک تقریباً 13853 **مدرسۃ المدینہ بالغان** اور ان میں پڑھنے والے تقریباً 89043 جبکہ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔) ❀ اسی طرح اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت قائم **جامعاتُ المدینہ** کے نصاب میں بھی قراٰنِ پاک کی تعلیم شامل ہے، یہ نصاب اس انداز میں ترتیب دیا گیا ہے کہ درجہ مُتَوَسِّطہ اوّل سے درجہ خامسہ تک مدنی قاعدہ اور پورا قراٰنِ پاک ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھا دیا جاتا ہے، جبکہ درجہ سابِعہ میں تجوید اور پارہ 26 تا 30 حَدر کی ڈِھرائی اور درجہ دورۂ حدیث میں حُسنِ قراءت کے حوالے سے تربیت کی جاتی ہے۔ (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ملک و بیرونِ ملک جامعۃ المدینہ کی 526 شاخیں قائم ہیں جن میں 42770 (بیالیس ہزار سات سو ستر) سے زائد طلبہ و طالبات درسِ نظامی (عالم کورس) کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور 6871 طلبہ و طالبات درسِ نظامی مکمل کر چکے ہیں۔) **طباعت کے ذریعے خدمتِ قراٰن** (1) **اشاعتِ قراٰنِ پاک:** دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے "**مکتبۃ المدینہ**" سے قراٰنِ پاک کے مختلف لائنوں اور سائزوں پر مشتمل متعدّد نسخے شائع کئے گئے ہیں جبکہ معیار میں مزید بہتری لانے کیلئے مشہور اِشاعتی مرکز بیروت (لُبنان) سے بھی قراٰنِ پاک کی اشاعت کا اِہتمام کیا گیا ہے۔ (اب تک تقریباً 2 لاکھ 89 ہزار 769 نسخے شائع کئے جا چکے ہیں۔) (2) **مدنی قاعدہ:** تجوید و قرأت کے بنیادی قواعد کو آسان انداز میں سکھانے کے لئے "**مدنی قاعدہ**" مرتّب کیا گیا ہے۔ (اب تک دو مختلف سائز میں مدنی قاعدے کے تقریباً 57 لاکھ 94 ہزار 436 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (3) **کنزالایمان مع خزائن العرفان:** اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن کا شاہکار ترجمۂ قراٰن "**کنزالایمان**" اور اس پر صدرُ الافاضل مفتی نعیم الدین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کا تفسیری حاشیہ "**خزائن العرفان**" کسی تعارُف کا محتاج نہیں ہے۔ مکتبۃ المدینہ نے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کے تعاون سے کنزالایمان مع خزائن العرفان کا اَغلاط سے حتی المقدور پاک، تسہیل شدہ اور معیاری نسخہ شائع کیا ہے۔ (اب تک اس کے 87 ہزار 107 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (4) **مَعْرِفَۃُ القراٰن عَلٰی کَنْزِالْعِرْفَان:** یہ 6 جلدوں پر مشتمل قراٰنِ پاک کا جدید انداز میں "**لفظی ترجمہ**" ہے جو حُسنِ صُوری و معنوی کا مجموعہ ہے، مختلف رنگوں کے استعمال کی وجہ سے ہر لفظ کا ترجمہ الگ معلوم کیا جا سکتا ہے، جبکہ بامحاورہ ترجمہ "**کنزالعرفان**" بھی شامل ہے (جو الگ سے بھی شائع ہوگا) آیات کے عنوانات اور ضَروری حاشیے بھی دیئے گئے ہیں۔ (تادمِ تحریر 5 جلدوں کے مجموعی طور پر تقریباً ایک لاکھ دو ہزار 119 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (5) **صِراطُ الْجِنَان:** موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق اُردو زبان میں 10 جلدوں پر مشتمل تفسیر "**صِراطُ الْجِنَان**" اُمّتِ مُسلمہ کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے جس کو پڑھنے سے محبتِ قراٰن، ذوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت بڑھتا اور دِینی معلومات کا خزانہ ہاتھ آتا ہے، یہ اردو زبان کی بہترین تفسیر ہے۔ (اب تک مجموعی طور پر اس کے 1 لاکھ 84 ہزار 567 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (6) **جلالین مع حاشیہ اَنوارُ الْحَرَمَیْن:** تفسیرِ جلالین امام جلال الدّین محلی اور امام جلالُ الدّین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما کی مشترکہ تصنیف ہے جو کہ درسِ نظامی (عالم کورس) میں پڑھائی جاتی ہے۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کا شعبہ **درسی کتب** اس عظیم تفسیر پر حاشیہ "**اَنوارُ الْحَرَمَیْن**" کے نام سے کام کر رہا ہے۔ (مکتبۃ المدینہ اب تک 6 جلدوں میں سے 2 جلدوں کے تقریباً 7167 نسخے شائع کر چکا ہے، مزید پر کام جاری ہے۔) (7) **بیضاوی مع حاشیہ مقصود الناوی:** "**تفسیر بیضاوی**" علامہ ناصرُ الدین عبداللہ بن عمر بَیْضَاوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی مشہور تفسیر کا جتنا حصّہ درسِ نظامی میں شاملِ نصاب ہے، اس پر اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی طرف سے "**مقصودُ**

النّاوِی" کے نام سے حاشیہ مُرتّب کیا گیا ہے(اب تک اس کے تقریباً 5000 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (8)**تفسیر سورۂ نور:** اسلامی بہنوں کے جامعاتُ المدینہ میں درسِ نظامی کے علاوہ "**فیضانِ شریعت کورس**" بھی کروایا جاتا ہے۔ اس کی نصابی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے "**تفسیر سورۂ نور**" نامی کتاب تیار کی گئی ہے جسے 18 اَسباق میں تقسیم کیا گیا ہے۔(تادمِ تحریر یہ کتاب 5ہزار کی تعداد میں چھپ چکی ہے) (9)**فیضانِ یٰسٓ شریف مع دعائے نصف شعبانُ المعظّم:** شعبانُ المعظّم کی پندرھویں (15) رات یعنی شبِ برأت میں بعد نمازِ مغرب 6 نوافل کا سلسلہ ہوتا ہے جن کے درمیان سورۂ یٰسٓ شریف اور دُعائے نصف شعبان پڑھی جاتی ہے۔ (اب تک اس کے تقریباً 2لاکھ 25ہزار نسخے شائع ہو چکے ہیں) (10)**مدنی پنج سورہ:** یہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیف ہے جس میں مشہور قرآنی سورتوں کے فضائل اور ان کا متن و ترجمہ، درود شریف کے فضائل، مختلف وظائف اور رُوحانی علاج وغیرہ شاملِ تحریر ہیں۔(اب تک تقریباً 13لاکھ 85ہزار نسخے شائع ہو چکے ہیں) (11)**آیاتِ قرآنی کے اَنوار:** دعوتِ اسلامی کی طرف سے بالخصوص تعلیمی اداروں کے طلبہ و اساتذہ اور دیگر عملے نیز اسلامی بہنوں کے لئے "**فیضانِ قرآن و حدیث کورس**" کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ "**آیاتِ قرآنی کے انوار**" نامی رسالہ اسی کورس کے لئے ترتیب دیا گیا ہے۔(اب تک تقریباً 37ہزار 6سو کی تعداد میں چھپ چکا ہے) (12)**عجائب القرآن مع غرائب القرآن:** یہ کتاب شیخ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی تالیف ہے جس میں قرآنی واقعات کو دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے، مکتبۃ المدینہ نے اس کا تخریج شدہ نسخہ شائع کیا ہے(اب تک اس کے تقریباً 1لاکھ نسخے شائع ہو چکے ہیں) (13)**فیضانِ تجوید:** علمِ تجوید کے اُصول و قوانین کو آسان انداز میں پیش کرنے کے لئے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ کی طرف سے "**فیضانِ تجوید**" کے نام سے کتاب مُرتّب کی گئی ہے۔ (اب تک اس کے تقریباً 44ہزار850 نسخے شائع ہو چکے ہیں) (14)**آیئے قرآن سمجھتے ہیں:** اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات کے لئے یہ ایک نصابی کتاب ہے جو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ عنقریب منظرِ عام پر آجائے گی۔(نوٹ: مذکورہ بالا کتابوں کی اشاعت کے حوالے سے یہاں جو تعداد ذکر کی گئی وہ ہارڈ کاپی کی صورت (کتابی شکل) میں ہے، سافٹ کاپی (PDF وغیرہ) کی صورت میں بھی یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر موجود ہیں جنہیں مفت ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔)

بیانات کے ذریعے خدمتِ قرآن خدمتِ قرآنِ پاک کے لئے بیانات کے میدان میں بھی دعوتِ اسلامی کی کثیر کاوشیں ہیں، مدنی چینل پر فیضانِ قرآن کو عام کرنے والے کئی سلسلے پیش کئے، بعض اب بھی جاری ہیں مثلاً: (1)فیضانِ قرآن (2)تفسیرِ قرآن (3)قرآن کی روشنی میں (4)قرآنی سورتوں کا تعارف (5)احکامِ قرآن (6)شانِ نزول (7)صِراطُ الْجِنان (8)قرآنی واقعات (9)میرے ربّ کا کلام (10)فیضانِ کنزالایمان (11)کتابُ اللہ کی باتیں (12)قرآنی قصّے (13)قرآنی مثالیں اور اسباق (14)فیضانِ علم القرآن (15)ایک قصّہ ہے قرآن سے، (16)Wonder of Quran (17)Blessing of Quran (18)Summary of Tafseer ul Quran (19)In the light of Quran (20)Learn Quran (21)The Excellence of the Holy Quran

عملی میدان میں خدمتِ قرآن عملی میدان میں بھی دعوتِ اسلامی مسلمانوں میں قرآنِ پاک کی محبت اور اس کے احکام پر عمل کا جذبہ بیدار کرنے میں مصروف ہے۔ نمازِ فجر کے بعد **مدنی حلقے** میں اجتماعی طور پر 3 آیاتِ قرآنی کی تلاوت اور ترجمہ و تفسیر پڑھنے سننے کا سلسلہ ہوتا ہے نیز مدنی انعامات میں روزانہ رات سورۂ ملک کی تلاوت کرنے، آخری 10 سورتیں زبانی یاد کرکے مہینے میں ایک بار پڑھنے اور مخارج کی درست ادائیگی کے ساتھ کم از کم ایک بار قرآنِ پاک ختم کرکے سال میں دُہرانے کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پانچ پانچ ماہ کے "**اِمامت کورس**" اور "**مُدَرِّس کورس**" میں جبکہ 7 ماہ کے "**قاعدہ ناظرہ کورس**" میں اور 12 ماہ کے "**فیضانِ تجوید وقراءت کورس**" میں دیگر مسائل و اَحکامات کے ساتھ ساتھ مَدَنی قاعدہ اور مکمل قرآنِ پاک حَدر کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے نیز "**مُدَرِّس کورس**" میں مخصوص سورتیں اور عَمَّ پارہ(پارہ 30) ترتیل کے ساتھ پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کی خدماتِ قرآن قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

ع یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے ہر اک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

کیا آپ جاننا چاہیں گے ؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دنیا بھر میں 104 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔ اس مدنی تحریک کو آپ جو مدنی عطیات (چندہ) پیش کرتے ہیں ان کو شرعی و تنظیمی رہنمائی سے خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے شعبوں میں سے چند شعبہ جات کا مختصر تعارف ملاحظہ کیجئے:

جامعۃ المدینہ (عالمِ دین و عالمہ بنانے والا شعبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے تحت نیکی کی دعوت اور علمِ دین کی اشاعت کے لئے جامعاتُ المدینہ قائم ہیں جن میں طلبہ کرام کو مفت تعلیم کے ساتھ ساتھ قیام و طعام اور ضروری سہولیات (مثلاً کمپیوٹر لیب، مطالعے کے لیے مناسب جگہ و کتابیں، طبّی علاج کے لیے ادویات وغیرہ) بھی بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں۔ اس نظام کو چلانے کیلئے صرف پاکستان میں قائم جامعاتُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اخراجات کروڑوں میں ہیں جو آپ ہی کے دیئے ہوئے مدنی عطیات (چندے) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ جامعاتُ المدینہ اور ان میں زیرِ تعلیم طلبہ و طالبات کی تعداد ملاحظہ کیجئے: تعداد جامعاتُ المدینہ (ملک و بیرونِ ملک) 546 (پانچ سو چھیالیس)/ طلبہ کرام و طالبات کی تعداد: تقریباً 40100 (چالیس ہزار ایک سو)/ اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف): تقریباً 4124 (چار ہزار ایک سو چوبیس)/ فارغ التحصیل طلبہ و طالبات: 6871 (چھ ہزار آٹھ سو اکہتر)

مدرسۃ المدینہ (تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیضانِ نظر سے ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت ہزاروں مدارسُ المدینہ قائم ہیں جن میں مدنی منّے اور مدنی مُنّیاں قرآنِ پاک کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ صرف پاکستان میں قائم مدارسُ المدینہ کی تعمیرات کے علاوہ سالانہ اخراجات کروڑہا کروڑ ہیں۔ مدارسُ المدینہ اور ان میں زیرِ تعلیم مدنی منّے اور مدنی مُنّیوں کی تعداد ملاحظہ کیجئے: تعداد مدارسُ المدینہ (ملک و بیرونِ ملک): 27611 (دو ہزار سات سو اکسٹھ)/ تعداد مدنی منّے اور مدنی مُنّیاں (ملک و بیرونِ ملک): تقریباً 128413 (ایک لاکھ اٹھائیس ہزار چار سو تیرہ)/ اساتذہ وغیرہ کل مدنی عملہ (اسٹاف): تقریباً 7198 (سات ہزار ایک سو اٹھانوے)/ حفظُ القرآن مکمل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی مُنّیوں کی تعداد: تقریباً 74329 (چوہتر ہزار تین سو انتیس)/ ناظرہ قرآن کی تکمیل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی مُنّیوں کی تعداد: تقریباً 215822 (دو لاکھ پندرہ ہزار آٹھ سو بائیس)

خدام المساجد (مسجدیں بنانے والا شعبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی، مسجد بھرو تحریک کے ساتھ ساتھ "مسجد بناؤ تحریک" بھی ہے۔ ملک و بیرونِ ملک اس وقت کم و بیش 589 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ سینکڑوں مساجد، مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) بن چکے ہیں۔

مدنی مراکز فیضانِ مدینہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مساجد کی تعمیرات کے ساتھ ساتھ مدنی مراکز "فیضانِ مدینہ" بنائے جاتے ہیں، ملک و بیرونِ ملک تقریباً 407 فیضانِ مدینہ قائم ہیں۔

مدرسۃ المدینہ بالغان (بالغ اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدرسۃ المدینہ بالغان کے ذریعے بالغ (بڑی عمر کے) اسلامی بھائیوں کو مختلف مقامات (مثلاً مساجد، دفاتر، مارکیٹ، دکان وغیرہ) اور مختلف اوقات میں فی سبیل اللہ ناظرہ تعلیمِ قرآن کے ساتھ ساتھ نماز کے بنیادی مسائل بتائے جاتے ہیں، سنّتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ ملک و بیرونِ ملک مدرسۃ المدینہ بالغان کی تعداد تقریباً 13853 (تیرہ ہزار آٹھ سو تریپن) اور پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 89043 (نواسی ہزار تینتالیس) ہے۔

مدرسۃ المدینہ بالغات (بالغ اسلامی بہنوں میں تعلیمِ قرآن عام کرنے والا شعبہ) جس طرح بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں میں تعلیمِ قرآن عام کرنے کا سلسلہ جاری ہے، اسی طرح بڑی عمر کی اسلامی بہنوں میں بھی قرآنِ پاک کی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جاری ہے۔ مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے والیوں کی تعداد تقریباً 63 ہزار سے زائد ہے۔

ہفتہ وار سنّتوں بھرا اجتماع (اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں مقامات پر اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات ہوتے ہیں، جن میں ہر ہفتے لاکھوں اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کر کے علمِ دین حاصل کرتے ہیں، صرف پاکستان میں اسلامی بھائیوں کے 5529 جبکہ اسلامی بہنوں کے 6501 ہفتہ وار اجتماعات ہو رہے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر بڑھاتا اور بری موت کو روکتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے صدقہ دینے والے سے تکبّر و تفاخر (بڑائی اور فخر کرنے) کی بری عادت کو دور کر دیتا ہے۔ (معجم کبیر، 17/22، حدیث: 31) ملک و بیرونِ ملک دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مدارسُ المدینہ، جامعاتُ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے جملہ اخراجات کے لیے اپنے مدنی عطیات (چندے) سے تعاون فرمایئے اور ثوابِ جاریہ کے حق دار بن جایئے۔

برائے صدقاتِ نافلہ (NAFILA DONATION)

BRANCH CODE: 0063 BANK NAME: MCB BANK LIMITED

ACCOUNT NO: 07798609110017 62 TITLE OF ACCOUNT: DAWAT-E-ISLAMI NAFILA

برائے زکوٰۃ و فطرہ (ZAKAT & FITRA)

BRANCH CODE: 0063 BANK NAME: MCB BANK LIMITED

ACCOUNT NO: 07798609110017 61 TITLE OF ACCOUNT: DAWAT-E-ISLAMI WAJIBA

دعوتِ اسلامی (چند شعبے ایک نظر میں)

رمضانُ المبارک 1438ھ/2017ء تا رجبُ المرجب 1440ھ/2019ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 107 سے زائد شعبوں میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں بذریعہ مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ رمضانُ المبارک 1438ھ تا رجبُ المرجب 1440ھ تک چند شعبوں کی مختصر کارکردگی مُلاحظہ ہو: ❁ ملک و بیرونِ ملک میں جامعاتُ المدینہ کی تعداد 500 سے بڑھ کر 616 ہوگئی ہے جن میں فِی سَبِیلِ اللہ عالم کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 32000 سے بڑھ کر 52574 ہوگئی ہے، اب تک 7688 اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں عالم کورس مکمل کرچکے ہیں ❁ ملک و بیرونِ ملک میں مدارسُ المدینہ کی تعداد 2600 سے بڑھ کر 3287 ہوگئی ہے جن میں قراٰنِ مجید کی مفت تعلیم حاصل کرنے والے مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کی تعداد 1 لاکھ 22 ہزار سے بڑھ کر 1 لاکھ 52 ہزار 340 ہوگئی ہے جبکہ تادمِ تحریر 80731 طَلَبہ و طالبات قراٰنِ کریم حِفظ اور 2 لاکھ 41 ہزار 28 طَلَبہ و طالبات ناظرہ مکمل کرچکے ہیں ❁ ملک و بیرونِ ملک میں جامعۃُ المدینہ و مدرسۃُ المدینہ آن لائن کی شاخیں 15 سے بڑھ کر 26 ہوگئی ہیں جن میں 10 ہزار سے زائد طَلَبہ قراٰنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عالم کورس اور دیگر فرض عُلوم کورس وغیرہ کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں ❁ مجلس خُدّامُ المساجد کے تحت 1300 سے زائد پلاٹس خریدنے اور مساجد بنانے کا سلسلہ ہوا، اس کے علاوہ ❁ ملک و بیرونِ ملک میں کم و بیش 23 ہزار 200 مدرسۃُ المدینہ بالغان لگائے جارہے ہیں جن میں کم و بیش 1 لاکھ 55 ہزار 695 اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں قراٰنِ پاک کی فِی سَبِیلِ اللہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ دیگر احکامِ شرعیہ (وضو، غسل، نماز وغیرہ) بھی سیکھنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں ❁ المدینۃُ العلمیہ دعوتِ اسلامی کا تحریر و تصنیف کا علمی و تحقیقی اِدارہ ہے، جس کے تحت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گزشتہ دو سال میں 80 سے زائد کُتُب و رَسائل اور اُردو تراجم، 360 تحریری بیانات منظرِ عام پر آچکے ہیں جبکہ المدینۃُ العلمیہ کے قیام سے اب تک 550 سے زائد کُتُب و رَسائل شائع اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) پر اپلوڈ (Upload) ہوچکے ہیں ❁ مدنی کورسز: ملک و بیرونِ ملک میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی فِی سَبِیلِ اللہ مختلف مدنی کورسز کے ذریعے قراٰنِ پاک، نماز، وُضو، غُسل، مدنی کام کرنے کا طریقہ اور اخلاقی و معاشرتی حوالے سے مدنی تربیت کا سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے۔

رمضانُ المبارک میں دیکھئے مدنی چینل پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا سلسلہ

مدنی مذاکرہ

روزانہ: نمازِ عصر اور نمازِ تراویح کے بعد (خوش نصیب عاشقانِ رسول عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، بابُ المدینہ کراچی میں آکر مدنی مذاکرے میں شریک ہوں)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! بینک کا نام: MCB، اکاؤنٹ ٹائٹل: دعوتِ اسلامی، بینک برانچ: کلاتھ مارکیٹ برانچ، کراچی پاکستان، برانچ کوڈ: 0063

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0388841531000263 (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0388514411000260

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی تقریباً دُنیا بھر میں 107 سے زائد شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی

رجب المرجب 1440ھ تا رجب المرجب 1441ھ (مارچ 2019 تا مارچ 2020ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 108 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں بذریعہ مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ایک سال کی چند شعبوں کی مختصر کارکردگی ملاحظہ کیجئے، چنانچہ ملک و بیرونِ ملک میں: * جامعاتُ المدینہ (طلبہ و طالبات) کی تعداد 616 سے بڑھ کر 845 ہوگئی ہے جن میں فِی سَبِیلِ اللہ درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 52 ہزار 574 سے بڑھ کر تقریباً 60 ہزار 733 ہوگئی ہے، جبکہ فارغُ التَّحصیل ہونے والوں اور والیوں کی تعداد 7 ہزار 688 سے بڑھ کر تقریباً 10 ہزار 841 ہوگئی ہے۔ * جامعۃُ المدینہ و مدرسۃُ المدینہ آن لائن (Online) کی شاخیں (Branches) 29 سے بڑھ کر 37 ہوگئی ہیں جن میں قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عالم کورس اور دیگر تقریباً 32 دینی و اصلاحی کورسز کرنے والوں کی تعداد تقریباً 10 ہزار سے بڑھ کر 14 ہزار 104 ہوگئی ہے جبکہ اس شعبے سے تقریباً 12 ہزار 51 سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ * مدارسُ المدینہ (طلبہ و طالبات) کی تعداد 3 ہزار 287 سے بڑھ کر 4 ہزار 41 ہوگئی ہے جن میں قرآنِ کریم کی مفت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کی تعداد 1 لاکھ 52 ہزار 340 سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 79 ہزار 550 ہوگئی ہے جبکہ حفظِ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد 80 ہزار 731 سے بڑھ کر تقریباً 87 ہزار 321 اور ناظرہ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 41 ہزار 28 سے بڑھ کر تقریباً 2 لاکھ 72 ہزار 248 ہوگئی ہے۔ * مدرسۃُ المدینہ (بالغان و بالغات) کی تعداد 23 ہزار 200 سے بڑھ کر تقریباً 26 ہزار 717 ہوگئی ہے، جن میں قرآنِ پاک کی فِی سَبِیلِ اللہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ دیگر احکامِ شرعیہ (وضو، غسل، نماز وغیرہ) سیکھنے والے بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 42 ہزار سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 83 ہزار 4 ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ ❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! نابینا (Blind) بچوں کے لئے الگ سے مدرسۃُ المدینہ کا قیام بھی عمل میں لایا جاچکا ہے، جہاں دیکھنے کی نعمت سے محروم یعنی نابینا (Blind) بچوں کو فِی سَبِیلِ اللہ قرآنِ کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔ * "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ": دعوتِ اسلامی کے تحریر و تالیف کے شعبے "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ" کی جانب سے کم و بیش 1 لاکھ 8 ہزار صفحات پر مشتمل 570 کتب و رسائل پر کام ہوچکا ہے، صرف 2017 تا 2019 تین سال میں دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے تقریباً 89 لاکھ 74 ہزار 694 سے زائد لوگوں (Visitors) نے مختلف کتب و رسائل کو ڈاؤن لوڈ (Download) کیا۔ ❁ مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تحت 12 ماہ میں بچوں، بڑوں اور عورتوں کے لئے 792 صفحات پر مشتمل 519 سے زائد مضامین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے گئے۔ ❁ مجلسِ تراجم (Translation) کی جانب سے مجموعی طور پر 1741 کتب و رسائل جبکہ 1849 بیانات کا انگلش، چائنیز، بنگالی، ٹرکی، فرنچ اور ہندی سمیت دنیا کی 36 زبانوں (Languages) میں ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ نیز یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر بھی اپ لوڈ (Upload) کر دیئے گئے ہیں۔ ❁ مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ): ملک و بیرونِ ملک تقریباً 655 مدنی مراکز قائم کئے جاچکے ہیں جہاں لاکھوں عاشقانِ رسول نمازِ پنجگانہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نمازِ جمعہ و مختلف اجتماعات میں شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ ❁ مجلسِ خُدّامُ المساجد والمدارس کے تحت 1249 سے زائد مساجد تعمیر ہوچکی ہیں اور 672 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ ❁ مدنی قافلے: دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پیغام و تعلیمات پہنچانے کے لئے 3 دن، 12 دن اور 1 ماہ کے تقریباً 53 ہزار 663 مدنی قافلوں میں کم و بیش 3 لاکھ 75 ہزار 636 عاشقانِ رسول نے سفر کیا جبکہ تادمِ تحریر 678 عاشقانِ رسول 12 ماہ (1 Year) کے مدنی قافلے کے مسافر بنے ہوئے ہیں۔ * مدنی کورسز: اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی فِی سَبِیلِ اللہ مختلف مدنی کورسز کے ذریعے قرآنِ کریم، نماز، وُضو، غُسل، مدنی کام کرنے کا طریقہ اور اخلاقی و معاشرتی حوالے سے مدنی تربیت کا سلسلہ سارا سال جاری رہتا ہے۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

دعوتِ اسلامی کے خدمتِ دین کے چند شعبہ جات کا تعارف و کارکردگی

(مارچ 2020ء تا فروری 2021ء)

اَلحمدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 79 شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کے لئے کوشاں ہے، جس کی مدنی بہاریں بذریعہ مدنی چینل، ماہنامہ فیضانِ مدینہ اور مکتبۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے کتب و رسائل میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گزشتہ ایک سال کی چند شعبوں کی مختصر کارکردگی ملاحظہ کیجئے چنانچہ ملک و بیرونِ ملک میں:

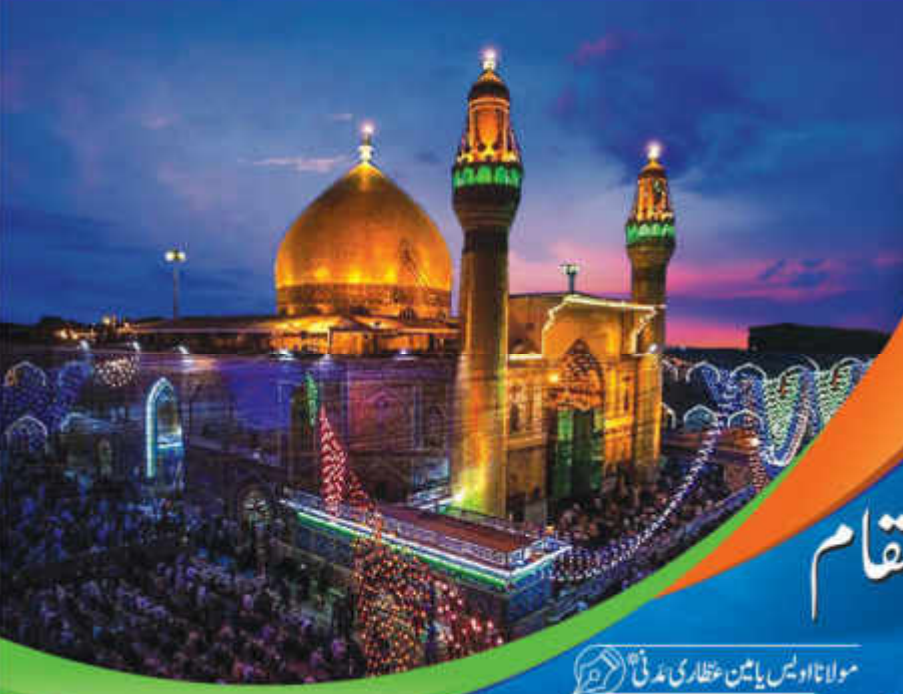
• **جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات)** کی تعداد 845 سے بڑھ کر 891 ہوگئی ہے جن میں فی سبیلِ اللہ درسِ نظامی اور فیضانِ شریعت کورس کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد 60 ہزار 733 سے بڑھ کر تقریباً 65 ہزار 866 ہوگئی ہے، جبکہ فارغ التحصیل ہونے والوں اور والیوں کی تعداد 10 ہزار 841 سے بڑھ کر تقریباً 13 ہزار 455 ہوگئی ہے۔ • **فیضان آن لائن اکیڈمی** کی شاخیں (Branches) 37 سے بڑھ کر 42 ہوگئی ہیں جن میں قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ عالِم کورس اور دیگر تقریباً 58 دینی و اصلاحی آن لائن کورسز کرنے والوں کی تعداد 14 ہزار 104 سے بڑھ کر تقریباً 18 ہزار 691 ہوگئی ہے جبکہ اس شعبے سے تقریباً 19 ہزار سے زائد طلبہ و طالبات تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ • **بچوں اور بچیوں کے مدارسُ المدینہ** کی تعداد 4 ہزار 41 سے بڑھ کر 4 ہزار 225 ہوگئی ہے جن میں قرآنِ کریم کی مفت تعلیم حاصل کرنے والوں کی تعداد 1 لاکھ 79 ہزار 550 سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 97 ہزار 12 ہوگئی ہے جبکہ حفظِ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد 87 ہزار 321 سے بڑھ کر تقریباً 92 ہزار 47 اور ناظرہ قرآن مکمل کرنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 72 ہزار 248 سے بڑھ کر تقریباً 2 لاکھ 94 ہزار 307 ہوگئی ہے۔ • **مدرسۃُ المدینہ (بالغان و بالغات)** کی تعداد 26 ہزار 717 سے بڑھ کر تقریباً 34 ہزار 441 ہوگئی ہے، جن میں قرآنِ پاک کی فی سبیلِ اللہ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ دیگر احکامِ شرعیہ (وضو، غسل، نماز وغیرہ) سیکھنے والے بڑی عمر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی تعداد تقریباً 1 لاکھ 83 ہزار 4 سے بڑھ کر تقریباً 1 لاکھ 96 ہزار 935 ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ اَلحمدُ لِلّٰہ! نابینا (Blind) بچّوں کے لئے الگ سے مدرسۃُ المدینہ کا قیام بھی عمل میں لایا جاچکا ہے، جہاں دیکھنے کی نعمت سے محروم یعنی نابینا (Blind) بچوں کو فی سبیلِ اللہ قرآنِ کریم حفظ کروایا جاتا ہے۔ • **المدینۃُ العلمیہ (Islamic Research Center)**: دعوتِ اسلامی کے تحریر و تالیف کے شعبے "المدینۃُ العلمیہ" کی جانب سے 2020 میں 12 ہزار 399 صفحات پر مشتمل 235 کُتب و رسائل پر کام ہوا۔ • **مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے تحت جاری ہونے والے میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں قرآنیات پر 60 مضامین، حدیث و سیرت پر 200 مضامین، کم و بیش 800 صحابہ و اسلاف کا تذکرہ، 200 علمی و تحقیقی مضامین، 30 سفرنامے، بچّوں کے لئے 270 مضامین، خواتین کے لئے 150 مضامین، طبّی و روحانی علاج پر 100 مضامین، تاجروں کے لئے 130 مضامین اور دیگر کئی عنوانات پر سینکڑوں مضامین شائع کئے جاچکے ہیں۔ اس کے علاوہ اَلحمدُ لِلّٰہ • **ٹرانسلیشن ڈیپارٹمنٹ (Translation Department)** کی جانب سے کثیر کتب و رسائل، بیانات اور مختلف پمفلٹس کا انگلش، چائنیز، بنگالی، ترکی، فرنچ اور ہندی سمیت دنیا کی 38 زبانوں (Languages) میں ترجمہ کیا جاچکا ہے۔ نیز یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی اپ لوڈ (Upload) کر دیئے گئے ہیں۔ • **مدنی قافلے**: دنیا بھر میں دینِ اسلام کا پیغام و تعلیمات پہنچانے کے لئے اَلحمدُ لِلّٰہ 3 دن، 12 دن، 1 ماہ اور 12 ماہ کے مدنی قافلے سفر کرتے رہتے ہیں۔

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764
فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net



حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا علمی مقام

مولانا اویس یامین عطاری مدنی

خلیفۂ چہارم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے ایک قول کے مطابق 10 سال کی عُمر میں اسلام قبول کرکے بچّوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف پایا[1] اور بچپن سے لے کر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ظاہری وِصال فرمانے تک سفر و حَضر اور اہلِ بیت ہونے کی وجہ سے بسا اوقات گھر میں بھی حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ہوتے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتوں کو دل و جان سے اپناتے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں میں سنّت کو زیادہ جاننے والے ہیں۔[2]

حضرت علی علم و حکمت کا دروازہ: مولا علی مشکل کُشا، شیر خدا رضی اللہ عنہ علمی اعتبار سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں ایک خاص مقام رکھتے تھے اور کیوں نہ رکھتے ہوں کہ خود نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کی علمی شان بیان کرتے ہوئے آپ کو علم و حکمت کا دروازہ فرمایا ہے، چنانچہ 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے:

1 اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔[3]

2 اَنَا دَارُ الْحِکْمَۃِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔[4]

دعائے مصطفےٰ: حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر یوں دعا کی: اَللّٰھُمَّ امْلَأْ قَلْبَہٗ عِلْماً وَفَھْماً وَحِکْماً وَنُوراً یعنی اے اللہ! علی کے سینے کو علم، عقل و دانائی، حکمت اور نور سے بھر دے۔[5]

حضرت علی اور علم کے ہزار باب: بابِ علم و حکمت، حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے علم کے ایک ہزار باب سکھائے اور میں نے ان میں سے ہر باب سے مزید ایک ہزار باب نکالے۔[6]

جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھ لو: آپ رضی اللہ عنہ کی علمی لیاقت بیان کرتے ہوئے صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا ابو طُفَیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ نے خطبے کے دوران ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو، اللہ پاک کی قسم! تم مجھ سے قیامت تک ہونے والے جس معاملے کے متعلق بھی پوچھو گے میں تمہیں اس کا جواب ضرور دوں گا۔[7] تابعی بُزرگ حضرت سیّدُنا سعید بن مسیب

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ میں سوائے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کوئی یہ کہنے والا نہیں تھا کہ مجھ سے پوچھ لو۔ (8)

حضرت علی اور قرآنی آیات کی معلومات: آپ رضی اللہ عنہ قراٰنِ کریم کی آیات کے بارے میں جانتے تھے کہ کون سی آیت کب اور کہاں نازِل ہوئی ہے۔ چنانچہ منبعِ علم و حکمت، مولائے کائنات حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے قراٰنِ کریم کے بارے میں پوچھو، بے شک میں قراٰنِ پاک کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ رات میں نازِل ہوئی ہے یا دن میں، ہموار زمین پر نازِل ہوئی یا پہاڑ پر۔ ایک مقام پر مولا علی مشکل کُشا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک کی قسم! میں قراٰنِ کریم کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب اور کہاں نازِل ہوئی ہے اور کس کے بارے میں نازِل ہوئی ہے۔ (9)

قراٰنِ کریم کے ظاہر و باطن کے عالم: فقیہِ اُمّت کا لقب پانے والے صحابی حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کی قراٰن فہمی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی رضی اللہ عنہ ایسے عالم ہیں کہ جن کے پاس قراٰنِ کریم کے ظاہر و باطن دونوں کا علم ہے۔ (10)

قراٰنِ کریم کی آیت کے ظاہر اور باطن کی وضاحت کرتے ہوئے حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہری مراد اِس کا لفظی ترجمہ ہے باطنی مراد اِس کا منشاء اور مقصد یا ظاہر شریعت ہے اور باطن طریقت یا ظاہر اَحکام ہیں اور باطن اَسرار یا ظاہر وہ ہے جس پر علماء مطّلع ہیں اور باطن وہ ہے جس سے صوفیائے کرام خبر دار ہیں یا ظاہر وہ جو نقل سے معلوم ہو باطن وہ جو کشف سے معلوم ہو۔ (11)

حضرت علی کے فتوے پر عمل: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو اگر کسی معاملے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فتوے کا علم ہو جاتا تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان آپ کے فتوے پر عمل کیا کرتے تھے، چنانچہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی معتبر شخص ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ بتاتا تو ہم اُس سے تجاوز نہ کرتے۔ (12)

مسائل میں حضرت علی کی طرف رُجوع: صحابۂ کرام بلکہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی مسائل کے حل کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کرتی تھیں۔ جیسا کہ تابعی بُزرگ حضرت شُریح بن ہانی رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کیونکہ وہ اس مسئلے کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ (13)

حضرت علی اور علمِ میراث: حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اہلِ مدینہ میں علمِ میراث سب سے زیادہ جانتے تھے۔ (14)

تعدادِ روایات: آپ رضی اللہ عنہ سے 586 احادیثِ مبارکہ مروی ہیں جو کتبِ احادیث میں اپنی خوشبوئیں بکھیر رہی ہیں۔

شہادت: سن 40 ہجری میں 17 یا 19 رَمَضانُ المبارک کو فجر کی نماز کے لئے جاتے ہوئے راستے میں آپ رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا جس میں آپ شدید زخمی ہوگئے اور 21 رَمَضانُ المبارک کی رات کو جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ (15)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" پڑھئے۔)

---

(1) سیرت ابن اسحاق، ص137، مقدمۃ ابن الصلاح، ص300 (2) تاریخ ابن عساکر، 42/408 (3) مستدرک للحاکم، 4/96، حدیث:3744 (4) ترمذی، 5/402، حدیث: 3744 (5) تاریخ ابن عساکر، 42/386 (6) تفسیر کبیر، 3/200 (7) جامع بیان العلم وفضلہ، ص157، رقم: 508 (8) مصنف ابن ابی شیبہ، 13/457، رقم: 26948 (9) طبقات ابن سعد، 2/257 (10) تاریخ ابن عساکر، 42/400 (11) مراٰۃ المناجیح، 1/210 (12) طبقات ابن سعد، 2/258 (13) مسلم، ص130، 131، حدیث: 639، 641 ملخصاً (14) الاستیعاب، 3/207 (15) طبقات ابن سعد، 3/27، کرامات شیر خدا، ص13 ملخصاً۔



امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم

عدنان احمد عطاری مدنی

وہ معزز ہستی جسے دنیا ہی میں جنّت کی بشارت عطا ہوئی، (ترمذی، 5/416، حدیث:3769) وہ محترم ہستی جسے رحمتِ عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا و آخرت میں اپنا بھائی قرار دیا، (ترمذی، 5/401، حدیث:3741) وہ مُعَظَّم ہستی جسے المرتضیٰ، کرّار (جنگ میں پلٹ پلٹ کر حملے کرنے والا)، شیرِ خدا، مولا مشکل کُشا کے القابات ملے، امیر المؤمنین مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الکریم کی مبارک ذات ہے۔

پیدائش و بچپن نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوت سے دس سال پہلے آپ کی پیدائش ہوئی۔ (الاصابہ، 4/464) 5 سال کی عمر تک والدین کی پرورش میں رہے پھر رسول اللہ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کفالت میں رہ کر ظاہر و باطن کو سنوارتے رہے۔ (شرح الزرقانی علی المواہب، 1/449، شرح شجرہ قادریہ، ص42) آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کی زندگی کا ہر دور بت پرستی سے پاک رہا ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص132) اسلام کی نورانی کرنیں طلوع ہوتے ہی دس برس کی عمر میں آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کا دل نورِ ایمان سے جگمگا اُٹھا۔ (تاریخ الخلفاء، ص132)

واقعۂ ہجرت اور نکاح ہجرت کی رات آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سبز چادر اوڑھ کر آپ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک بستر پر رات گزارنے کا شرف حاصل کیا۔ اگلی صبح سرورِ عالم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس رکھی ہوئی اہلِ مکہ کی اَمانتیں اُنہیں لوٹائیں اور "مدینۂ منوّرہ" کی جانب ہجرت فرمائی۔ آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ رات میں سفر کرتے اور دن کسی جگہ چُھپ کر گزارتے، مدینے پہنچے تو قدمین شریفین پر وَرَم آچکا تھا اور اِن سے خون رِس رہا تھا، تاجدارِ مدینہ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کے دونوں قدموں پر اپنا دستِ شفقت پھیرا اور لُعابِ دہن لگایا پھر دعا کی تو قدم ایسے ٹھیک ہوئے کہ شہادت تک ان میں کبھی تکلیف نہ ہوئی۔ (اسد الغابہ، 4/104، 105) ماہِ صفر 1 ہجری یا ماہِ رجب 2 ہجری میں سیِّدۃُ الکونین فاطمۃ الزہراء رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہا سے آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کے نکاح کی بابرکت تقریب ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، 8/18، الکامل فی التاریخ، 2/12)

مجاہدانہ کارنامے غزوۂ تبوک کے موقع پر مدینے میں نائبِ رسول کی حیثیت سے ٹھہرے، اس کے علاوہ ہر غزوہ میں آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے سینہ سِپَر ہو کر بہادری اور شجاعت کے وہ کارنامے دکھائے کہ اپنا ہو یا پرایا ہر ایک ہمت کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ (طبقات ابن سعد، 3/17، 16) آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کی تلوار اِسلام کے دشمنوں پر بجلی کی طرح گرتی اور انہیں خاک و خون میں ملا دیتی تھی۔ جب بھی نبیِّ کریم صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کو جھنڈا عطا کر کے کسی مہم پر روانہ کرتے تو کامیابی و کامرانی آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ کے قدم چوم لیتی تھی۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/105) غزوۂ خیبر کے موقع پر آپ رضیَ اللّٰہُ تعالٰی عنہ نے اپنی ڈھال پھینک کر قلعہ کے دروازہ کو اکھاڑا اور اسے بطورِ ڈھال استعمال کیا یہاں تک کہ رحمتِ الٰہی سے فتح یابی نصیب ہوئی۔ وہ دروازہ اس قدر

بھاری تھا کہ بعد میں 40 صحابہ علیہمُ الرِّضْوَان نے مل کر اسے اٹھایا۔ (تاریخ ابن عساکر، 42/111،110)

آپ کے فضائل پر مشتمل تین احادیثِ مبارکہ

(1) میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (المستدرک، 4/96، حدیث:4693) (2) بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے چار لوگوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے ان میں سے ایک علی ہیں۔ (ترمذی، 5/400، حدیث:3739) (3) میں جس کا مولا (مددگار یا دوست) ہوں علی اس کے مولا (مددگار یا دوست) ہیں۔ (ترمذی، 5/398، حدیث:3733)

عہدۂ قضا رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجتے ہوئے اپنا دستِ کرم آپ کے سینے پر مارا اور دعاؤں سے نوازا۔ اس کے بعد تادمِ حیات آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کو فریقین کے درمیان فیصلہ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ (ابن ماجہ، 3/90، حدیث: 2310) آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سیّدنا عثمان غنی علیہمُ الرِّضْوَان کے دورِ خلافت میں ایک مخلص و خیر خواہ مشیر کی حیثیت سے اپنی خدمات سرانجام دیں اور مسلمانوں کی طاقت و قوت کو استحکام بخشا۔ حضرت عمر فاروق رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ مجھے اس مشکل معاملہ سے محفوظ رکھے جس میں حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم کا ساتھ نہ ہو۔

خلفائے ثلاثہ سے محبت آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ خلفائے ثلاثہ سے بے حد محبت کیا کرتے تھے غالباً اسی وجہ سے کہ آپ نے اپنے بیٹوں میں کسی کا نام ابو بکر، کسی کا نام عمر تو کسی کا نام عثمان رکھا۔ (المنتظم، 5/68،69)

خلافت خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے۔

اخلاق و کردار کردار و عمل کی پختگی، وفا شعاری، رحم دلی، بُردباری اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے اوصاف آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ میں یکجا دکھائی دیتے ہیں۔ سخاوت و شجاعت، عبادت و ریاضت، دانائی و حکمت اور زہد و قناعت آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے امتیازی اوصاف ہیں۔ منصبِ خلافت پر فائز ہونے کے بعد بھی نہایت سادہ اور عام زندگی گزارتے رہے، حکومت اور دولت آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کی نظر میں کوئی حیثیت نہ رکھتی تھی۔

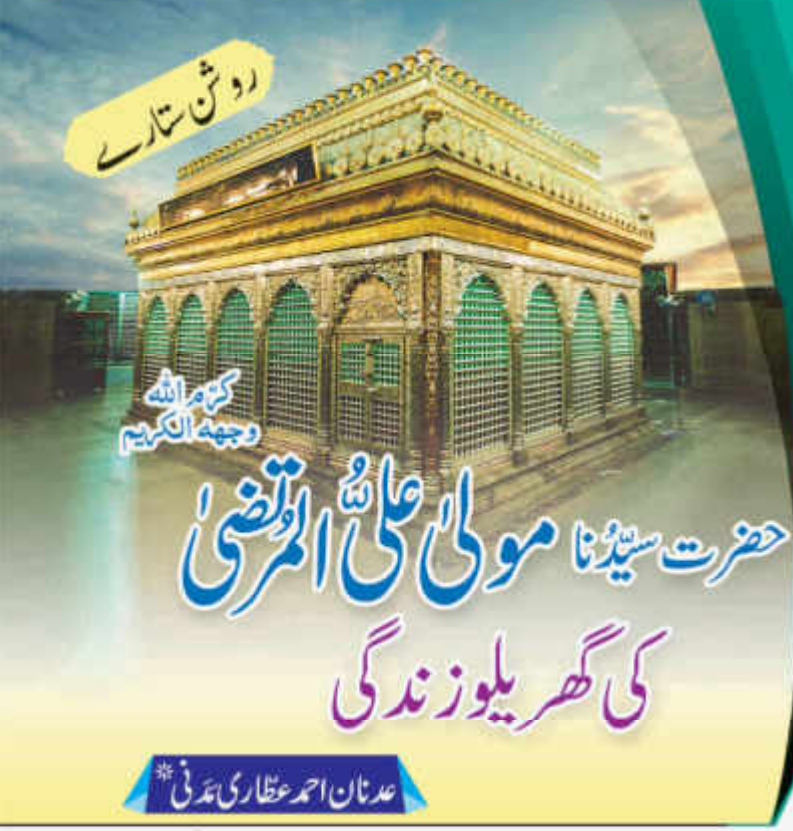
اپنا سامان خود اٹھایا (حکایت) ایک مرتبہ بازارِ کوفہ میں آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں پھر انہیں اپنی چادر میں باندھا اور چلنے لگے، لوگوں نے عرض کی: لائیے! یہ گٹھڑی ہم اٹھا لیتے ہیں، فرمایا: جو اپنے بچوں کا ذمہ دار ہوتا ہے وہی اس بوجھ کو اٹھانے کا زیادہ حق دار ہے۔ (الزہد لاحمد، ص:159)

نفس کی مخالفت (حکایت) ایک بار کسی نے آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا تو آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک! اس کی خوشبو عمدہ، رنگ اچھا اور ذائقہ لذیذ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ میں اپنے نفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کا وہ عادی نہیں ہے۔ (الزہد لاحمد، ص:158)

وصالِ مبارک منبعِ فیض و برکات خلیفۂ چہارم حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم 4 برس 8 ماہ 9 دن منصبِ خلافت پر رونق افروز رہے۔ سن 40 ہجری میں 17 یا 19 رمضان کو فجر کی نماز میں قاتلانہ حملہ ہوا تو آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ زخموں کی تاب نہ لا کر 21 رمضانُ المبارک اتوار کی رات اپنی زندگی کے 63 سال گزار کر جامِ شہادت نوش فرما گئے۔ نمازِ جنازہ بڑے صاحبزادے حضرت امام حَسَن مجتبیٰ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی، مشہور و معروف قول کے مطابق آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کی قبرِ مبارک نجفِ اشرف میں ہے۔ (طبقات ابن سعد، 3/27، کرامات شیر خدا، ص13) بوقتِ وصال آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے مال میں صرف سات سو درہم باقی تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/105)

اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



روشن ستارے

حضرت سیّدُنا مولیٰ علی المرتضیٰ کرّمَ اللہ وجہہ الکریم کی گھریلو زندگی

عدنان احمد عطاری مَدَنی*

خلیفۂ چہارم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم عامُ الفیل کے تیس برس بعد جبکہ حضورِ اکرم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلانِ نبوّت فرمانے سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ (تاریخ ابن عساکر، 41/361) حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم چار بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے، بہن بھائیوں میں سے حضرت عقیل اور حضرت جعفر، حضرت امِّ ہانی اور حضرت جُمانہ علیہِمُ الرِّضْوَان دولتِ ایمان سے سرفراز ہوئے۔ (سبل الہدیٰ والرشاد 11/88، ریاض النضرہ 2/104، مصنف عبد الرزاق، 7/134، حدیث: 12700)

پرورش، لقب و کنیت حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے کنارِ اقدس میں پرورش پائی، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گود میں ہوش سنبھالا، آنکھ کھلتے ہی محمّد رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کا جمالِ جہاں آراء دیکھا، حضورِ انور ہی کی باتیں سنیں، عادتیں سیکھیں، ہر گز ہر گز بتوں کی نجاست سے آپ کا دامنِ پاک کبھی آلودہ نہ ہوا۔ اسی لئے لقبِ کریم کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہ ملا۔ (فتاویٰ رضویہ، 28/436 بتغیر) آپ رضیَ اللہُ عنہ کی کنیت ابو الحسن اور ابو تُراب ہے۔

نکاح آپ رضیَ اللہُ عنہ اور حضرت سیّدَتُنا بی بی فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا کا بابرکت نکاح 2 ہجری ماہِ صفر، رجب یا رمضان میں ہوا۔ (اتحاف السائل للمناوی، ص:2)

جہیز و رہائش حضرت بی بی فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا کے جہیز میں ایک چادر، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ، ایک پیالہ، دو مشکے اور آٹا پیسنے کی دو چکّیاں تھیں۔ (مسند احمد، 1/223، حدیث، 819، معجم کبیر، 24/137، حدیث: 365) بی بی فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا کی رہائش کے لئے حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم کا گھر کاشانۂ اقدس صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے دور تھا اس لئے حضرت سیّدُنا حارثہ بن نعمان رضیَ اللہُ عنہ نے کاشانۂ اقدس سے قریب اپنا ایک گھر حضرت علی و فاطمہ رضیَ اللہُ عنہما کے لئے پیش کر دیا۔ (طبقات ابن سعد، 8/19 ملخصاً) ابتدائی تین دن ان دونوں مُقدّس ہستیوں نے دن روزے میں اور رات عبادتِ الٰہی میں بسر کی۔ (روض الفائق، ص: 278)

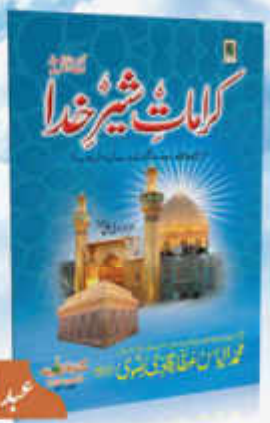
کام کاج کی ذمّہ داری گھر کے کام کاج (مثلاً چکی پیسنے، جھاڑو دینے اور کھانا پکانے کے کام وغیرہ) حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا کرتی تھیں اور باہر کے کام (مثلاً بازار سے سودا سلف لانا، اونٹ کو پانی پلانا وغیرہ) حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم کے ذمّہ داریوں میں شامل تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/157، حدیث:14)

والدہ کی خدمت حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم کی والدہ ماجدہ کی خدمت بھی کیا کرتی تھیں چنانچہ حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الکریم نے اپنی والدہ کی خدمت میں کہا: فاطمہ زہرا آپ کو گھر کے کاموں سے بے پروا کر دیں گی۔ (الاصابہ، 8/269 ملخصاً)

ایک بستر حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ عنہما کے پاس ایک ہی بستر تھا اور وہ بھی مینڈھے کی ایک کھال، جسے رات کو بچھا کر آرام کیا جاتا پھر صبح کو اسی کھال پر گھاس دانہ ڈال کر اونٹ کے لئے چارے کا انتظام کیا جاتا اور گھر میں کوئی خادم بھی نہ تھا۔ (طبقات ابن سعد، 8/18)

گھر والوں کا احساس ایک روز رسولِ خدا صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا: میرے

بچّے (یعنی حسن و حسین) کہاں ہیں؟ حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا نے عرض کی: آج ہم لوگ صبح اٹھے تو گھر میں ایک چیز بھی ایسی نہ تھی جس کو کوئی چکھ سکے، بچّوں کے والد نے کہا کہ میں ان دونوں کو لے کر باہر جاتا ہوں اگر گھر پر رہیں گے تو تمہارے سامنے روئیں گے اور تمہارے پاس کچھ بھی نہیں ہے کہ کھلا کر چپ کروا سکو چنانچہ وہ فلاں یہودی کی طرف گئے ہیں۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم وہاں تشریف لے گئے، دیکھا کہ دونوں بچّے ایک صُراحی سے کھیل رہے ہیں اور ان کے سامنے بچی کھچی کھجوریں ہیں۔ رسولِ محترم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: علی! دھوپ تیز ہونے سے پہلے بچّوں کو گھر لے چلو، آپ نے عرض کی: یانبیَّ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم! آج صبح سے گھر میں ایک دانہ نہیں ہے اگر آپ تھوڑی دیر تشریف رکھیں تو میں فاطمہ کے لئے کچھ بچی کھچی کھجوریں جمع کرلوں۔ یہ سُن کر رحمتِ عالَم صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم بیٹھ گئے، حضرت علی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم نے کچھ کھجوریں جمع کرکے ایک کپڑے میں باندھ لیں۔ (معجم کبیر، 22/422، حدیث: 1040) **بچّوں کی صحت یابی کے لئے مَنّت** ایک مرتبہ حسنینِ کریمین رضیَ اللہُ عنہما بیمار ہوئے، حضرت علی مرتضٰی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم اور حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا نے بچّوں کی صحت یابی کے لئے تین روزوں کی مَنّت مان لی، اللہ تعالٰی نے صحت دی، منّت پوری کرنے کا وقت آیا تو روزے رکھ لئے گئے، حضرت علی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم ایک یہودی سے کچھ کلو جَو لائے، حضرت خاتونِ جنّت نے تینوں دن پکایا لیکن جب افطار کا وقت آیا اور روٹیاں سامنے رکھیں تو ایک روز مسکین، ایک روز یتیم، ایک روز قیدی آگیا اور تینوں روز یہ سب روٹیاں ان لوگوں کو دے دی گئیں اور گھر والوں نے صرف پانی سے افطار کرکے اگلا روزہ رکھ لیا۔ (خزائن العرفان، پ29، الدھر، تحت الآیۃ:8 ص: 1073 ملخصاً) **عید کا دن** امیرُ المؤمنین حضرت علی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم کے پاس ایک مرتبہ عیدُ الاضحٰی کے دن کچھ مہمان آئے تو آپ نے انہیں خزیرہ (آٹے اور گوشت سے تیار ایک قسم کا کھانا) پیش کیا، یہ دیکھ کر انہوں نے کہا: اللہ آپ کا بھلا کرے آپ ہمیں مرغابی کھلائیے، ارشاد فرمایا: اللہ کے رسول صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ہے کہ خلیفہ کے لئے اللہ کے مال سے صرف دو ہی برتن حلال ہیں ایک وہ جس میں خلیفہ اور اس کے گھر والے کھائیں، دوسرا وہ برتن جسے وہ لوگوں کے سامنے رکھے۔ (مسند احمد، 1/169، حدیث:578) **وصیت پر عمل** بی بی فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا کی بہن حضرت زینب رضیَ اللہُ عنہا کی ایک صاحبزادی حضرت اُمامہ رضیَ اللہُ عنہا تھیں، حضرت فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا نے حضرت علی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم کو وصیت کی تھی کہ میری وفات کے بعد آپ اُمامہ سے نکاح کرلیں۔ چنانچہ حضرت علی رضیَ اللہُ عنہ نے وصیت پر عمل کرتے ہوئے ان سے نکاح کرلیا۔ (زرقانی علی المواھب، 2/358) **مہمان نوازی** جب آپ نے اُمُّ البنین بنتِ حازم رضیَ اللہُ عنہا سے نکاح کیا تو ان کے پاس 7 دن ٹھہرے ساتویں دن کچھ عورتیں آپ کی زوجہ سے ملنے آئیں، یہ دیکھ کر آپ نے اپنے غلام کو درہم عطا کیا اور فرمایا: مہمانوں کیلئے اس سے انگور خرید لاؤ۔ (ابن ابی الدنیا، الجوع، 4/127، رقم:281) **ازواج کے درمیان انصاف** حضرت علی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم نے اپنی دو بیویوں میں اس طرح تقسیم کاری کررکھی تھی کہ پہلی بیوی کے پاس دن گزارتے تو اس کے لئے نصف درہم کا گوشت خریدتے دوسری کے پاس دن گزارتے تو اس کے لئے بھی نصف درہم کا گوشت خریدتے۔ (الزہد لاحمد، ص157، رقم:696) **نکاح و اولاد** حضرت بی بی فاطمہ رضیَ اللہُ عنہا کی زندگی میں حضرت علی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم کو دوسرے نکاح کی اجازت نہ تھی، لیکن ان کے وصال کے بعد حضرت علی کرَّمَ اللہُ وَجہَہُ الکریم نے یکے بعد دیگرے کئی نکاح کئے، آپ کے 14 لڑکے اور 18 لڑکیاں تھیں، بی بی فاطمہ زہرا رضیَ اللہُ عنہا کے بطنِ مبارک سے امام حسن، حسین، محسن، بی بی زینب اور بی بی اُمِّ کلثوم علیہِمُ الرِّضوان پیدا ہوئے، حضرت محسن کا بچپن میں انتقال ہوگیا تھا۔ (ریاض النضرہ، 2/239)



بزرگوں کے پیارے مدینہ

مولیٰ علیُّ المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم کا ذریعۂ معاش

عبد الرحمٰن عطاری مَدَنی*

خلیفۂ چہارُم حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی مشکل کُشا، شیرِ خُدا کرّم اللہ وجہہ الکریم اپنے گزر اوقات کے لئے اُجرت پر کام کیا کرتے تھے۔ (حدیقہ ندیہ، 1/222)

ہاتھوں میں چھالے پڑگئے حضرت سیِّدُنا مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرت سیِّدُنا علیُّ المُرتضیٰ، شیرِ خدا کرّم اللہ وجہَہُ الکریم عمامہ باندھے ہمارے پاس تشریف لائے اور بتانے لگے کہ ایک مرتبہ مدینۂ مُنوّرہ میں مجھے سخت بھوک محسوس ہونے لگی تو میں مزدوری کی تلاش میں مدینہ کے گردو نواح کی طرف نکل گیا، وہاں میں نے ایک عورت دیکھی جس نے مِٹّی کا ایک ڈھیر جمع کیا ہوا تھا جسے وہ پانی سے تَر کرنا چاہتی تھی، میں نے ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور مزدوری طے کی اور سولہ ڈول کھینچے یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑگئے، میں نے ہاتھ دھوئے پھر اس عورت کے پاس آیا اور کہا کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے، تو اس عورت نے مجھے 16 کھجوریں گن کر دیں، میں انہیں لے کر حضور نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بتایا پھر ہم نے مل کر وہ کھجوریں کھائیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے لئے کلماتِ خیر کہے اور دعا فرمائی۔ (حلیۃ الاولیاء، 1/112)

کھجوروں کے عوض باغ کی سیرابی شیرِ خدا حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کرّم اللہ وجہَہُ الکریم فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک باغ میں گیا، باغ کے مالک نے کہا کہ ہر ڈول پر ایک کھجور کے بدلے میرے اس باغ کو سیراب کردو۔ میں نے کچھ ڈول نکالے اور اس کے بدلے میں کھجوریں وصول کیں جن سے میری ہتھیلی بھر گئی پھر میں نے کچھ پانی پیا اور کھجوریں لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگیا اور سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ مل کر کھجوریں تناول کیں۔

(الزہد للامام احمد، ص157، رقم: 701)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات میں ان لوگوں کے لئے درس ہے جو اچھّے خاصے تندرست ہوکر بھی کوئی کام کاج نہیں کرتے اور مزدوری تو مزدوری، چھوٹی موٹی تجارت کو بھی باعثِ شرم خیال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے بزرگانِ دین کسبِ حلال کے لئے چھوٹے موٹے کام کو بھی بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ ایسے لوگ بھی اسی معاشرے میں پائے جاتے ہیں کہ اگر چاہیں تو کماکر خود بھی کھاسکتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاسکتے ہیں لیکن انہوں نے اپنے وجود کو بے کار قرار دے رکھا ہے اور بقدرِ حاجت کمانے پر قادر ہونے کے باوجود مفت کی روٹیاں توڑنے اور اس کے لئے بھیک مانگنے کے عادی ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! بطورِ پیشہ بھیک مانگنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، جو بلا اجازتِ شرعی سوال کرتا ہے وہ جہنَّم کی آگ اپنے لئے طلب کرتا ہے اور اِس طرح جتنی رقم زِیادہ حاصِل کرے گا اُتنا ہی جہنَّم کی آگ کا زیادہ حقدار ہوگا۔

اللہ پاک ہمیں لوگوں سے مذموم سوال کرنے سے بچائے اور کسبِ حلال کے لئے کوششیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عدنان احمد عطاری مدنی*



حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے مشورے

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (معجم کبیر، 11/65، حدیث: 11601)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیرِ خدا حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم کی ذاتِ مُقدّسہ میں دیگر اوصافِ حمیدہ اور خصائلِ کریمہ کی طرح بہترین مشورہ اور دُرست رائے دینے کی صلاحیت بھی کامل درجے کی تھی۔ حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کا 2 برس 3 ماہ کا دورِ خلافت ہو یا حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کا ساڑھے دس سالہ زمانۂ خلافت یا پھر حضرتِ سیّدنا عثمان غنی رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کی بطورِ خلیفہ بارہ سالہ خدمات ہوں، جنگ، قضا، اُمورِ سلطنت، شرعی احکام اور اسلامی سزاؤں کے نِفاذ (Implementation) جیسے ہر میدان میں حضرتِ سیّدنا کرّار علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم اپنے دُرست مشوروں اور بہترین رائے کے ذریعے ان اکابرین صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے ساتھ شانہ بشانہ نظر آتے ہیں۔ چند جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

مُنکرین سے جہاد خلیفہ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں بعض قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا اور کفر و اِرتداد کے لباس کو اوڑھا تو حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے اِستِفسار فرمایا: اے ابوالحَسَن! آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم نے رائے دی: رسولُ اللہ صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لوگوں سے جو چیز لی ہے اگر آپ اسے نہیں لیں گے تو یہ رسولُ اللہ صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقے کے خلاف ہوگا۔ یہ سن کر حضرتِ سیّدنا صدیقِ اکبر رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دیگر لوگوں نے مجھے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا مگر آپ نے یہ کہا ہے تو اب میں ان لوگوں سے ضرور جہاد کروں گا۔ (ریاض النضرۃ، 1/147)

ایک روایت کے مطابق حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم نے یوں کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نماز اور زکوٰۃ کو ایک ساتھ ذکر کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ آپ انہیں الگ الگ کریں گے۔ (کنز العمال، جزء: 6، 3/227، حدیث: 16841)

لشکر بھیجنے کا مشورہ غزوۂ رُوم کے لئے لشکر اسلام روانہ نے سے پہلے حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے مشورہ کیا تو حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الکریم نے لشکر روانہ کرنے کی رائے دیتے ہوئے کہا: آپ خود اس جنگ میں شرکت کریں یا لشکرِ اسلام بھیجیں، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو کامیابی آپ کے قدم چُومے گی، یہ سن کر حضرتِ سیّدنا ابو بکر صدیق رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اچھی خبر سنائے، پھر آپ رضیَ اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر خُطبہ ارشاد فرمایا اور لشکرِ اسلام کی تیاری کا حکم دیا۔ (تاریخ ابن عساکر، 2/64)

خلیفہ کا وظیفہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے کندھوں پر خلافت کا بار آیا تو آپ نے اپنے گزر اوقات کے لئے بیت المال سے کچھ نہ لیا مگر اُمورِ خلافت میں مشغول ہونے کے سبب گزر اوقات میں دشواری ہونے لگی تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے مشورہ کیا، دیگر مشوروں کے ساتھ ایک مشورہ یہ بھی تھا کہ آپ بیت المال سے صبح شام کے کھانے کے برابر لے لیا کریں حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کو یہ رائے زیادہ پسند آئی اور اسی پر عمل کیا۔ یہ رائے پیش کرنے والی شخصیت شیرِ خدا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم کی تھی۔ (طبقات ابن سعد، 3/233)

ہجری سن کی ابتدا حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام علیہمُ الرِّضوان کو جمع کرکے مشورہ مانگا کہ ہم تاریخ لکھنے کا آغاز کرنا چاہتے ہیں، کب سے شُروع کریں؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم نے مشورہ دیا: اس دن سے جس دن نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ہجرت کی، حضرت عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ مُحرَّم کے مہینے سے ابتدا ہو، یوں ہجری سن کا آغاز ہوگیا۔

(مستدرک، 3/549، حدیث:4344۔ تلقیح فہوم لابن جوزی، 1/14)

شام جانے کا مشورہ جب مسلمانوں نے بیت المقدس کا مُحاصَرہ کیا اور قِلعے والوں کو دشواری و تنگی ہونے لگی تو انہوں نے یہ شرط پیش کی کہ مسلمانوں کے امیر حضرت عمر بن خطاب رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ تشریف لائیں گے تو وہ مسلمانوں سے صلح کرلیں گے، حضرت سیدنا ابو عُبَیدہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے پوری صورتِ حال لکھ کر روانہ کردی، امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں مشورہ طلب کیا تو کسی نے یہ مشورہ دیا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں کہ وہ آپ کو حقیر جانیں گے، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم نے مشورہ دیا کہ آپ ان کی طرف جائیں تاکہ ان کے قلعے میں انہیں شکست دینا مسلمانوں پر آسان ہوجائے، حضرت عمر فاروق رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم کی رائے پر عمل کیا۔

(البدایۃ والنہایۃ، 5/126)

شرابی کی سزا حضرت سیّدنا عمر فاروق رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے شراب کی سزا کے متعلق صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے مشورہ کیا تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم نے رائے دی کہ اسے 80 کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیئے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا تو بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا تو تُہمت لگائے گا، لہٰذا حضرت سیّدنا عمر فاروق اعظم رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو 80 کوڑے لگانے کا حکم دیا۔

(موطأ امام مالک، 2/351، حدیث: 1615)

جھگڑا نمٹانا امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ کے پاس جب لوگ کوئی جھگڑا لے کر آتے تو ایک فریق سے فرماتے: حضرت علی کو بلاؤ، دوسرے فریق سے فرماتے: حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور دیگر صحابہ کرام کو بلاؤ۔

(تاریخ ابن عساکر، 39/182)

جمعِ قرآن میں تعاون حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الکریم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: حضرت عثمان (رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ) کو جمعِ قرآن کے بارے میں اچھا ہی کہو، خدا کی قسم! انہوں نے جو کچھ کیا وہ ہمارے ہی تعاون سے کیا ہے۔

(فتح الباری، 10/16، تحت حدیث: 4988)

روزہ کس چیز سے افطار کرنا چاہئے؟

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب تم میں کوئی روزہ اِفطار کرے تو کھجور یا چُھوہارے سے اِفطار کرے کہ وہ بابرکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(ترمذی، 2/142، حدیث:658)



روشن ستارے

حضرتِ علیُّ المرتضیٰ رضیَ اللہُ عنہ کے حیرت انگیز فیصلے



عدنان احمد عطاری مَدَنی*

ایک قاضی اور جج (Justice) کی زندگی میں بسا اوقات ایسے پیچیدہ مقدمے بھی آجاتے ہیں جن کا حل انتہائی مشکل اور دشوار نظر آتا ہے۔ دَرَاصل اس طرح کے مقدمات اس بات کا فیصلہ بھی کر دیتے ہیں کہ قاضی کن صلاحیتوں کا حامل ہے اور عقل و دانش کے کس بلند رُتبے پر فائز ہے، آیئے! شیرِ خدا حضرتِ سیُدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے کچھ دل چسپ اور مشکل فیصلوں کو ملاحظہ کیجئے اور دیکھئے کہ آپ کے فیصلوں نے کس طرح پریشان حالوں کی پریشانی حل کی، دُکھیاروں کا دکھ دور کیا اور آزمائش میں گھر جانے والوں کو آزمائش سے نکالا۔

1 غلام کون ہے؟ یمن کے ایک آدمی نے اپنے لڑکے کو سفر پر بھیجا تو اس کے ساتھ ایک غلام بھی روانہ کیا، راستے میں کسی بات پر دونوں میں جھگڑا ہو گیا، کوفہ پہنچ کر غلام نے دعویٰ کر دیا کہ یہ لڑکا میرا غلام ہے اور میں اس کا آقا ہوں، یہ کہہ کر اس نے لڑکے کو بیچنا چاہا، جب یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اپنے خادم سے فرمایا: کمرے کی دیوار میں دو بڑے سوراخ بناؤ اور ان دونوں سے کہو: اپنے اپنے سر ان سوراخوں سے باہر نکالیں، جب دونوں نے اپنے سر سوراخوں سے باہر نکال لئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خادم سے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی تلوار لے آؤ، خادم تلوار لایا تو آپ نے خادم سے کہا: غلام کا سر کاٹ ڈالو، یہ سنتے ہی غلام نے فوراً اپنا سر پیچھے کر لیا جبکہ لڑکا اسی طرح کھڑا رہا، یوں آپ کی حکمتِ عملی سے معلوم ہو گیا کہ "غلام کون ہے؟"[1]

2 جھوٹے گواہ بھاگ گئے: ایک مرتبہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو چوری کے الزام میں لایا گیا ساتھ گواہی دینے کے لئے دو گواہ بھی موجود تھے، حضرتِ علی رضی اللہ عنہ دوسرے کام کی طرف متوجہ ہو گئے پھر آپ نے جھوٹے گواہوں کے بارے میں فرمایا: جب میرے پاس جھوٹا گواہ آیا ہے تو میں نے اسے سخت سزا دی ہے، (کچھ دیر بعد) آپ نے ان دونوں گواہوں کو طلب کیا تو معلوم ہوا کہ وہ دونوں جھوٹے گواہ پہلے ہی فرار ہو چکے ہیں لہٰذا آپ نے ملزم کو بری کر دیا۔[2]

3 17 اُونٹ کیسے تقسیم ہوں گے؟ ایک مرتبہ حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس 3 آدمی آئے اور کہنے لگے: ہمارے پاس 17 اونٹ ہیں، ایک کا حصّہ کل اونٹوں کا آدھا (1/2) ہے دوسرے کا حصہ تہائی (1/3) ہے اور تیسرے آدمی کا حصہ سب اونٹوں میں نواں (1/9) ہے، آپ ہمارے

درمیان اونٹ تقسیم کیجئے مگر شرط یہ ہے کہ انہیں کاٹنا نہ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیتُ المال سے ایک اونٹ منگوایا، اب 18 اونٹ ہوگئے پہلا شخص جس کا حصہ تمام اونٹوں میں آدھا تھا اسے 18 کے آدھے یعنی 9 اونٹ دے دیئے، دوسرا شخص جس کا حصہ تہائی تھا اسے 18 کا تہائی یعنی 6 اونٹ دے دیئے، پھر تیسرا شخص جس کا حصہ کل اونٹوں میں نواں تھا اسے کل اونٹوں کا نواں حصہ یعنی 18 میں سے 2 اونٹ دے دیئے اس طرح آپ رضیَ اللہُ عنہ نے حسنِ تدبیر سے ایک مشکل مسئلے کا فیصلہ کردیا اور 9،6، اور 2 اونٹ ملا کر کل 17 اونٹ ان تینوں میں تقسیم بھی کردیئے اور کسی اونٹ کو کاٹنا بھی نہ پڑا، ایک اونٹ جو باقی بچا اسے بیت المال میں واپس پہنچا دیا گیا۔[3]

4 ایک درہم ملا: دو شخص صبح کے وقت کھانا کھانے کے لئے بیٹھے تھے، ایک کے پاس 5 روٹیاں جبکہ دوسرے کے پاس 3 روٹیاں تھیں، اتنے میں ادھر سے ایک شخص گزرا، ان دونوں نے اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھالیا اور تینوں نے وہ آٹھ روٹیاں مل کر کھالیں، تیسرے شخص نے جاتے ہوئے 8 درہم ان دونوں کو دیئے اور کہا: میں نے تمہارے ساتھ جو کھانا کھایا ہے اس کی یہ قیمت ہے تم اسے آپس میں تقسیم کرلو، اب ان دونوں میں تقسیم پر جھگڑا ہوا۔ 5 روٹیوں والے شخص نے کہا: میں 5 درہم لوں گا کہ میری روٹیاں 5 تھیں اور تم 3 درہم لو کہ تمہاری روٹیاں 3 تھیں، دوسرے نے کہا: نہیں! رقم آدھی آدھی تقسیم ہوگی، دونوں یہ معاملہ لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ نے (مشورہ دیتے ہوئے) 3 روٹی والے شخص سے فرمایا: تمہارا ساتھی جو تمہیں دے رہا ہے اسے قبول کرلو کیونکہ اس کی روٹیاں زیادہ تھیں، وہ کہنے لگا: میں صرف انصاف والی بات کو قبول کروں گا، آپ نے فرمایا: انصاف یہی ہے کہ تم ایک درہم لو اور تمہارا ساتھی 7 درہم لے، اس نے حیرت سے کہا: میرے ساتھی نے مجھے 3 درہم دینے چاہے لیکن میں راضی نہیں ہوا، آپ نے یہی مشورہ دیا مگر میں نے قبول نہیں کیا اور اب آپ یہ فرمارہے ہیں کہ انصاف کے طریقے پر میرا حق ایک درہم بنتا ہے آپ مجھے سمجھائیے کہ میرا حق ایک درہم کیسے ہے؟ پھر میں ایک درہم قبول کرلوں گا، آپ رضیَ اللہُ عنہ نے فرمایا: 8 روٹیوں کے 24 حصے تم تین آدمیوں نے کھائے، یہ پتا نہیں کہ کس نے کم کھایا اور کس نے زیادہ کھایا؟ اس لئے یہ سمجھ لو کہ سب نے برابر برابر کھایا ہے (یعنی ہر ایک نے آٹھ حصے کھائے) تم نے اپنی 3 روٹیوں کے 9 حصوں میں سے آٹھ حصے کھالئے، تمہارا ایک حصہ باقی رہا، اور تمہارے ساتھی نے اپنی 5 روٹیوں کے 15 حصوں میں سے 8 حصے کھائے اس کے 7 حصے باقی رہے، تیسرے شخص نے تمہاری روٹیوں میں سے ایک حصہ کھایا اور تمہارے ساتھی کے سات حصے کھائے، اب انصاف کے مطابق تم کو ایک درہم اور تمہارے ساتھی کو 7 درہم ملیں گے، تفصیل سننے کے بعد اس جھگڑنے والے شخص کو ایک درہم لینا پڑا۔[4]

5 مرحوم کی وصیت: ایک شخص نے مرتے وقت اپنے دوست کو 10 ہزار دیئے اور وصیت کی: جب تم میرے لڑکے سے ملاقات کرو تو اس میں سے جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا، اتفاق سے کچھ روز بعد اس کا لڑکا وطن واپس آگیا، اس موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: بتاؤ! تم مرحوم کے لڑکے کو کتنا دوگے؟ اس نے کہا: ایک ہزار، آپ نے فرمایا: اب تم اس کو 9 ہزار دو، اس لئے کہ جو تم نے چاہا وہ 9 ہزار ہیں اور مرحوم نے یہی وصیت کی تھی کہ جو تم چاہو وہ اس کو دے دینا۔[5]

شہادت: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے 4 برس 9 ماہ چند دن امورِ خلافت سر انجام دیئے، آخر کار اس دنیا میں 63 سال گزار کر کُوفہ میں 21 رمضان المبارک 40ھ کو شہادت کی سعادت پائی۔[6]

---

(1) خلفائے راشدین، ص 124 (2) مصنف ابن ابی شیبہ، 14/548، رقم: 29426 (3) خلفائے راشدین، ص 126 ملخصاً (4) استیعاب، 3/207 ملخصاً (5) خلفائے راشدین، ص 125 (6) تاریخ ابن عساکر، 42/577 کتاب العقائد، ص 45۔

انقلابی شخصیات کے کارنامے



امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے کارنامے

آصف اقبال عطاری مدنی

عَہد ساز اور اِنقلاب آفریں شخصیات نے ہر دور میں انسانی سوچ کے دھارے بدلے، مزاج و کردار کو نئی سمت پر گامزن اور گفتار و نگاہ کو نئے زاویوں سے روشناس کیا۔ کئی اِنقلابی شخصیات ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے کارنامے نہ صرف اپنے زمانے بلکہ آنے والی صدیوں کو بھی متأثر کرتے ہیں اور لوگ نَسْل دَر نَسْل اُن کی انمول اور انقلاب آفریں تعلیمات کی روشنی میں اپنے حال اور مستقبل کا فیصلہ کرتے ہیں۔ ایسی ہی ایک انقلابی شخصیت جو اَخلاقِ کریمانہ و اقوالِ حکیمانہ، جُہدِ مسلسل، ہمت و شجاعت، علم و تقویٰ، کردار و عمل، تدبُّر و اسلامی سیاست، ایثار و تواضُع، اِستِغْنا و توکُّل اور قناعت و سادگی جیسے عمدہ اَوصاف سے مزیَّن ہے۔ دنیا جنہیں حیدرِ وصفدر، فاتحِ خیبر، شیرِ خدا، سیِّدُ الاَولیاء، امام الاَتْقیاء، مَخْزَنِ سخاوت، تاجدارِ شجاعت، اِمَامُ الْمَشَارِق وَالْمَغَارِب، خلیفۂ چہارم امیر المؤمنین حضرت سیِّدنا **علی المرتضیٰ** کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے نام سے جانتی ہے۔ آپ کے چند انقلابی کارنامے ملاحظہ کیجئے: **(1) بابُ مدینۃِ العلم** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ رسالت سے "بابُ العلم (علم کا دروازہ)" کا لقب عطا ہوا۔ آپ خود فرماتے ہیں: مجھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے علم کے ہزار باب عطا کئے اور ہر باب سے آگے ہزار باب کھلتے ہیں۔ (تاریخ ابن عساکر، 42/385) ایک موقع پر یوں فرمایا: مجھ سے پوچھو! اللہ تعالیٰ کی قسم! قیامت تک ہونے والی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے، میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔ (کنز العمال، جز 2، 1/239، حدیث: 4737) آپ کی قرآن فہمی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار فرمایا: اگر میں چاہوں تو سورۂ فاتحہ کی تفسیر سے 70 اونٹ بھر دوں۔ (الاتقان، 2/1223) **(2) شجاعت و بہادری** ہجرت کی رات جبکہ چاروں طرف کفار تلواریں لئے کھڑے تھے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بستر پر سوئے۔ (سیرت ابن ہشام، ص192) غزوۂ تبوک کے علاوہ ہر غزوہ میں شرکت فرمائی اور خیبر کے قلعہ کو فتح کرکے "فاتحِ خیبر" کے نام سے شہرت پائی۔ (بخاری، 3/84، حدیث: 4209) **(3) روشن فیصلے** جب سینہ دستِ نبوی سے فیض یاب ہو اور فیصلوں کو تصدیقاتِ نبوی حاصل ہوں تو ایسے فیصلے زمانے میں انقلاب برپا کر دیتے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلوں کو خود حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پسند فرمایا۔ (فضائل الصحابہ، ص812، حدیث: 1113) مقدمہ کتنا ہی پیچیدہ کیوں نہ ہوتا آپ چند لمحوں میں اُس کا بہترین فیصلہ فرما دیا کرتے، الغرض آپ کے فیصلے اسلامی عدالت کے لئے انقلابی حیثیت رکھتے ہیں۔ **(4) صائب الرائے (درست رائے والے)** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی درست رائے کے حامل تھے کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے مشورہ فرمایا۔ (بخاری، 4/528) خلیفۂ اوّل حضرت سیِّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفۂ دُوُم حضرت سیِّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے دور اندیش اور تجربہ کار اپنے دورِ خلافت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ فرماتے۔ (الکامل فی التاریخ، 3/205) **(5) عربی زبان کے قواعد** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب لوگوں کو عربی بول چال میں غلطیاں کرتے پایا تو اصلاح کے لئے بنیادی قواعد و ضوابط مُرَتَّب کئے اور حضرت ابو الاَسْوَد دُؤَلی کو کلمہ کی تینوں قسموں "اسم، فعل، حرف" کی تعریفیں لکھ کر دیں اور اِس میں اضافہ کرنے کا فرمایا پھر اُن کے اضافہ جات کی اصلاح بھی فرمائی۔ (تاریخ الخلفاء، ص143) **(6) فقہ و فتاویٰ** بابُ مدینۃ العلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس میدان

میں بھی تاریخ رقم فرمائی، پیش آنے والے نئے مسائل کو پل بھر میں حل فرمادیتے، کثیر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان فقہی مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم و حضرت عائشہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہما سے لوگوں نے مسئلے پوچھے تو فرمایا: حضرت علی (رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ) سے جاکر پوچھو۔ (مسلم، ص130، حدیث: 639، مصنف ابن ابی شیبہ، 4/223، حدیث:5)

(7)خارجیوں کا قلع قمع اسلام دُشمن خارجیوں کا سب سے پہلے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ ہی نے قلع قمع فرما کر مسلمانوں کو ان کے فتنے سے محفوظ و مامون کیا۔ (الاستیعاب، 3/217)

(8)ہجری سن کا آغاز عہدِ فاروقی میں آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ ہی کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے اسلامی سن کا آغاز ہجرتِ مدینہ سے کیا گیا۔ (الہدایہ والنہایہ، 5/146)

(9)اُمورِ رفاہِ عامہ (عوامی بھلائی کے کام) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے حقوقِ عامہ کی حفاظت کا بھی اہتمام فرمایا جیسا کہ شاہراہِ عام کو گندگی سے بچانے کے لئے بیت الخلاء اور نالیوں کو شارعِ عام سے دور بنانے کا حکم فرمایا۔ (مصنف عبد الرزاق، 9/405، حدیث: 18722) انسانی جانوں کے تحفظ کے لئے قانون بنایا کہ اگر کسی کے کنواں کھودنے یا بانس وغیرہ گاڑنے کی صورت میں انسانی جان تلف ہوئی تو ضمان ادا کرنا ہوگا۔ (مصنف عبد الرزاق، 9/405، حدیث: 18723)

اعتکاف کی خوبیاں

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: اعتکاف کی خوبیاں بالکل ہی ظاہر ہیں کیونکہ اس میں بندہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لئے مکمل طور پر اپنے آپ کو اللہ کریم کی عبادت میں مصروف کر دیتا ہے اور اللہ پاک کے قُرب کی راہ میں حائل تمام مصروفیاتِ دنیا سے کنارہ کش ہوجاتا ہے۔ ❁ معتکف ان (فرشتوں) سے مُشابہت رکھتا ہے جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور ان (فرشتوں) کے ساتھ مُشابہت رکھتا ہے جو شب و روز اللہ کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور اس سے اُکتاتے نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری، 1/212 ملتقطاً)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں پورے ماہِ رمضان اور آخری عشرے (10 دن) کا اجتماعی اعتکاف ہوتا ہے جس میں انفرادی عبادات کے ساتھ ساتھ فرض علوم اور اہم دِینی معلومات کا اہتمام ہوتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت اعتکاف کرنے کے لئے آج ہی اپنے قریبی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں یا قریبی ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی سے رابطہ کیجئے۔



کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مَدَنی*

سوال: اللہ کریم نے زمین پر چلنے والے ہر جاندار کو کس سے پیدا فرمایا ہے؟

جواب: پانی سے۔ (پ18، النور:45)

سوال: ہجرت کے بعد مسلمانوں کے لئے بیت المقدّس کتنے عرصے تک قبلہ رہا؟

جواب: 16 یا 17 ماہ تک۔ (طبقات ابن سعد، 1/186)

سوال: قبلے کی تبدیلی کس دن اور کس تاریخ کو ہوئی؟

جواب: ایک قول کے مطابق بروز پیر 15 رجب المرجّب سن دو ہجری میں۔ (طبقات ابن سعد، 1/186)

سوال: رمضان کے روزے کب فرض ہوئے؟

جواب: شعبان سن دو ہجری میں۔ (طبقات ابن سعد، 1/191)

سوال: صدقۂ فطر کا حکم کب ہوا تھا؟

جواب: سن دو ہجری میں۔ (طبقات ابن سعد، 1/191)

ابوالحسان عطاری مدنی

اَشعار کی تشریح

مولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز

مولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز
اور وہ بھی عَصر سب سے جو اعلیٰ خَطر کی ہے

صِدّیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فُروضِ غُرَر کی ہے

ہاں تو نے اِن کو جان اُنھیں پھیر دی نماز
پر وہ تو کرچکے تھے جو کرنی بشر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں
اَصْلُ الْاُصُول بَنْدَگی اُس تاجْوَر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص203)

الفاظ ومعانی وَارِی: قربان کی۔ خَطَر: (مرادی معنیٰ) شرف۔ غُرَر: اَغَرّ کی جمع، سب سے روشن۔ جو کرنی بشر کی ہے: جو انسان کے بس میں ہے۔ فُروع: شاخیں۔ اَصْلُ الْاُصُول: (مرادی معنیٰ) سب سے اہم اور بنیادی فرض۔ بَنْدَگی: غلامی۔ تاجْوَر: بادشاہ۔

مولیٰ علی نے واری تِری نیند پر نماز ایک مرتبہ سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ ظہر ادا فرما کر حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم کو کسی کام سے روانہ فرمایا۔ جب سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نمازِ عصر ادا فرما چکے تو اب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی واپسی ہوئی اور حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ (اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نیند کی خاطر آپ نے نمازِ عصر نہ پڑھی) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔

(معجم کبیر، 24/145، حدیث:382ملخصاً)

اور وہ بھی عَصر سب سے جو اعلیٰ خَطر کی ہے اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ترجمۂ کنزُالعِرفان: تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی۔ (پ2، البقرۃ:238)

درمیانی نماز کی بالخصوص تاکید کی گئی جس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ (صراط الجنان، 1/363)

صِدّیق بلکہ غار میں جان اس پہ دے چکے حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اللہ کے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ غارِ ثَور کے قریب پہنچے تو پہلے اندر جاکر صفائی کی اور تمام سوراخوں کو بند کیا۔ آخری دو سوراخ بند کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو اپنے مبارک پاؤں ان پر رکھ دیئے۔ اب رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غار میں تشریف لائے اور صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر سرِ انور

رکھ کر سو گئے۔ایک سوراخ میں سے (سانپ نے) آپ کے پاؤں میں ڈس لیا مگر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام میں خلَل آنے کے خوف سے آپ نے کوئی حرکت نہ فرمائی۔(مشکوٰۃ المصابیح، 4/417، حدیث:6034ملخصاً)

اور حفظِ جاں تو جان فُروضِ غُرَر کی ہے اپنی جان کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے، خودکشی وغیرہ کے ذریعے اپنی جان کو ہلاک کرنا جائز نہیں۔"ہر وہ چیز جو ہلاکت کا باعث ہو اس سے باز رہنے کا حکم ہے حتّٰی کہ بے ہتھیار میدانِ جنگ میں جانا یا زہر کھانا یا کسی طرح خُودکشی کرنا سب حرام ہے"۔ (صراط الجنان، 1/310بتغیر)(جان کی حفاظت کرنے کی اس قدر اہمیت ہے کہ حالتِ اضطرار میں) جان بچانے کیلئے حرام چیز کا بقدرِ ضَرورت کھانا نہ صرف جائز بلکہ فَرض ہے۔(صراط الجنان، 1/275)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جان کا رکھنا سب سے زیادہ اہم فرض ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 29/370)

ہاں تو نے اِن کو جان اُنھیں پھیر دی نماز حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی تو سورج پلٹ آیا اور حضرتِ سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم نے نمازِ عصر ادا فرمائی۔ (معجم کبیر، 24/145، حدیث:382ملخصاً)(ادھر غارِ ثور میں سانپ کے ڈسنے کے بعد شدّتِ تکلیف کی وجہ سے) حضرتِ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو نکل کر محبوبِ کریم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کے مبارک چہرے پر نچھاور ہوئے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیدار ہوگئے اور ڈسے ہوئے حصّے پر اپنا لُعابِ دَہن (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔(مشکوٰۃ المصابیح، 4/417، حدیث:6034ملخصاً)

پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے ایک انسان زیادہ سے زیادہ جو کر سکتا ہے وہ ان دونوں حضرات نے کر دکھایا یعنی تعظیمِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خاطر حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم نے نمازِ عصر اور حضرتِ سیّدُنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی جان قربان کر دی۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فُروع ہیں ان دونوں نفوسِ قدسیہ کے اس طرزِ عمل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دینِ اسلام کے دیگر فرائض ثانوی (Secondary) حیثیت کے حامل ہیں۔

اَصْلُ الْاُصُول بُنْدَگی اُس تاجْوَر کی ہے صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعظیم یعنی اعتقادِ عظمت جزوِ ایمان و رکنِ ایمان ہے اور فعلِ تعظیم بعدِ ایمان ہر فرض سے مُقدّم ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/74)

نمازِ عصر کو چھوڑا تمہاری نیند کی خاطر
علی بھی کس قدر ہیں تم پہ قرباں یارسولَ اللہ
تَصَدُّق حضرتِ صدّیق غارِ ثور میں اپنی
ترے آرام کی خاطر کریں جاں یارسولَ اللہ
ملی صدّیق کو جاں اور نمازِ عصر حیدر کو
ترے صدقے اگرچہ اے مری جاں یارسولَ اللہ
مگر ان کے عمل سے یہ عقیدہ ہوگیا ثابت
تمہیں ہو اصلِ ایماں، جانِ ایماں یارسولَ اللہ

رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تربیت فرمائی

حضور سیّدِ عالم، شفیعِ معظّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کچھ لکھ رہے تھے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: دوات میں ضُوف[1] ڈالو، قلم پر ترچھا قَط لگاؤ، بسم اللّٰہ کی ب کھڑی لکھو، سین کے دندانے جدا رکھو، اور میم اندھا نہ کرو(یعنی میم کا دائرہ کھلا رکھو)، لفظ اللہ خوبصورت لکھو، لفظ رحمٰن کو لمبا اور لفظ رحیم کو عمدہ لکھو۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی، جزء1، ص357)

(1) وہ کپڑا جو دوات میں سیاہی کے ساتھ رکھا جاتا ہے۔

محمد عبد الماجد عطاری مدنی

راکبِ دوشِ مصطفٰے

(حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبٰی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ)



حضرتِ سیِّدہ فاطمۃُ الزّہراء رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے گلشن کے مہکتے پھول، اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کے نور، راکبِ دوشِ مصطفٰے (مصطفٰے جانِ رحمت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک کندھوں پر سواری کرنے والے)، سردارِ امّت، حضرت سیِّدُنا امام حَسَن مجتبٰی رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کی ولادتِ باسعادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری کو مدینہ طیبہ میں ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ، 5/519) **نام، القابات اور کنیت** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کا نام "حسن" کنیت "ابو محمد" اور لقب "سبطِ رسول اللہ" (رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے) اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" (رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھول) ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص149)

مبارک تحنیک (گھٹی) نبیِّ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کے کان میں اذان کہی۔ (معجم کبیر، 1/313، حدیث:926) اور اپنے لعابِ دہن سے گھٹی دی۔ (البدایہ والنہایہ، 5/519)

شہد خوارِ لعاب زبانِ نبی
چاشنی گیر عصمت پہ لاکھوں سلام

عقیقہ نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کے عقیقے میں دو دنبے ذبح فرمائے۔ (نسائی، ص688، حدیث:4225)

سرکار کی امام حسن سے محبت حضورِ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کو آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ سے بے پناہ محبت تھی۔ پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کو کبھی اپنی آغوشِ شفقت میں لیتے تو کبھی مبارک کندھے پر سوار کئے ہوئے گھر سے باہر تشریف لاتے، آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کی معمولی سی تکلیف پر بے قرار ہو جاتے، آپ کو دیکھنے اور پیار کرنے کے لئے سیِّدتنا فاطمہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے گھر تشریف لے جاتے۔ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ بھی اپنے پیارے نانا جان صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے بے حد مانوس تھے، نماز کی حالت میں پشتِ مبارک پر سوار ہو جاتے تو کبھی داڑھی مبارک سے کھیلتے لیکن سرکارِ دو عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں کبھی نہیں جھڑکا۔ ایک مرتبہ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کو حضور پر نور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے شانۂ مبارک پر سوار دیکھ کر کسی نے کہا: صاحبزادے! آپ کی سواری کیسی اچھی ہے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: سوار بھی تو کیسا اچھا ہے۔ (ترمذی، 5/432، حدیث:3809)

حسنِ مجتبٰی، سیِّد الاسخیاء
راکبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام

آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ اُن خوش نصیبوں میں شامل ہیں جنہیں نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یعنی تم پر میرے ماں باپ فِدا۔ (معجم کبیر، 3/65، حدیث:2677) **شبیہِ مصطفٰے** حضرت سیِّدنا انس رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ فرماتے ہیں: (امام) حسن رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ سے بڑھ کر کوئی بھی حضورِ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم سے مُشابہت رکھنے والا نہ تھا۔ (بخاری، 2/547، حدیث:3752) **امام حسن سردار ہیں** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ نے حضرت امیر معاویہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ سے صلح فرما کر اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم کے اس فرمان کو عملاً پورا فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بدولت مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔ (بخاری، 2/214، حدیث:2704) **اوصاف** آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ نہایت رحم دل، سخی، عبادت گزار اور عفو و درگزر کے پیکر تھے۔ آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ فجر کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک ٹیک لگا کر بیٹھ جاتے اور مسجد میں موجود لوگوں سے دینی مسائل پر گفتگو فرماتے۔ جب آفتاب بلند ہو جاتا تو چاشت کے نوافل ادا فرماتے پھر اُمّہاتُ المؤمنین رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُنَّ کے گھر تشریف لے جاتے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 13/241) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ نے (مدینۂ منورہ زادھا اللہُ شرفًا وّتعظیمًا سے مکۂ مکرمہ زادھا اللہُ شرفًا وّتعظیمًا) پیدل چل کر 25 حج ادا فرمائے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/387)

سخاوت آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہُ کثرت سے صدقہ و خیرات فرماتے

حتّٰی کہ دو مرتبہ اپنا سارا مال اور تین مرتبہ آدھا مال راہِ خدا میں صدقہ فرمایا۔(ابن عساکر، 13/243) **شہادت** کسی کے زہر کھلا دینے کی وجہ سے آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے 5 ربیع الاول 49 ہجری کو مدینۂ منورہ میں شہادت کا جام نوش فرمایا۔ایک قول 50 ہجری کا بھی ہے۔(المنتظم، 5/226، صفۃ الصفوۃ، 1/386)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یا حَسَن ابنِ علی! کر دو کرم

راکبِ دوشِ شہنشاہِ اُمَم — یا حَسَن ابنِ علی! کردو کرم!
فاطمہ کے لال حیدر کے پِسَر! — اپنی اُلفت دو مجھے دو اپنا غَم
اپنے نانا کی مَحبّت دیجئے — اور عطا ہو قلبِ مُضطَر چشمِ نم
خُو مِٹے بے کار باتوں کی رہے — لب پہ ذکرُ اللّٰہ میرے دم بدَم
اے سخی ابنِ سخی اپنی سخا — سے دو حصہ سیّدِ عالی حَشَم
آل و اصحابِ نبی سے پیار ہے — ساری سرکاروں کے در پر سر ہے خَم
پیشوائے نوجوانانِ بِہِشت — صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم ہیں محمد کے نواسے لاجَرم
یا حَسَن! ایماں پہ تم رہنا گواہ — عبدِ حق ہُوں خادِمِ شاہِ اُمَم
آہ! پلّے میں کوئی نیکی نہیں — عرصۂ محشر میں رکھ لینا بھَرَم
میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں — ہو عطا زادِ سفر چشمِ کرم!
طیبہ دیکھے اِک زمانہ ہوگیا — یا حَسَن! دِکھلا دو نانا کا حرم
جذبہ دو ”نیکی کی دعوت“ کا مجھے — راہِ حق میں میرے جَم جائیں قدم
میں سدا دینی کُتُب لکھتا رہوں — یا حَسَن! دے دیجئے ایسا قلم
دین کی خدمت کا جوش و وَلْوَلہ — ہو عنایت یا امامِ مُحترم!

اے شہیدِ کربلا کے بھائی جان!
دُور ہوں عطّار کے رنج و اَلَم

اللہ عزوجل

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۹ شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ
16-05-2017

الفاظ و مَعانی: راکِب: سوار۔ دوش: کندھا۔ لال: بیٹا۔ پِسَر: بیٹا۔ مُضطَر: بے قرار۔ چشمِ نَم: روتی آنکھ۔ خُو: عادت۔ لَب: زبان۔ دَم بَدَم: ہر وقت۔ سَخا: سخاوت۔ عالی حَشَم: بہت بُزُرگی والا۔ خَم: جھکا ہوا۔ عَرصۂ مَحشر: قیامت کا میدان۔ بھَرَم: لاج۔ سدا: ہمیشہ۔ وَلْوَلہ: بہت زیادہ شوق۔ اَلَم: غم۔



تذکرۂ ابنِ جوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی

آصف جہانزیب عطاری مدنی*

مُحدِّث، مُفَسِّر، علّامہ جمالُ الدین ابوالفَرَج عبدالرحمٰن بن جَوزی علیہ رحمۃ اللہ القوی تاریخِ اسلام کی ایک مایہ ناز شخصیت ہیں۔

ولادت و تربیت آپ کی ولادت 509 یا 510 ہجری کو بغداد میں ہوئی۔(سیر اعلام النبلاء، 15/483، عیون الحکایات، مقدمۃ التحقیق، ص4) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عُمر ابھی تین سال ہی تھی کہ والد کا انتقال ہو گیا پھر آپ کی پرورش آپ کی پھوپھی نے کی۔ (سیر اعلام النبلاء، 15/484)

حصولِ علم کا شوق بچپن ہی سے آپ کو حُصُولِ علم کا شوق تھا چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں: 6 سال کی عمر میں باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے مکتب میں داخلہ لے لیا تھا، 7 سال کی عمر میں کسی مداری یا شُعبَدہ باز کا تماشا دیکھنے کے بجائے جامع مسجد میں ہونے والے دَرْس میں حاضِر ہوتا، وہاں جو بھی احادیث بیان ہوتیں مجھے یاد ہو جاتیں اور گھر جا کر میں انہیں لکھ لیتا، دوسرے لڑکوں کی طرح دریائے دِجلَہ کے کنارے کھیلنے کے بجائے میں کسی کتاب کا صفحہ لے کر گھر کے ایک گوشے میں مطالعہ میں مشغول ہو جاتا۔ (لفتۃ الکبد الی نصیحۃ الولد، ص33 ملخصاً) آپ نے تقریباً 87 عُلَما و مشائخ سے علم حاصل کیا۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 42/288)

تصانیف بلند پایہ عالمِ دین ہونے کے ساتھ ساتھ آپ تحریر و تصنیف میں بھی اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں: میری تصانیف 340 سے کہیں زیادہ ہیں جن میں کئی کتابیں 20 جلدوں (Volumes) پر مشتمل ہیں۔ (الوافی بالوفیات، 18/112) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ 13 برس کی عمر سے شروع فرمایا۔ (الوافی بالوفیات، 18/111) عُلومِ قراٰن و حدیث سمیت کثیر فُنُون میں آپ نے یادگار تصانیف چھوڑیں۔ دعوتِ اسلامی کے شعبہ المدینۃ العلمیۃ نے آپ کی دو کتابوں "عُیُونُ الْحِکَایَات" اور "بَحْرُ الدُّمُوْع" (بنام آنسوؤں کا دریا) کا ترجمہ کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔

بہترین مقرر وعظ و بیان میں بھی آپ کا شُہرہ تھا۔ آپ کی مجلسِ وعظ میں وُزَرا و خُلَفا سمیت تقریباً دس ہزار سے ایک لاکھ تک افراد شریک ہوتے (تذکرۃ الحفاظ للذہبی، 4/93 ملخصاً) نیز آپ کے ہاتھ پر ایک لاکھ لوگ تائب ہوئے اور بیس ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، 42/291 ملخصاً)

علمِ حدیث میں مہارت علمِ حدیث میں بھی آپ کو مہارت حاصل تھی اور یہی علم آپ کی وجہِ شہرت بنا، آپ فرماتے ہیں: میرے زمانے تک رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے روایت شُدہ کوئی بھی حدیث میرے سامنے بیان کی جائے تو میں بتا سکتا ہوں کہ یہ صِحّت و ضُعف کے کس دَرَجے پر ہے۔

(الوفا باحوال المصطفیٰ (مترجم) مقدمہ، ص5)

حدیثِ پاک کا ادب حدیثِ پاک کے ادب کا یہ عالَم تھا کہ حدیثِ پاک لکھنے میں جو قلم استعمال فرماتے، ان کے تراشے اپنے پاس محفوظ رکھتے تھے اور آپ نے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میرے غُسل کا پانی لکڑی کے انہی تراشوں سے گرم کیا جائے۔ (وفیات الاعیان، 3/117)

وصال علم و فضل کا یہ دَرَخشاں باب 13 رمضان المبارک 597ھ کو بغداد میں شبِ جمعہ کو بند ہو گیا، نمازِ جنازہ جامع منصور بغداد میں ادا کی گئی اور تدفین حضرت سیّدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پہلو میں ہوئی۔ آپ کے انتقال پر ہر طرف سوگ کی سی کیفیت تھی۔ لوگوں کو آپ سے ایسا قلبی تعلق تھا کہ رَمَضان کی راتوں میں آپ کی قبر پر قراٰنِ مجید کے کئی خَتْم کئے گئے۔ (الوافی بالوفیات، 18/113، عیون الحکایات، مقدمۃ التحقیق، ص7)



ناصر جمال عطاری مدنی

تذکرۂ صالحین

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی

بدایوں شریف کو جن ہستیوں کے مقامِ پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہے ان میں ایک ذات مشہور مُفسّرِ قراٰن، حکیمُ الاُمّت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی بھی ہے۔ آپ کی ولادت صبحِ صادق کی پُرنور اور بابرکت ساعتوں میں شوّالُ المکرّم 1314 ہجری کو محلہ کھیڑہ بستی اوجھیانی (بدایوں، یوپی ہند) میں ہوئی۔ (حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص64)

تعلیم و تربیت آپ نے قراٰنِ پاک سے لے کر فارسی کی نصابی تعلیم اور درسِ نظامی کی ابتدائی کُتُب اپنے والدِ گرامی حضرت مولانا محمد یار خان بدایونی سے پڑھیں، مدرسہ شمسُ العلوم میں علامہ قدیر بخش بدایونی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی نگرانی میں تین سال تک تعلیم حاصل کی پھر مختلف درس گاہوں میں پڑھا اور آخر کار جامعہ نعیمیہ (مراد آباد، ہند) میں داخلہ لے کر خلیفۂ اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضل مفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت علامہ حافظ مشتاق احمد صدیقی کانپوری رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہما جیسے شفیق اور مہربان اَساتِذَہ کے زیرِ سایہ رہ کر علم و عمل کی دولت سے فیض یاب ہوئے اور 19 برس کی عمر میں سندِ فراغت حاصل کی۔ (حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص69 تا80 ملخصاً)

دینی خدمات سندِ فراغت حاصل کرنے کے بعد استادِ محترم حضرت علامہ صدرُ الافاضل سیّد محمد نعیمُ الدّین مراد آبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی کی ہدایت پر جامعہ نعیمیہ مراد آباد (ہند)، مدرسہ مسکینیہ (دھوراجی، کاٹھیاواڑ، ہند)، کچھوچھہ شریف اور بھکھی شریف (تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین، پنجاب پاکستان) میں تدریس فرمائی پھر آپ ضلع گجرات (پنجاب پاکستان) تشریف لے آئے اور زندگی کے بقیّہ ایام یہیں گزارے۔ بارہ تیرہ سال دارالعلوم خدّامُ الصّوفیہ گجرات اور دس برس انجمنِ خُدّامُ الرّسول میں فرائضِ تدریس انجام دیتے رہے، وصال سے چھ سال قبل جامعہ غوثیہ نعیمیہ میں تدریس اور افتا کا سلسلہ رہا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے (سوائے "علم المیراث" کے) اپنی تمام تصانیف گجرات میں قیام کے زمانے میں ہی تحریر فرمائیں۔ (حالاتِ زندگی، حیاتِ سالک، ص83 تا87، تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت، ص55 ملخصاً) آپ کی تصانیف میں تفسیر نورُ العرفان، تفسیر نعیمی (پارہ گیارہ تک)، مراٰۃُ المناجیح اور جاءَ الحق عوام و خواص میں بہت مشہور و معروف ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) سے شائع ہونے والی اکثر کُتُب و رَسائل میں آپ رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی کُتُب بالخصوص مراٰۃُ المناجیح سے خوب استفادہ کیا جاتا ہے۔

قابلِ رشک جدول روزانہ بعد نمازِ فجر 30 منٹ درسِ قراٰن اور 15 منٹ درسِ حدیث کے لئے مختص تھے۔ اشراق کے نوافل ادا کرنے کے بعد ناشتہ فرماتے پھر تدریس کے ذریعے طلبۂ کرام میں علم و حکمت کا نور منتقل فرماتے، تدریس سے فراغت کے بعد دو گھنٹے تک تصنیف و تالیف میں مشغولیت رہتی، اس کے بعد دوپہر کا کھانا تناوُل فرما کر ایک گھنٹا آرام فرماتے۔ بعد نمازِ ظہر ایک پارہ تلاوت کرتے اور پھر تحریر و تصنیف اور ملک بھر سے آئے ہوئے سوالات اور خُطوط کے جوابات دینے میں مصروف ہو جاتے۔ باجماعت نمازِ عصر ادا کرنے کے بعد چہل قدمی کرتے ہوئے حضرت سیّدنا کرم الٰہی المعروف کانواں والی سرکار رحمۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے مزارِ پُرانوار پر حاضر ہوتے، جاتے ہوئے زبان پر درودِ تاج کے نذرانے ہوتے تو لوٹتے ہوئے دلائلُ الخیرات شریف وردِ زباں ہوتی اور عین اذانِ مغرب کے وقت مسجد میں سیدھا قدم رکھتے، نمازِ مغرب ادا فرمانے کے بعد

کھانا تناوُل فرماتے اور نمازِ عشا تک مطالعہ فرماتے، عشا کی نماز باجماعت ادا فرماتے اور سنّتیں و نوافل گھر میں ادا کرتے پھر 11 منٹ تک طلبہ سے فقہی مسائل پر گفتگو فرماتے اس کے بعد آرام کے لئے تشریف لے جاتے اور جلد بیدار ہو کر نمازِ تہجد ادا فرماتے۔ نماز سے محبت کا یہ عالم تھا کہ عرصۂ دراز تک تکبیرِ اُولیٰ بھی فوت ہوتے ہوئے نہ دیکھی گئی، خاموشی سے اذان سننے کا اس قدر اہتمام فرماتے کہ بوقتِ اذان گھر میں سناٹا ہو جاتا، نمازِ باجماعت کی ادائیگی کے لئے اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے جانا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ (حالاتِ زندگی، سوانح عمری، ص 24 تا 25 ملخصاً) **وصال و مدفن** 3 رمضانُ المبارک 1391 ہجری مطابق 24 اکتوبر 1971ء کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا مزار فائضُ الانوار گجرات شہر (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔
(تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص 58 ملخصاً)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی حیاتِ مبارکہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ" پڑھئے۔



شیخین سے محبت کا اجر اور بغض کا وبال

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص ابو بکر اور عمر سے محبت کرتا ہے آسمانِ دنیا میں اس کے لئے 80 ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص ان دونوں سے بغض رکھتا ہے تو دوسرے آسمان پر موجود 80 ہزار فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔
(الکامل فی ضعفاء الرجال، 3/199، تاریخ ابن عساکر، 30/148)

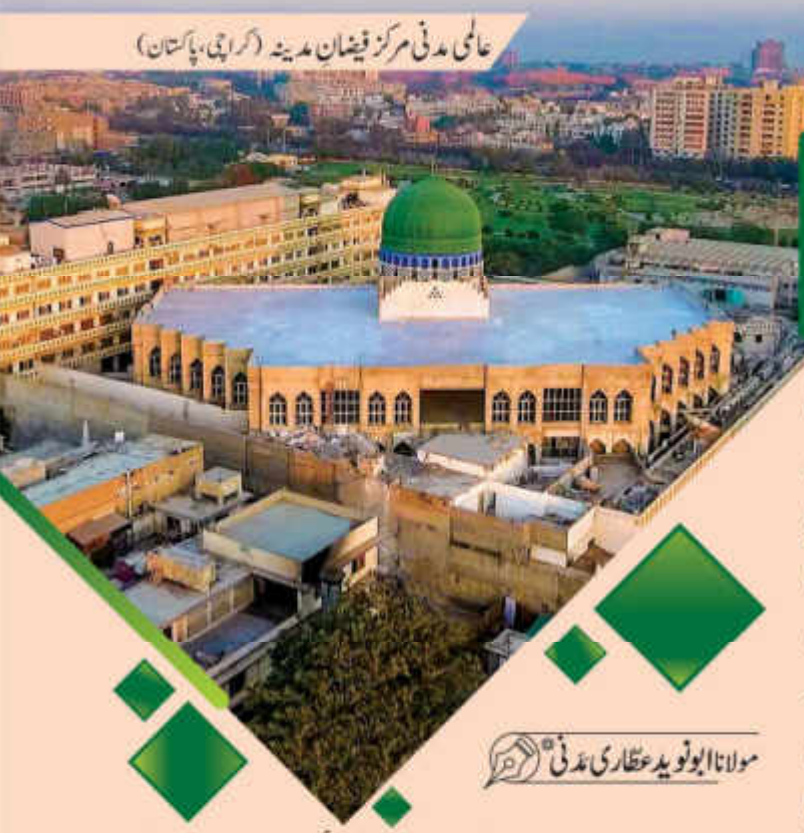
تراویح کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: روزے اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے، روزے عرض کریں گے: یارَبّ میں نے اِسے دن میں کھانے اور شہوت سے روکا لہٰذا اِس کے بارے میں میری شفاعت قبول کر! اور قرآن کہے گا: میں نے اِسے رات میں سونے سے روکا لہٰذا اِس کے متعلق میری شفاعت قبول کر! دونوں کی شفاعت قبول ہو گی۔
(شعب الایمان، 2/346، حدیث: 1994)

مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: (قراٰنِ پاک تراویح پڑھنے والے مسلمان کی شفاعت کرتے ہوئے اللہ کریم کی بارگاہ میں عرض کرے گا) روزہ افطار کر کے اس کی طبیعت آرام کی طرف مائل ہوتی تھی، ہاتھ پاؤں میں سُستی پھیل جاتی تھی کہ نمازِ عشا کی اذان کی آواز سنتے ہی تراویح میں مجھے سننے آجاتا تھا لہٰذا یہاں تراویح پڑھنے والے مراد ہیں تہجد والے ہی مراد نہیں کیونکہ تہجد تو سال بھر پڑھی جاتی ہے یہاں خصوصیت سے رمضان کا ذِکر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 3/139)

دودھ نہ پیا

حضور غوثِ پاک، حضرت شیخ سیّد عبد القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی ولادت یکم رمضان المبارک کو ہوئی اور پہلے دن ہی سے روزہ رکھا۔ (بہجۃ الاسرار، ص 3) آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی والدہ ماجدہ فرمایا کرتی تھیں: جب میرے صاحبزادے عبد القادر کی ولادت ہوئی تو وہ رمضان المبارک میں دن کے وقت میرا دودھ نہیں پیتا تھا اگلے سال رمضان کا چاند غُبار کی وجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دریافت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دودھ نہیں پیا۔" پھر معلوم ہوا کہ آج رمضان کا دن ہے۔ (بہجۃ الاسرار، ص 172)


عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ (کراچی، پاکستان)

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کی 5 نمایاں دینی خدمات

مولانا ابو نوید عطاری مدنی

اللہ ربُّ العزّت نے مخلوق کی راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مبعوث فرمایا، نبوت و رسالت کا یہ سلسلہ چلتے چلتے نبیِّ آخرُ الزّماں جنابِ محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچا اور آپ پر نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا، اب مخلوق کی ہدایت کی ذمّہ داری امتِ محمدیہ کے سپرد ہوئی، زمانۂ صحابہ سے تاحال ہر دور میں بڑی بڑی عظیم، صاحبِ عقل و فراست اور دور اندیش ہستیاں تشریف لائیں جنہوں نے ہر دور کے لحاظ سے نئے نئے انداز اور طریقوں سے پیغامِ توحید و رسالت کو عام کیا، اسلام کا سورج مکۂ مکرمہ سے طلوع ہوا اور ساری دنیا تک اس کا نور پہنچا، وقت گزرتے گزرتے بیسویں صدی عیسوی کا دور آن پہنچا، یہ دور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ اسلام سے دوری، دینی احکامات پر عمل سے بیزاری اور طرح طرح کے فتنوں سے بھرا ہوا تھا، ان حالات میں ایسے راہبر، راہنما اور لیڈر کی ضرورت تھی کہ جو نبیِّ آخرُ الزّماں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنتوں کا ہر سُو پرچار کرے، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان، اہلِ بیتِ اطہار اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہ علیہم کے نقشِ قدم پر چلانے والا ہو، حُضور غوثِ صمدانی شیخ عبدُ القادر جیلانی کے خلیفہ و نائب ہونے کا حق ادا کرے، اللہ پاک کا کرم ہوا کہ اس فتنوں کے دور میں بھی کثیر علمائے اسلام اور مصلحینِ امت کے ساتھ ساتھ امتِ مسلمہ کو امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ جیسی عظیم ہستی عطا ہوئی۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے 1981ء میں دعوتِ اسلامی کا آغاز کیا جبکہ آپ اس سے پہلے بھی تنظیموں اور انجمنوں کی صورت میں دین کا کام کر رہے تھے۔ دعوتِ اسلامی کے قیام کے بعد لوگوں کو عملی زندگی کی طرف راغب کرنے کے لئے آپ نے مختلف اچھے اور دینی کاموں کو عوام میں رائج کیا۔ دینِ اسلام کی تبلیغ، عشقِ رسول کی ترویج اور پیغامِ الٰہی کی تشہیر کے لئے جو بھی اچھا اور ایسا طریقہ اپنایا جائے جو قرآن و حدیث کے احکامات کے خلاف نہ ہو اس کی تحسین کی گئی ہے، چنانچہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا، وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ یعنی جو اسلام میں کسی اچھے طریقے کو رائج کرے گا اس کو اس طریقے کو رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی جو اس کے بعد اس طریقے پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہو گی۔

(مسلم، ص394، حدیث:2351)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جن لوگوں نے علمِ فقہ، فنِ حدیث، میلاد شریف، عرسِ بزرگاں، ذکرِ خیر کی مجالس، اسلامی مدرسے (اور) طریقت کے سلسلے ایجاد کئے انہیں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، 1/196)

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے مسلمانوں میں جن اچھے

کاموں کو رواج دیا اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو پوری کتاب بن سکتی ہے، ان میں سے صرف پانچ کا ذکر کیا جاتا ہے: 1 لوگوں کو قراٰنِ کریم کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لئے آپ نے اپنے مُحِبّین، متعلقین اور مریدین کو تاکید فرمائی کہ فجر کی نماز کے بعد مسجد میں قراٰنِ پاک کی تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ تلاوت کریں یا سنیں۔ اور اس کام کو باقاعدہ تنظیم کے کاموں کا حصہ بنایا گیا 2 قراٰنِ پاک کی طرح احادیثِ مبارکہ اور حقیقی اسلامی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لئے مساجد میں نمازوں کے بعد درس دینے کا طریقہ رائج فرمایا، مساجد میں درس و بیان کا طریقہ اگرچہ اسلاف ہی سے چلتا آرہا ہے لیکن اس انداز میں کثیر مساجد میں پابندی کے ساتھ کہیں ایک نماز کے بعد اور کہیں دو نمازوں کے بعد درس کا سلسلہ جاری فرمانا یہ آپ ہی کا فیضان ہے 3 تبلیغِ دین کا ایک انداز جو پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت کا حصہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سفر کر کے دوسری جگہ جاتے اور اپنے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو بھی بھیجا کرتے تھے۔ تبلیغِ دین کے لئے بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ نے اس طریقہ کو باقاعدہ اور منظم انداز میں رائج فرمایا کہ ہر ماہ تین دن کا مدنی قافلہ، ایک سال میں تیس دن اور عمر بھر میں ایک سال کا مدنی قافلہ کرنے کا ذہن دیا اور اس کے علاوہ بڑے اور اہم مواقع پر مثلاً محرمُ الحرام، ربیعُ الاوّل، عیدین اور وہ ایام جن میں سرکاری سطح پر دو یا اس سے زائد تعطیلات آرہی ہوں، ان دنوں میں راہِ خدا میں سفر کرنے کا خصوصی ذہن دیتے ہیں بلکہ اسے باقاعدہ نظام کے تحت رائج فرمادیا ہے اور بعض عاشقانِ رسول تو ایسے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگیاں تبلیغِ دین کے لئے وقف کر دی ہیں جو کہ یقیناً امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی ترغیب و تحریک ہی کا نتیجہ ہے 4 کتاب پڑھنا، مطالعہ کرنا علم حاصل کرنے کا بہت بڑا اور اہم ذریعہ ہے، بانیِ دعوتِ اسلامی نے ہر ہفتہ ایک مختصر رسالہ پڑھنے، سننے کا طریقہ رائج فرمایا اور اس کی ترغیب و تشویق کے لئے پڑھنے سننے والوں کو اپنی دعاؤں سے بھی نوازتے ہیں۔ مزید سونے پر سُہاگا یہ کہ جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے اور کہیں اجتماعی صورت میں کسی سے سُن بھی نہیں سکتے ان کو بھی کتاب کے فیضان سے محروم نہ رہنے دیا بلکہ ہر ہفتے مطالعہ کے لئے دیئے جانے والے رسالے کو آڈیو کی صورت میں بھی جاری فرمایا جو کہ مختلف مبلغین کی آواز میں جاری ہوتا ہے۔ سب سے پہلا رسالہ "کراماتِ فاروقِ اعظم" جو آپ نے مطالعہ کے لئے دیا اس کے پڑھنے اور سننے والوں کی تعداد 793 تھی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ تادمِ تحریر جو آخری رسالہ "ڈرائیور کی موت" آپ نے مطالعہ کرنے کا فرمایا ہے اس کے پڑھنے اور سننے والے خوش نصیبوں کی تعداد 41 لاکھ 602 سے بھی بڑھ گئی ہے۔ تادمِ تحریر کل 185 رسائل مطالعہ کے لئے دیئے جاچکے ہیں 5 عمومی طور پر شہروں اور گنجان آباد علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے اندر دینی شعور کچھ نہ کچھ ہوتا ہے، جبکہ گاؤں، دیہات اور شہروں سے دور رہنے والے لوگ بعض دفعہ دینی تعلیمات سے محروم رہ جاتے ہیں، تو دور اندیش اور صاحبِ حکمت و فراست ہستی بانیِ دعوتِ اسلامی نے اس ضرورت کو بھی محسوس کیا اور خیر خواہیِ اُمّت کے پیشِ نظر اپنے چاہنے والوں کو ہفتے میں ایک دن اپنے علاقے سے باہر دوسری مساجد اور گرد و نواح کے گاؤں وغیرہ میں جاکر دینی تعلیمات عام کرنے کا ذہن دیا جو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ باقاعدہ منظم انداز میں جاری ہے۔

یہ صرف پانچ طریقوں کا ذکر کیا گیا ہے جو تبلیغِ دین کے لئے بانیِ دعوتِ اسلامی نے رائج اور عام فرمائے ہیں، اللہ ربُّ العزت کی رحمت سے امید ہے کہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی کوشش سے جہاں جہاں تک دین کا پیغام پہنچا اور ان سے آگے جہاں تک اور جب تک دین کا پیغام و تعلیمات پہنچتی رہیں گی ان سب کا ثواب حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کو بھی ملتا رہے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے اس مردِ قلندر، عظیم علمی و روحانی شخصیت کی عمر، علم، عمل اور جملہ اُمور و معاملات میں لاکھوں لاکھ برکتیں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی آقا کی شہزادیاں



آصف جہانزیب عطاری مدنی

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چار صاحبزادیوں حضرت زینب، رُقَیّہ، امِّ کلثوم اور بی بی فاطمہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہنَّ سے نوازا تھا۔ ان میں سے حضرت سیِّدتنا رقیّہ اور حضرت سیِّدتنا فاطمہ زَہرا رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہُما کا وصال رمضان المبارک میں ہوا، ذیل میں ان دونوں شہزادیوں کا مختصر تعارف پیشِ خدمت ہے۔

حضرت سیِّدتنا رقیّہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا آپ کی ولادت اعلانِ نبوّت سے 7 سال قبل ہوئی۔ (الاستیعاب، 4/398 ملخصاً) نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے آپ کا نکاح حضرت سیِّدنا عثمان غنی رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ (المعجم الاوسط، 2/346، حدیث: 3501، اسد الغابۃ، 3/126) آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا کو اسلام میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے قافلے میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ (البدایہ والنہایہ، 2/317) آپ نے دوبار حبشہ اور ایک بار مدینہ کی طرف ہجرت کا شرف حاصل کیا۔ (تاریخ دمشق، 3/151) آپ کے ہاں ایک ہی صاحبزادے کی ولادت ہوئی جو صِغَرِ سنی (بچپن) ہی میں انتقال کر گئے تھے۔ (تاریخ دمشق، 3/151) رمضان المبارک 2 ہجری میں جب نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم غزوۂ بدر کے لئے تشریف لے گئے اس وقت آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا علیل تھیں اور اسی علالت میں آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ (اسد الغابۃ، 3/126)

حضرت سیِّدتنا فاطمہ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی شہزادی ہیں۔ (جنتی زیور، ص502) آپ فاتحِ خیبر، شیرِ خدا حضرت سیِّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وجہَہُ الکریم کی زوجہ، جنّتی جوانوں کے سردار حضراتِ حسنین کریمین کی والدہ ہیں نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رسول اللہ صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سلسلۂ نسب آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا ہی سے جاری فرمایا۔ (سفینہ نوح، ص16 ملخصاً) آپ کو جنّتی عورتوں کی سردار ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ (بخاری، 2/507، حدیث: 3624) آپ کی ولادت بعثتِ رسول سے کچھ عرصہ قبل ہوئی۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/425) آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں اس لئے آپ کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ بھی کہا جاتا ہے۔ (سفینہ نوح، ص13 ملخصاً) آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا اَخلاق و عادات، گُفتار و کِردار میں نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت مُشابَہت رکھتی تھیں۔ (ترمذی، 5/344، حدیث: 3898 ملخصاً) نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ سے بے حد محبت فرماتے تھے اور جب آپ تشریف لاتیں تو سیِّدِ عالَم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کا "مَرْحَباً بِابْنَتِیْ" یعنی خوش آمدید اے میری بیٹی! کہہ کر استقبال فرماتے اور اپنے ساتھ بٹھاتے۔ (بخاری، 2/507، حدیث: 3623) نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو سب سے آخر میں آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا سے ملاقات فرماتے اور جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہا ہی سے ملاقات فرماتے۔ (مستدرک، 4/141، حدیث: 4792) آپ بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بے حد محبت فرماتی تھیں اسی لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کا آپ کو بے حد صدمہ ہوا جس کا اظہار آپ یوں فرماتیں: (حضورِ اکرم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال سے) جو صدمہ مجھے پہنچا ہے کہ اگر وہ صدمہ دِنوں پر آتا تو وہ راتیں ہو جاتیں۔ (مرقاۃ المفاتیح، 10/305، تحت الحدیث: 5961) نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال ظاہری کے تقریباً پانچ یا چھ ماہ بعد 3 رمضان المبارک 11 ہجری میں آپ کا وصال ہوا۔ (طبقات الکبریٰ، 8/23) آپکی نمازِ جنازہ حضرت سیِّدنا صدیقِ اکبر رضیَ اللہُ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/456، طبقات الکبریٰ، 8/24، تاریخ دمشق، 7/458، البدایہ والنہایہ، 1/157، حلیۃ الاولیاء، 4/100، مسند الحارث، 1/371، حدیث: 272)

خاتونِ جنّت کی عاداتِ مبارکہ

آصف جہانزیب عطاری مدنی

خاتونِ جنّت، شہزادیِ کونین حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کی مبارک عادات اور انداز میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت حد تک مشابہت پائی جاتی تھی چنانچہ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے فاطمہ بنتِ رسولُ اللہ سے بڑھ کر کسی کو عادات و اَطوار، سیرت و کِردار اور نِشَست و بَرخاست میں رسولُ اللہ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔ (ترمذی، 5/466، حدیث: 3898 ملخصاً)

اسی طرح جب آپ رضی اللہ عنہا اپنے والدِ مکرم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک خاص انداز سے اِستقبال فرماتے اور جب پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی شہزادی کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی اسی انداز میں استقبال فرماتیں اور سرکارِ دوجہاں صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد پر تعظیم کرتے ہوئے کھڑی ہو جاتیں، مبارک ہاتھوں کو بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (ترمذی، 5/466، حدیث: 3898 ملخصاً)

رسولُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا!
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوّت کا
بتول و فاطمہ زہرا لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنّت کی نکہت کا

(دیوانِ سالک، ص33)

خاتونِ جنّت رضی اللہ عنہا کا وصال نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے تقریباً پانچ یا چھ ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری میں ہوا۔ (طبقات الکبریٰ، 8/23) اور نمازِ جنازہ حضرت سیِّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/456، طبقات الکبریٰ، 8/24، تاریخ مدینہ دمشق، 7/458، البدایۃ والنہایۃ، 1/157، حلیۃ الاولیاء، 4/100، مسند الحارث، 1/371، حدیث: 272)

خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب "شانِ خاتونِ جنّت" کا مطالعہ کیجئے۔





خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور پردے کا اہتمام

محمد رفیق عطاری مدنی*

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: عورت پردے میں رہنے کی چیز ہے جس وقت وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے نگاہ اُٹھا اُٹھا کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، 2/392، حدیث:1176)

عورتوں کے لئے بھلائی حضرتِ سیِّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک بار شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے پوچھا: عورت کے لئے کس چیز میں بھلائی ہے؟ میں نے اس کا جواب حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا تو جواب دیا: عورتوں کے لئے بھلائی اس میں ہے کہ وہ (غیر محرم) مَردوں کو نہ دیکھیں اور نہ ہی (غیر محرم) مرد انہیں دیکھیں۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، 8/97، حدیث:412، ملخصاً)

جنازے پر بھی اجنبی کی نظر نہ پڑے شہزادیِ رسول خاتونِ جنّت حضرت سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ زندگی میں تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے حَبَشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر درخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑا پھر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دکھایا جس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت خوش ہوئیں۔ (جذب القلوب، ص159 ملخصاً)

رات میں تدفین کی وصیت حضرتِ سیِّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت کی تھی کہ میں دنیا سے رخصت ہو جاؤں تو مجھے رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔ (مدارج النبوۃ، 2/461) مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ (روزِ قیامت) ازواجِ پاک اور فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) باپردہ اٹھیں گی کہ وہ خاص اولیاء اللہ میں داخل ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 7/369 ملتقطاً)

پہلی خاتون علامہ ابنِ عبد البرّ علیہ رحمۃ اللہ الاکبر فرماتے ہیں: اسلام میں آپ پہلی خاتون ہیں جن کی نعش مبارک کو اس طرح چھپانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ (الاستیعاب، 4/451)

پل صراط پر بھی پردہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب قیامت کا دن ہو گا تو ایک مُنادی ندا کرے گا: اے محشر والو! اپنی نگاہیں جھکا لو کہ فاطمہ بنتِ محمّد پُل صراط سے گزریں۔ (جامع صغیر، ص57، حدیث:822)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

چُو زَہرَا باشُد اَز مخلوق رُوپوشش
کہ وَز آغوشِ شبّیرے بہ بَیتی

یعنی حضرتِ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح اللہ والی اور پردہ دار بنو تاکہ اپنی گود میں امام حُسین جیسی اولاد دیکھو۔

اللہ پاک بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صدقے ہماری اسلامی بہنوں کو باپردہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کریں اسلامی بہنیں شرعی پردہ
عطا ان کو حیا شاہِ اُمَم ہو

(وسائلِ بخشش (مرمم)، ص313)



نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

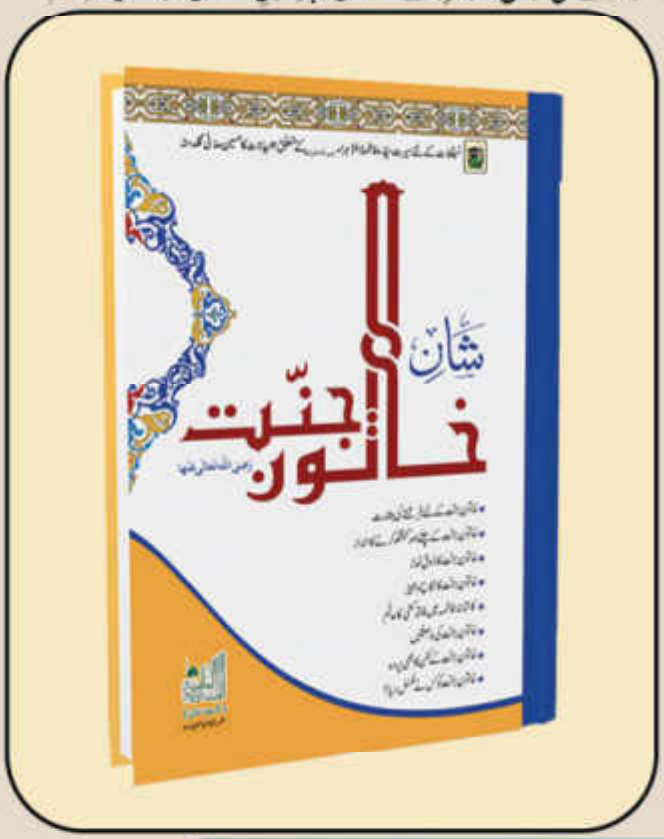
1 خاتونِ جنّت کی سیرت سے ملنے والے درس

عبدالمصور عطاری (درجہ خامسہ، جامعۃ المدینہ فیضان جمالِ مصطفٰی، لاہور)

ایک مسلمان کے لئے اپنی زندگی میں نیک و درست اعمال اپنانے، بُرے اعمال سے بچنے اور جذبۂ ایمانی پانے میں نہایت اہم کردار اپنے اسلاف کی سیرت ہوتی ہے۔ اسی مناسبت سے اس مضمون میں پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سب سے لاڈلی شہزادی خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سیرت سے ملنے والے درس بیان کئے جائیں گے جو کہ بالخصوص اسلامی بہنوں اور بالعموم پوری امتِ مسلمہ کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

ذوقِ عبادت: آپ بالخصوص رات کو مسجدِ بیت کی محراب میں نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقت ہو جاتا۔ (شانِ خاتونِ جنت، ص76) اس روایت میں ان اسلامی بہنوں اور بھائیوں کے لئے درسِ نصیحت ہے جو نوافل تو درکنار فرائض سے بھی غفلت برتتے ہیں، لہٰذا ہمیں غفلت چھوڑ کر عبادت کی طرف آنا چاہئے۔ **ذوقِ تلاوت:** آپ رضی اللہ عنہا حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو پنکھا جھل رہی ہوتی تھیں اور اس حال میں بھی زبان سے کلامِ الٰہی کی تلاوت جاری رہتی تھی۔ (سفینۂ نوح، 2/35) آپ کے اس انداز سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ قرآنِ کریم سے محبت کریں اور روزانہ تلاوتِ قرآن کریں۔ **پردے کا اہتمام:** آپ رضی اللہ عنہا نے موت کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ مجھے رات میں دفن کرنا تاکہ کسی غیر مرد کی نظر میرے جنازے پر نہ پڑے۔ (شانِ خاتونِ جنت، ص41) **گھر کے کام خود کرنا:** حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خادم کا سوال کیا تو سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں ہمارے پاس خادم تو نہیں ملے گا، اور پھر تسبیحِ فاطمہ (یعنی 33 بار سُبْحٰنَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، 34 بار اللہُ اکبر) پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ (مسلم، ص1120، حدیث:6918 ملخصا) **شوہر کی رضا کا خیال:** حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جب رخصتی ہوئی تو آپ نے امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں۔ (الروض الفائق، ص278) اس روایت سے اسلامی بہنوں کو درسِ نصیحت لینا چاہئے اور اپنے شوہر کے ساتھ اچھا رویہ اور سلوک اختیار کرنا چاہئے۔

اللہ پاک ہمیں بُزرگانِ دین کی سیرتِ طیّبہ کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



اسلامی بہنوں کے لئے

نواسیِ مصطفےٰ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ کُلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

محمد شہزاد عطاری مدنی*

حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نور والے آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نواسی، حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ و حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی لاڈلی شہزادی اور جنّتی نوجوانوں کے سردار حضراتِ حسنینِ کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سگی بہن ہیں۔

ولادتِ باسعادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہجرت کے چھٹے سال پیدا ہوئیں اور حضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کا شرف بھی حاصل کیا۔ (سیر اعلام النبلاء، 5/22)

ازدواجی زندگی روایت میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مولا علی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم سے کہا: اے علی! آپ اپنی بیٹی کا نِکاح مجھ سے کر دیجئے کیونکہ میں نے سلطانِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سُنا ہے کہ بروزِ قیامت ہر نَسَب اور رشتہ ٹوٹ جائے گا سوائے میرے نَسَب اور رشتے کے (لہٰذا آپ مجھے اپنا رشتہ دار بنا لیجئے) تو مولا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم نے اپنی بیٹی سیِّدَتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نِکاح آپ سے کر دیا۔ ان سے ایک بیٹے حضرتِ سیِّدنا زید اکبر اور ایک بیٹی حضرتِ سیِّدَتنا رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وِلادت ہوئی۔ (فیضانِ فاروقِ اعظم، 1/79 ملخصاً)

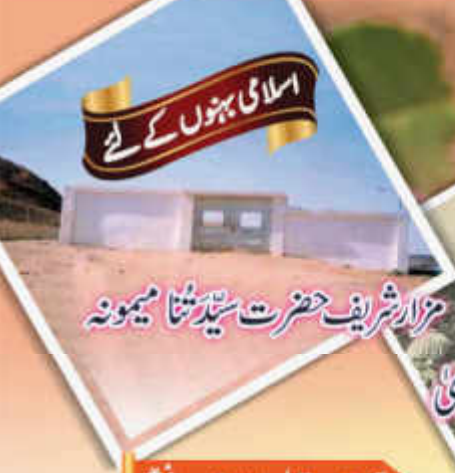
امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مولا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہَہُ الکریم نے اپنے بھتیجے حضرت عون بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آپ کا نِکاح کیا، کچھ عرصے بعد ان کا بھی اِنتِقال ہو گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے بھائی حضرت محمد بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نِکاح میں آئیں، ان کی زندگی نے بھی زیادہ عرصہ وفا نہ کی اور وہ بھی اس عالَمِ فانی سے رُخصت ہو گئے، اس کے بعد آپ اپنے سابقہ بہنوئی یعنی اپنی مرحوم بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نِکاح میں آئیں۔ ان تینوں حضرات سے آپ کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ (طبقات ابن سعد، 8/338)

یاد رکھئے! اس دنیا میں جس کے لئے جتنی سانسیں لینا مُقدّر ہے وہ ان کی گنتی ضرور پوری کرتا ہے اور جب کسی کا وقتِ مُقرّر آ پہنچتا ہے تو اس کی روح قبض کرنے میں لمحہ بھر کی بھی تاخیر نہیں کی جاتی۔ کسی کا مرنا یا زندہ رہنا محض اللہ پاک کی مَشِیّت سے ہے، کوئی بھی کسی کی نحوست سے نہیں مرتا۔ جن مُعاشَروں میں بیوہ کو منحوس سمجھ کر مَعَاذَ اللہ ذلیل و خوار کیا جاتا ہے، انہیں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی مبارک زندگیوں سے سبق لینا چاہئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس عورت کا شوہر وفات پا جائے یا اسے طلاق ہو جائے تو ممکنہ صورت میں اس کا نِکاح کر دینا کوئی بُری بات نہیں بلکہ اگر وہ عورت جوان ہو تو اسے نِکاحِ ثانی سے روکنا کئی بُرائیوں کو جنم دے سکتا ہے۔

وصالِ مبارک حضرتِ سیِّدَتنا اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کے بیٹے حضرتِ زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک ہی دِن دنیا سے رخصت ہوئے، حضرتِ سیِّدنا سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کی ایک ساتھ نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (طبقات ابن سعد، 8/340)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم







ازواجِ مُطہرات کے اُمّت پر احسانات

آصف اقبال عطّاری مَدَنی*

نیکی، اچّھا سلوک، بھلائی، مہربانی، عطا، عنایت اور نوازش جیسی تمام خوبیوں کو کسی ایک لفظ سے تعبیر کرنا ہو تو اُسے احسان کہہ سکتے ہیں۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اپنے اُمّتیوں پر بے شمار احسانات ہیں، اسی طرح حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مقدّس و پاکیزہ بیویوں کے بھی اُمّت پر احسانات ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ وہ بحکمِ قراٰنِ مجید مؤمنوں کی مائیں ہیں اور ماں بچّوں پر احسان کا کوئی موقع نہیں چھوڑتی، ویسے تو ہر اُمّ المؤمنین کا ہم پر کوئی نہ کوئی احسان ضرور ہے اور ان احسانات کی کئی صورتیں ہیں مگر یہاں بعض اُمّہاتُ المؤمنین کے چند احسانات ذکر کئے جاتے ہیں۔

❁ سب سے پہلے اگر ہم اُمّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بات کریں تو آپ نے ابتدائے اسلام میں تبلیغِ دین کی خاطر اپنا مال وقف کر دیا، دل، زبان، جان اور مال کے ساتھ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی معاوَنت اور حوصلہ افزائی کی اور بہت زیادہ تعاون کیا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان باتوں کا بار بار اِقرار و تذکرہ فرمایا اور اُن کی تحسین و تعریف فرمائی۔ آپ کے یہ احسانات ساری اُمّت پر قرض رہیں گے۔

❁ یوں ہی اگر ہم اُمّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدّیقہ طیّبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کی سیرتِ مقدّسہ کو دیکھیں تو اُمّتِ مسلمہ پر آپ کے علمی، مذہبی، معاشرتی، اجتماعی اور اصلاحی بے شمار احسانات نظر آتے ہیں۔ آپ کا سب سے بڑا احسان اُمّت کی راہنمائی کے لئے شرعی احکام وغیرہ پر مشتمل 2210 احادیثِ مبارکہ کا بڑا ذخیرہ روایت کرنا اور کثیر صحابۂ کرام اور تابعینِ عظّام رضی اللہ عنہم کی شرعی راہنمائی فرمانا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم صحابہ کو کسی بات میں مشکل پیش آتی تو اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں سوال کرتے اور آپ سے ہی اس بات کا علم پاتے۔ (ترمذی، 5/471، حدیث: 3909) اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ خود حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِس اُمّت کی تمام عورتوں بشمول ازواجِ مطہّرات کے علم کو اگر جمع کر لیا جائے تو عائشہ کا علم اِن سب کے علم سے زیادہ ہو گا۔ (مجمع الزوائد، 9/389، حدیث: 15318)

عورتوں پر بھی آپ کے خاص اور زبردست احسانات ہیں، دورِ نَبَوی میں زیادہ تر آپ ہی عورتوں کی معروضات اور گزارشات بارگاہِ رسالت تک پہنچاتیں، اُن کے ذاتی مسائل کے حل پر بھی بھرپور توجّہ دیتیں۔ اسلامی بہنوں پر آپ کا ایک خاصُ الخاص احسان یہ ہے کہ آپ نے اپنی حیات و خدمات اور سیرت و کردار سے بتادیا کہ ایک عورت بھی پردے میں رہ کر دِین کی عظیم خدمت کر سکتی ہے اور یہ بھی آپ کا احسان ہے کہ عورتوں کے مخصوص شرعی مسائل کا بڑا حصّہ آپ ہی نے اُمّت تک پہنچایا ہے۔ ایک خاص احسان یہ ہے کہ آپ کی برکت سے ساری اُمّت کو تیمّم کا حکم ملا اور پانی پر قدرت نہ ہونے کی صورت میں پاک مٹّی سے پاکی حاصل

کرنے کی اجازت مل گئی۔ سبحٰن اللہ

❁ اُمّت پر احسانات فرمانے والی ہماری ماؤں میں سے ایک اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا بھی ہیں۔ آپ شرعی احکام و قوانین کی ماہر فقہا صحابیات میں شمار ہوتی ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 2/203) اور بقولِ امام الحَرَمین امام ابو المعالی عبد الملک بن عبد اللہ جُوَینی: حضرت اُمِّ سلمہ کی رائے ہمیشہ درست ثابت ہوتی تھی۔ (فتح الباری، 6/294، تحت الحدیث:2733)

وجہ یہی ہے کہ آپ نے بارگاہِ رسالت میں بکثرت سوالات پوچھے اور پھر لوگوں نے آپ سے شرعی راہنمائی حاصل کی، بالخصوص "صلحِ حُدَیبیہ" کے موقع پر آپ کی معاملہ فہمی، حکمتِ عملی اور بہترین مشورے نے اصلاح کا بڑا کام کیا کہ اس وقت صحابۂ کرام عمرہ کی ادائیگی سے روکے جانے پر رنج و غم میں تھے اور کوئی بھی قربانی کرکے اپنا احرام کھولنے کے لئے ذہنی طور پر تیار نہیں تھا تو آپ نے بارگاہِ رسالت میں یہ رائے دی کہ یارسولَ اللہ! آپ کسی سے کچھ بھی نہ فرمائیں اور خود اپنی قربانی ذبح کرکے اپنا احرام کھول دیں چنانچہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ایسا ہی کیا یہ دیکھ کر سب صحابۂ کرام نے بھی اپنی اپنی قربانیاں کرکے احرام کھول دیا۔

❁ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا زینب بنتِ جحش رضی اللہ عنہا کو بارگاہِ نبوی میں خاص مقام حاصل تھا، حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے آپ کا نکاح خود ربِّ کریم نے فرمایا اور گواہ حضرت جبریل علیہ السلام تھے۔ آپ کے احسانات بالخصوص یتیموں اور بیواؤں پر بہت تھے، آپ نے خواتین کو سکھایا کہ صدقہ و خیرات کی کثرت کریں اور کمزوروں کا سہارا بنیں۔

❁ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا حفصہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کردار و عمل سے حق گوئی کے ساتھ ساتھ انفرادی عبادات جیسے غریبوں و محتاجوں کی مدد، شب بیداری و روزہ داری، نیز تلاوتِ قرآن کی ترغیب و تعلیم دی ہے اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی تقریباً 60 احادیثِ مُبارکہ اُمّت تک پہنچا کر اس پر احسان فرمایا۔ (مدارج النبوۃ، 2/474)

❁ 76 احادیثِ کریمہ روایت کرنے والی اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا میمونہ رضی اللہ عنہا بہت زیادہ خوفِ خدا رکھنے والی اور انتہائی صلہ رَحمی کرنے والی خاتون تھیں۔ لوگوں کو شریعت کی پاسداری سکھانے والی ہستی ہیں اور اُمّتِ مسلمہ کو متعدّد مسائل کا حل آپ کے ذریعے سے ملا، خاص کر حالتِ احرام میں نکاح کے جائز ہونے کا مسئلہ آپ کی برکت سے ظاہر ہوا۔

❁ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا جُویریہ رضی اللہ عنہا کا سب سے پہلا احسان اپنے قبیلہ والوں پر تھا کہ آپ کی بدولت تقریباً 700 افراد نے غلامی سے آزادی پائی، حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت جُویریہ سے بڑھ کر اپنی قوم پر خیر و برکت لانے والی کوئی اور عورت ہم نے نہیں دیکھی۔ (ابوداؤد، 4/30، حدیث:3931)

حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عُمر اور حضرت جابر بن عبد اللہ جیسے اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ سے روایات کیں ہیں جن میں اُمّت کی راہنمائی کا بڑا سامان موجود ہے۔

ربِّ کریم ہم تمام اسلامی بھائیوں کو اور خاص کر ہماری اسلامی بہنوں کو ازواجِ مطہّرات کی سیرت پڑھنے، سننے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، مولائے کریم اُنہیں اِن احسانات پر جزائے خیر عطا فرمائے۔ تمام اُمّہاتُ المؤمنین پر اللہ پاک کی رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

امہاتُ المؤمنین کی مبارک سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ امہاتُ المؤمنین" پڑھئے۔ یہ کتاب اس لنک سے فری ڈاؤنلوڈ بھی کی جاسکتی ہے۔

https://www.dawateislami.net/bookslibrary/ur/faizan-e-ummahatul-momineen

بلال سعید عطاری مدنی



سب سے پہلے حُضُور پُرنور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عقدِ نکاح میں آنے والی خوش نصیب خاتون اُمّ المؤمنین حضرت سیدتُنا خدیجۃُ الکبری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ہیں، آپ کا نام خدیجہ بنتِ خویلد، والِدہ کا نام فاطمہ ہے۔(اسد الغابہ، 7/81) آپ کی کنیت اُمُّ القاسم، اُمِّ ہند اور القاب الکبریٰ، طاہِرہ اور سَیِّدَۃُ قُرَیْش ہیں، آپ کی ولادت عامُ الفیل سے 15 سال پہلے مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

عقدِ نکاح نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کردار و عمل سے مُتأثِّر ہو کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے پیغامِ نکاح بھیجا جسے حُضُورِ انور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قبول فرمایا، یوں یہ بابرکت نکاح آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سفرِ شام سے واپسی کے 2 ماہ 25 دن بعد منعقد ہوا۔ (المواہب اللدنیہ، 1/101) اس وقت حضرت خدیجہ کی عمر مبارک 40 برس تھی (الطبقات الکبریٰ، 8/13)

ربِّ عَزَّوَجَلَّ کا سلام ایک بار جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارَسولَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کے پاس حضرت خدیجہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا برتن لا رہی ہیں جس میں کھانا اور پانی ہے جب وہ آجائیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا اسلام کہہ دیں اور یہ بھی خوشخبری سنا دیں کہ جنت میں ان کے لئے موتی کا ایک گھر بنا ہے جس میں نہ کوئی شور ہو گا اور نہ کوئی تکلیف۔ (بخاری، 2/565، حدیث:3820)

نماز سے محبت آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نماز کی فرضیت سے پہلے بھی نماز ادا فرماتی تھیں۔(فتاویٰ رضویہ، 5/83)

جذبۂ قُربانی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنی ساری دولت حُضُور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر قربان کر دی اور اپنی تمام عمر حُضُور اقدس صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خِدمت کرتے ہوئے گزار دی۔ (سیرت مصطفےٰ، ص95)

جود و سخا آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سخاوت کا عالَم یہ تھا کہ ایک بار قحط سالی اور مویشیوں کے ہلاک ہونے کی وجہ سے حضرتِ حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تشریف لائیں تو آپ نے انہیں 40 بکریاں اور ایک اُونٹ تحفۃً پیش کیا۔ (الطبقات الکبریٰ، 1/92ملخصاً)

خصوصیات

(1) عورتوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہا نے اسلام قبول کیا (الاستیعاب، 4/380) (2) آپ کی حَیات میں رسولُ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی اور سے نِکاح نہ فرمایا۔ (مسلم، ص1016، حدیث:6281) (3) آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تمام اولاد سِوائے حضرتِ ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا ہی سے ہوئی۔ (المواہب اللدنیہ، 1/391)

شانِ امُّ المؤمنین بزبانِ سیِّد المرسلین مکّی مدنی سرکار صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خدیجہ سے بہتر مجھے کوئی بیوی نہیں ملی جب لوگوں نے میرا انکار کیا اس وقت وہ مجھ پر ایمان لائیں اور جب لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے اس وقت انہوں نے میری تصدیق کی اور جس وقت کوئی شخص مجھے کوئی چیز دینے کے لئے تیار نہ تھا اس وقت خدیجہ نے مجھے اپنا سارا مال دے دیا اور انہیں کے شکم سے اللہ تعالٰی نے مجھے اولاد عطا فرمائی۔ (الاصابہ، 8/103ملتقطاً)

وصال شریف آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا تقریباً 25 سال حُضُور پُرنور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شریکِ حیات رہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا وصال بعثت (یعنی اعلانِ نبوت) کے دسویں سال دس رمضان المبارک میں ہوا آپ مکّۂ مکرمہ کے قبرستان جَنَّۃُ الْمَعْلٰی میں مدفون ہیں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی نمازِ جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی (یعنی شرعاً اس کا آغاز نہ ہوا تھا)، بوقتِ وفات آپ کی عمر مُبارک 65 برس تھی، آپ کی وفات پر رحمتِ عالمیان صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بہت غمگین ہوئے۔(مدارج النبوت، 2/465) جس سال آپ کی وفات ہوئی اسے "عام الحزن (غم کا سال)" قرار دیا۔

امّ المؤمنین حضرت سیّدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی سیرتِ مبارکہ کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فیضانِ خدیجۃ الکبریٰ" پڑھئے۔

مفتیۂ اِسلام حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

خرم شہزاد عطاری مدنی



تاریخِ اسلام میں جن ہستیوں کا ذکر سنہری حروف سے کیا جاتا ہے ان میں ایک اُمّ المؤمنین، حبیبۂ سیّد المرسلین، عالمہ، عابدہ، زاہدہ، طیّبہ، طاہرہ، مُفسّرہ، مُحدّثہ، فقیہہ، مُجتہدہ مُفتیۂ اِسلام سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا بھی ہیں۔ آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہا کی شانِ طہارت وصداقت اور علمی شان ولیاقت بے مثال ہے۔ آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہا کے بے شمار اوصافِ جلیلہ میں سے ایک نمایاں وصف "فقاہت" بھی ہے۔ خداداد ذہانت وفطانت پھر رسولِ کریم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فیضانِ صحبت سے آپ نے علم و فضل کی انتہائی بلندیوں کو پالیا تھا۔

دو تہائی دین ان سے حاصل کرو! نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: "تم اپنا دو تہائی دِین اس حُمَیرا (یعنی سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا) سے حاصِل کرو۔" (کشف الخفاء، 1/332، حدیث:1196)

آپ سے بڑھ کر کوئی عالم نہ دیکھا حضرتِ سیّدُنا عُروہ رضی اللہُ تعالٰی عنہ اِرشاد فرماتے ہیں: "میں نے لوگوں میں اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا سے بڑھ کر کسی کو قرآن، میراث، حلال و حرام، شعر، اَقوالِ عرب اور نسب کا عالم نہیں دیکھا۔" (حلیۃ الاولیاء، 2/60، رقم:1482، مستدرک، 5/14، حدیث:6793 بتغیر قلیل)

مستقل فتوے دیا کرتی تھیں حضرتِ سیّدُنا قاسم رضی اللہُ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: "اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا سیّدُنا صِدّیقِ اَکبر رضی اللہُ تعالٰی عنہ کے عہدِ خلافت میں ہی مُستقِل طور پر فتویٰ دینے کا رتبہ حاصِل کر چکی تھیں، یہ اہم دینی خدمت وصالِ مبارک تک جاری رہی۔ (طبقات الکبریٰ، 2/286 ملخصا)

صحابۂ کرام مسائل پوچھا کرتے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہُ تعالٰی عنہ جو خود بھی فقیہ ہیں اور پیارے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں یمن کا حاکم بنایا تھا، فرماتے ہیں: ہم اَصحابِ رسول کو جب بھی کسی بات میں کوئی مشکل پیش آئی اور ہم نے اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا سے اس بارے میں پوچھا تو آپ کے پاس اس کا علم پایا۔ (ترمذی، 5/471، حدیث:3909)

وراثت کے مسائل میں مہارت حضرت مسروق تابعی رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اکابر اصحاب کو وراثت کے مسائل اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا سے دریافت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (طبقات الکبریٰ، 2/286)

خدمتِ حدیث آپ رضی اللہُ تعالٰی عنہا سے دو ہزار دو سو دس (2210) اَحادیث مروی ہیں جن میں ایک سو چوہتر (174) مُتَّفَقٌ عَلَیْہ ہیں یعنی بُخاری و مُسلم دونوں کی رِوایات اور چون (54) اَحادیث صرف بخاری کی ہیں اڑسٹھ (68) اَحادیث صِرف مُسلم کی (بقیہ دیگر کُتُبِ اَحادیث میں ہیں)۔ (مخص از مرآۃ المناجیح، 8/70)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا کی سیرتِ مبارکہ کے متعلق تفصیل سے جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ عائشہ صدیقہ رضی اللہُ تعالٰی عنہا" پڑھئے

اسلامی بہنوں کے لئے

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدتنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا شوقِ عبادت

آصف اقبال عطاری مدنی*

خوفِ خدا، عشقِ رسول، فہمِ قراٰن و حدیث، تفسیر و تشریح، فقہ و فتاویٰ، فصاحت و بلاغت، عبادت و ریاضت، اِطاعت و اتباع، سخاوت و فیاضی، بہادری و جرأت، زُہد و قناعت، شکر، عاجزی و اِنکساری، گریہ وزاری، خودداری، ماتحتوں پر شفقت، غریبوں کی مدد، پردے کا بے مثال اہتمام، عِفّت و پاکدامنی اور شرم و حیا وغیرہ اِن تمام اوصاف کو اگر ایک خاتون میں دیکھنا ہو تو وہ عظیم ہستی تمام مؤمنوں کی ماں، حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

فرائض و واجبات کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات استقامت سے بجالانا آپ کی اِمتیازی شان تھی، آپ کو عبادت سے بہت محبت تھی، ہر سال حج کرتیں۔ (بخاری، 1/614، حدیث:1861) اور رمضان المبارک میں تراویح کا خاص اہتمام فرماتیں۔ (موطاامام مالک، 1/121) اس روایت سے ہماری وہ اسلامی بہنیں سبق حاصل کریں جو تراویح کی نماز شاپنگ سینٹروں کی زینت بَن کر یا اپنی سُستی کی وجہ سے چھوڑ دیتی ہیں۔

حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تہجّد، اِشراق و چاشت، نفلی نماز و نفلی روزوں کی کثرت فرماتی تھیں، 3 روایات ملاحظہ کیجئے: 1 حضرتِ عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عَرَفہ کے دن حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے تو اس وقت آپ روزے سے تھیں، (گرمی کی شدت سے) آپ پر پانی چھڑکا جارہا تھا۔ انہوں نے عرض کی: آپ روزہ توڑ دیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں کیونکر روزہ توڑوں گی! جبکہ میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ عَرَفہ کے دن کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔ (مسند احمد، 9/448، حدیث:25024) 2 حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلاناغہ نمازِ تہجد پڑھنے کی پابند تھیں اور اکثر روزہ دار رہا کرتی تھیں۔ (سیرت مصطفی، ص660) غور کیجئے کہ اُمُّ المؤمنین کا جذبۂ عبادت کس قدر کمال کا تھا اور عبادت کی سختی پر کس قدر صبر فرمانے والی تھیں کہ سخت گرمی میں بھی نفلی روزے رکھتیں اور ایک ہم ہیں کہ فرض روزہ رکھنے میں بھی سُستی کرتے ہیں 3 اُمُّ المؤمنین سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چاشت کی آٹھ رکعتیں ادا کرتیں، پھر فرماتیں: اگر میرے ماں باپ اُٹھا بھی دیئے جائیں تو میں یہ رکعتیں نہ چھوڑوں۔ (موطاامام مالک، 1/153، حدیث:366) یعنی اگر اشراق کے وقت مجھے خبر ملے کہ میرے والدین زندہ ہو کر آگئے ہیں تو میں اُن کی ملاقات کے لئے یہ نفل نہ چھوڑوں بلکہ پہلے یہ نفل پڑھوں پھر اُن کی قدم بوسی کروں۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/299)

اس قول و عمل میں اُن اسلامی بہنوں کے لئے نصیحت ہے جو فرض نمازیں بھی ترک کر دیتی ہیں اور نمازِ فجر قضا کر کے دن چڑھے تک سوتی رہتی ہیں۔ ایک طرف اُمُّ المؤمنین کی نوافل پر قابلِ رشک اِستقامت اور دوسری طرف ہماری قابلِ افسوس حالت کہ نفل تو دور رہے ہماری فرض نمازیں تک چھوٹ جاتی ہیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طُفیل عبادت گزار بنادے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم



محمد بلال سعید عطاری مدنی

اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سَودَہ بنت زَمعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

اُمُّ المومنین حضرتِ سیِّدَتُنا سَودہ بنتِ زَمْعہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا اُن ازواجِ مطہّرات میں سے ہیں جن کا تعلق خاندانِ قریش سے ہے، آپ کے والد کا نام "زَمْعَہ" اور والدہ کا نام "شَموس بنتِ عَمرو" ہے، آپ پہلے اپنے چچازاد "سَکران بن عَمرو" کے نکاح میں تھیں، اِسلام کی ابتدا ہی میں یہ دونوں میاں بیوی مسلمان ہوگئے تھے، ایک قول کے مُطابق ہجرتِ حبشہ سے واپسی پر مکّۂ مکرّمہ زادھا اللہ شرفاً وّتعظیماً میں حضرتِ سودہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے شوہر کا انتقال ہوگیا۔ (المواہب اللدنیہ، 1/405)

حضرتِ سیِّدَتُنا سودہ بنتِ زَمْعہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا بہت ہی دِین دار، سَلیقہ شِعار اور بے حد خدمت گزار خاتون تھیں، آپ حُضُور علیہِ الصّلوٰۃ والسّلام کے اَحکامات پر خوب عمل پیرا ہوتی تھیں۔

(زرقانی علی المواھب، 4/380-377 ملخصاً)

قابلِ رَشک خاتون آپ دراز قد جبکہ حسن وجمال اور سیرت میں منفرد تھیں۔ (جنتی زیور، ص482) اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا آپ کے اَوصافِ حَسَنہ (یعنی اچھی خوبیوں) کو دیکھ کر آپ پر بہت زیادہ رَشک فرمایا کرتی تھیں۔

(زرقانی علی المواھب، 4/380 ملخصاً)

حُضُور سے نکاح جب حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کا اِنتقال ہوگیا تو حضرتِ خَولہ بنتِ حکیم نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم! آپ سَودہ بنتِ زمعہ سے نکاح فرمالیں۔ آپ صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ خَولہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے اِس مُخلصانہ مشورہ کو قبول فرما لیا چنانچہ حضرتِ خولہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا نے پہلے حضرتِ سَودہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا سے بات کی تو اُنہوں نے رِضامندی ظاہر کی، پھر آپ کے والد سے بات کی تو اُنہوں نے بھی خوشی سے اجازت دے دی، یوں اعلانِ نبوت کے دسویں سال میں یہ بابرکت نکاح منعقد ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/513)

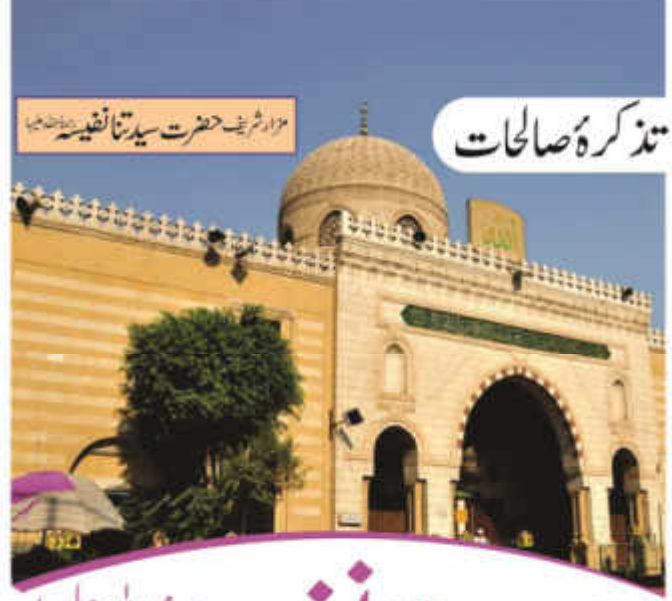
پردہ کا اہتمام آپ پردے کا اتنا اہتمام کرتی تھیں کہ بلا ضرورت گھر سے باہر نکلنا بھی پسند نہ فرماتیں چنانچہ آپ نے جب فرض حج ادا فرمالیا تو کہا: میرے ربّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، لہٰذا خدا کی قسم! اب موت آنے تک گھر سے باہَر نہ نکلوں گی، راوی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ گھر سے باہَر نہ نکلیں یہاں تک کہ آپ کا جنازہ ہی گھر سے نکالا گیا۔ (در منثور، 6/599)

سخاوت ایک مَرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے اپنی خلافت کے زمانے میں درہموں سے بھرا ہوا ایک تھیلا حضرت بی بی سَودہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کے پاس بھیج دیا آپ نے اُسی وَقت اُن تمام درہموں کو مدینۂ مُنوّرہ زادھا اللہ شرفاً وّتعظیماً کے فُقَراء ومساکین کے درمیان تقسیم کردیا۔

(طبقات ابن سعد، 8/45 ملخصاً)

وِصال ایک قول کے مطابق آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کا وِصال ماہِ شوّالُ المکرّم 54 ہجری کو حضرتِ امیر مُعاویہ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہ کے دورِ خلافت میں ہوا۔ (فیضانِ اُمّہات المومنین، ص66) آپ رضیَ اللہُ تعالٰی عنہا کی قبر مُبارک جنّتُ البقیع شریف میں ہے۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت کے متعلق مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "فیضانِ امہات المؤمنین" پڑھئے۔



حضرت سیدتنا نفیسہ رحمۃُ اللہِ علیہا

مولانا محمد بلال سعید عطاری مدنی

حضرت سیّدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی پڑپوتی جبکہ امام حسن کے پوتے حضرت حسن انور بن زید کی بیٹی ہیں۔ آپ کی ولادتِ باسعادت مکۃُ المکرّمہ میں 145ھ میں ہوئی، آپ رحمۃ اللہ علیہا نہایت نیک، پرہیز گار، حافظہ، محدثہ، عالمہ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں۔ **نکاح مبارک:** آپ کا مبارک نکاح حضرتِ سیّدُنا اسحاق بن جعفر صادق رضی اللہ عنہما سے ہوا، ان سے آپ کی ایک بیٹی اُمِّ کلثوم اور ایک بیٹا قاسم پیدا ہوئے۔[1] آپ اپنے شوہر کے ساتھ مدینۂ منورہ سے مصر کی طرف چلی گئی تھیں۔[2] **عبادت و ریاضت:** حضرت سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتیں، نیز آپ نے 30 حج کئے۔ آپ کی بھتیجی کا قول ہے: میں نے اپنی پھوپھی جان حضرت نفیسہ کی 40 سال خدمت کی، اس عرصے میں کبھی ان کو رات میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا، ایک بار میں نے ان سے عرض کی: آپ آرام کیوں نہیں کرتیں؟ فرمایا: کیسے آرام کروں؟ جب کہ میرے سامنے دشوار منزلیں ہیں جو کامیاب لوگ ہی طے کرسکتے ہیں۔ سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا کی بھتیجی سے پوچھا گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا کیا کھاتی تھیں؟ جواب دیا: وہ تین روز میں بس ایک لقمہ کھالیا کرتی تھیں۔[3] **وصالِ پُر مَلال:** آپ رحمۃ اللہ علیہا یکم رجب کو بیمار ہوگئیں اور رمضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں، رمضان میں جب مرض بڑھا تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں، آپ نے فرمایا: 30 سال سے میں یہ دُعا کررہی تھی کہ جب موت آئے اس وقت میرا روزہ ہو اور اب یہ خواہش پوری ہونے والی ہے تو میں روزہ کیوں توڑوں؟ یہ فرما کر سیدہ نفیسہ قرآنِ کریم کی تلاوت میں مشغول ہوگئیں اور اسی حالت میں آپ کا انتقال ہوگیا۔[4] آپ کا وصال شریف 208ھ میں رمضانُ المبارک کے پُرنور مہینے میں مصر میں ہوا۔ آپ کے مزارِ پُر انوار کے پاس دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔[5] **کرامات:** یوں تو حضرتِ سیّدہ تنا نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا کی کئی کرامتیں کتابوں میں بیان کی گئی ہیں لیکن یہاں ان میں سے 2 کرامات ذکر کی جاتی ہیں: 1 آپ رحمۃ اللہ علیہا کی بھتیجی کا بیان ہے کہ سیدہ نفیسہ رحمۃ اللہ علیہا جہاں نمازیں پڑھتی تھیں وہاں ایک ٹوکری تھی، جب وہ کسی چیز کی خواہش کرتیں تو وہ چیز ٹوکری میں خود بخود مل جاتی، میں ان کے پاس ایسی ایسی چیزیں دیکھتی جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی تھیں، میں نہیں جانتی کہ وہ کون لاتا تھا، ایک بار میں نے ان سے حیرت کا اظہار کیا تو فرمانے لگیں: زینب! جو اللہ پاک پر بھروسا کرلیتا ہے، دُنیا اس کی فرمانبردار ہوجاتی ہے۔[6] 2 **حاجت پوری ہوجائے گی:** اگر کسی شخص کو کوئی سخت حاجت درپیش ہو تو اسے چاہئے کہ نذر مانے کہ اگر میرا کام بن گیا تو سیّدہ نفیسہ کے ایصالِ ثواب کے لئے نیاز کا اہتمام کروں گا، اِنْ شَآءَ اللہ اس شخص کا جیسا بھی مشکل مسئلہ ہوگا حل ہوجائے گا، یہ بہت ہی مجرّب عمل ہے۔[7] اللہ کریم کی ان پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو، اللہ پاک ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

---

(1) نور الابصار، ص207 (2) سیر اعلام النبلاء، 8/427 (3) نور الابصار، ص207 (4) تنویر الازھار، ص89، 90 ملخصاً (5) سیر اعلام النبلاء، 8/427 (6) نور الابصار، ص207 ملخصاً (7) الطبقات الکبریٰ للامام الشعرانی، 2/102 ملخصاً۔



اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

رمضان المبارک میں وصال فرمانے والے بزرگانِ دین

رَمَضانُ المبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے چند کا مختصر ذکر 5 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

شہدائے غزوۂ بدر: 17 رمضان 2 ہجری بروز جمعہ غزوۂ بدر ہوا۔ جس میں 14 صحابۂ کرام دَرَجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔ (شہدائے بدر کے نام صفحہ 24 پر دیکھئے) ان میں سے 13 میدانِ بدر میں دفن کئے گئے۔ (یہ مقام مدینہ شریف سے جنوب مغرب میں (جانبِ شام) 80 میل پر واقع ہے۔) جبکہ حضرت سیّدنا عُبَیدہ بن حارث غزوۂ بدر میں زخمی ہوئے بدر سے مدینہ شریف آتے ہوئے "صَفْراء" پر شہید ہوئے، آپ کا مزار مبارک "صفراء" میں ہے۔ (شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، 2/325، طبقات ابن سعد، 2/12)

(1) امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا ذکرِ خیر صفحہ 15 اور 44 پر ملاحظہ فرمائیے۔

اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام

(2) ولی کامل حضرت سیّدنا ابوالحسن سَری سَقَطی سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے شیخِ طریقت ہیں، آپ کا شمار تبعِ تابعین میں ہوتا ہے۔ 155ھ بغداد (عراق) میں پیدا ہوئے، 13 رَمَضانُ المبارک 253ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک شُونیزیہ (بغداد، عراق) میں مرجعِ خلائق ہے۔ (مرآۃ الاسرار، ص324، تاریخ مشائخ قادریہ رضویہ برکاتیہ، ص118، 122) (3) سرکار کلاں حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد مارہروی برکاتی 18 رَمَضان 1111ھ کو بلگرام (ہردوئی، یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، 16 رَمَضان 1164ھ کو مارہرہ شریف (ضلع ایٹہ یوپی) ہند میں وصال فرمایا، آپ بھی سلسلۂ عالیہ قادِریہ رَضویہ عطاریہ کے مشائخ میں سے ہیں۔ آپ کی تالیف "بیاض دہلی" خاندانی کتب خانہ میں محفوظ ہے۔ (تاریخ خاندان برکات، 18،20)

(4) شمس الشموس حضرت امام ابو الحسن علی رضا 148ھ میں مدینۂ منورہ میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام جعفر صادق کے لختِ جگر، علم و عمل کے جامع، ہر دلعزیز شخصیت کے مالک اور سلسلۂ عالیہ قادِریہ رضویہ عطاریہ کے آٹھویں شیخِ طریقت ہیں۔ آپ کا وصال 21 رَمَضان 203ھ میں ہوا۔ ایران کے شہر مَشْہد (خراسانِ رَضوی) میں آپ کا مزار "حرمِ امام رضا" کے نام سے عالمگیر شہرت رکھتا ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 8/248، 251)

علمائے اسلام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام

(5) عاشقِ رسول حضرت شیخ یوسف بن اسماعیل نَبہانی اَزْہری، شافعی فقیہ، صوفی، قاضی، شاعر اور کثیر کتب کے مصنف ہیں، سَعَادَۃُ الدَّارَیْن، جامع کراماتِ اَولیاء اور شَواھِدُ الحق مشہورِ زمانہ تصانیف ہیں، 1265ھ قصبۂ اِجْزِم (نزد حیفا شمالی فلسطین) میں پیدا ہوئے، اوائلِ رَمَضان 1350ھ کو وصال فرمایا، مزارِ مبارک بیروت (لبنان) میں ہے۔ (شواھد الحق، ص8،3) (6) مُحَدِّثِ شَہِیر حضرت ابو الفَرَج عبدالرحمٰن بن علی جَوْزی حنبلی، عظیم فقیہ، مُستَنَد مُؤَرِّخ اور مشہور واعظ ہیں۔ 510ھ کو بغداد میں پیدا ہوئے تھے۔ 13 رَمَضانُ المبارک 597ھ میں شبِ جمعہ کو



انتقال فرمایا، جامع منصور بغداد میں نمازِ جنازہ ہوئی۔ آپ نے اڑھائی سو (250) سے زائد کتب تصنیف فرمائیں۔(عیون الکلیات، ص47) (7)فیضِ ملت حضرت علّامہ فیض احمد اُویسی رَضَوی، مفسرِ قرآن، مفتیِ اسلام، شارحِ کتبِ احادیث اور کثیر کتب کے مصنف، عظیم مُدَرِّس اور مَرجَعِ خاص وعام تھے، جامعہ اُویسیہ رَضَویہ (بہاولپور، پاکستان)اور تقریباً چار ہزار کتب و رسائل آپ کی یادگار ہیں۔ 1351ھ حامد آباد(رحیم یار خان) میں پیدا ہوئے، 15رمضان 1431ھ کو وصال ہوا، مزارِ پُرانوار مذکورہ جامعہ میں ہے۔ (ماہنامہ فیض عالم، بہاولپور، اگست 2010، ص4، فیوض الرحمن، 1/12، 13) (8)شمسُ الائمّہ امام قاضی خان حسن بن منصور حنفی اُوزجَندی عظیم حنفی فقیہ ہیں۔ "فتاویٰ قاضی خان" آپ کے علمی وفنی جواہرات کا شاہکار ہے، 16 رَمَضان 592 ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک اُوزجَند (صوبہ فرغانہ، ازبکستان) میں ہے۔ (حدائق الحنفیہ، ص258، الفوائد البہیہ، ص 84) (9)محدث کبیر ابو عبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ قَزوِینی کی پیدائش ایران کے مشہور شہر قَزوِین میں 209ھ میں ہوئی اور یہیں 22 رَمَضان 273ھ میں وفات پائی۔ آپ مشہور مُحَدِّث، مُفَسِّر اور مُؤرِّخ تھے، صحاح ستہ میں شامل کتاب "سنن ابنِ ماجہ" آپ ہی کی تالیف کردہ ہے۔(البدایہ والنہایہ، 7/429، بستان المحدثین، ص298، 300) (10)خلیلِ ملت خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند مفتی محمد خلیل خان قادِری بَرَکاتی، بابُ الاسلام سندھ اور بلوچستان کے مفتیِ اعظم، اُستاذُ العلماء، کتبِ کثیرہ کے مصنف اور بانیِ دارالعلوم اَحسنُ البرکات (زم زم نگر حیدرآباد) ہیں، 28رَمَضان 1405ھ کو زم زم نگر حیدرآباد میں وصال فرمایا اور درگاہ حضرت عبدالوہاب شاہ جیلانی میں دفن ہونے کی سعادت پائی۔ (مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، 1/355، 358)

خاندانِ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِم رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت

(11)صاحبِ ذوقِ نعت، استاذِ زمن مولانا حسن رضا خان، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے بھائی، قادِرُ الکلام شاعر، کئی کتب کے مصنف اور دارُالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف کے مہتمم اوّل ہیں، 1276ھ کو محلہ سوداگران بریلی میں پیدا ہوئے، 22رمضان 1326ھ کو وہیں وصال فرمایا، مزار مبارک قبرستان بہاری پور نزد پولیس لائن سٹی اسٹیشن بریلی شریف (یوپی، ہند) میں ہے۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت، ص78، 79) (12)ریحانِ ملت مولانا محمد ریحان رضا خان، عالم باعمل، مبلغ اسلام، بانیٔ رَضوی بَرقی پریس، دارُ العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف کے شیخُ الحدیث اور مہتمم تھے۔ 18 ذوالحجہ 1325ھ بریلی میں نبیرۂ اعلیٰ حضرت، مفسرِ اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان کے ہاں پیدا ہوئے اور 18رمضان 1405ھ کو وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین مرقدِ اعلیٰ حضرت سے مُتَّصِل جانبِ جنوب ہوئی۔ (مفتیِ اعظم اور ان کے خلفاء، 1/362-371)

خلفائے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِم رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت

(13)امینُ الفتویٰ مفتی محمد شفیع احمد بیسل پوری، عالمِ دین، مُدَرِّس، واعظ، مفتیِ اسلام اور خلیفۂ اعلیٰ حضرت ہیں، شعبان 1301ھ بیسل پور (پیلی بھیت، یوپی) ہند میں پیدا ہوئے، عین عالمِ جوانی میں محض 37 سال کی مختصر عمر میں 24 رمضان جمعۃُ الوداع 1338ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک بیسل پور میں ہے۔ (مجالسِ علماء، ص75۔ تذکرہ محدث سورتی، ص288) (14)سلطانُ الواعظین مولانا سیّد محمد ہدایت رسول لکھنوی، عالم، واعظ، شیخِ طریقت، شاعر، مصنف اور تلمیذ وخلیفۂ اعلیٰ حضرت تھے، تصانیف میں "فیوضِ ہدایت" مطبوعہ ہے، غالباً 1276ھ مصطفےٰ آباد (رام پور، یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، 23 رمضان المبارک 1332ھ کو یہیں وصال فرمایا۔(تذکرۂ خلفائے اعلیٰ حضرت، ص353، 363) (15)صاحبِ باغِ فردوس حضرت مولانا سیّد ایوب علی رَضَوی، فارسی و ریاضی میں ماہر، مُدَرِّس، شاعر، مصنف، بانیٔ رَضوی کتب خانہ اور اعلیٰ حضرت کے پیش کار (منیجر) تھے۔ 1295ھ بریلی شریف (یوپی، ہند) میں پیدا ہوئے، جمعۃُ الوداع 26رمضان 1390ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک میانی قبرستان مرکز الاولیاء لاہور میں ہے۔(ماہنامہ معارف رضا، نومبر 2001ء، ص19، 21)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*



حضرت سیدتنا فاطمہ زہرا کا قدیم مزار | مزار شریف حضرت سیدنا بو علی قلندر | مزار شریف حضرت سیدنا محمد علی مکھڈوی | مزار شریف حضرت سیدنا عبدالواحد بلگرامی | مزار شریف حضرت بدرالدین احمد رضوی

(وہ بزرگانِ دین جن کا یومِ وصال/عرس رَمَضانُ المُبارَک میں ہے)

رَمَضانُ المُبارَک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال یا عرس ہے، ان میں سے 14 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضان المبارک 1438ھ کے شمارے میں کیا گیا تھا[1] مزید کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان**

1 امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علی المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وجہَہُ الکریم، کی ولادت واقعۂ فیل کے تیسویں یا اٹھائیسویں سال مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ آپ جلیل القدر صحابیِ رسول، دامادِ مصطفےٰ، امام مشارق و مغارب، اسد اللہ، بابِ علم اور حیدرِ کرار ہیں۔ آپ نے 21 رمضان 40ھ کو شربتِ شہادت نوش فرمایا، آپ کا مزار نجفِ اشرف (عراق) میں ہے۔ (تاریخ الخلفاء، ص132، مرآۃ الاسرار، ص18تا192)

2 خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اعلانِ نبوت سے پانچ سال قبل مکۂ مکرمہ میں پیدا ہوئیں۔ وصال 3رَمَضان 11ھ کو مدینۂ منورہ میں ہوا اور جنّت البقیع میں دفن کی گئیں۔ آپ نبی علیہ السّلام کی بیٹی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ، امام حسن و امام حسین رضی اللہ عنہما کی والدۂ مُشفِقہ اور جنّت میں تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ (زرقانی علی المواہب، 4/331، 337، مدارج النبوت، 2/459تا461) **اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام**

3 امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک مَروَزی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 118ھ کو مَرو (تُرکمانستان) میں ہوئی اور وِصال 13 رمضان 181ھ کو فرمایا۔ مزار مبارک ہِیت (صوبہ انبار) مغربی عراق میں ہے، آپ تبعِ تابعی، شاگردِ امام اعظم، عالمِ کبیر، مُحدِّثِ جلیل اور اکابر اولیائے کرام سے ہیں۔ "کتابُ الزُّھدِ وَ الرَّقائِق" آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ (طبقات امام شعرانی، جزء1، ص84تا86، محدثین عظام وحیات و خدمات، ص146تا153)

4 مشہور مجذوب ولی حضرت سیّدنا شَرَفُ الدِّین بُوعلی قلندر چشتی قُدِّسَ سِرُّہُ القوی کی ولادت 652ھ پانی پت (صوبہ ہریانہ) ہند میں ہوئی اور وصال 13رَمَضان 724ھ کو یہیں فرمایا، مزار مبارک مرکزِ روحانیّت اور مرجعِ خلائق ہے۔ آپ کا شعری مجموعہ "دیوانِ بُوعلی قلندر" کے نام سے ہے۔ (اخبار الاخیار، ص129، شانِ اولیاء، ص426، 428) 5 قطبِ عَصر حضرت خواجہ سیّد نصیر الدّین محمود چراغِ دہلوی چشتی نِظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت فیض آباد (اودھ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، ولیِ کامل اور خلیفۂ خواجہ نظام الدّین اولیا ہیں، وصال 18 رَمَضان 757ھ کو ہوا، مزار بستی چراغ دہلی (دہلی ہند) میں ہے۔ (خزینۃ الاصفیاء، 2/219تا225، المصطفیٰ والمرتضیٰ، ص359، 368، مرآۃ الاسرار، ص858، 866)

---

[1] (1) حضرت سیّدنا سَرِی سَقَطی (2) حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد مارہروی (3) حضرت سیّدنا امام علی رضا (4) حضرت امام یوسف بن اسماعیل نَبہانی (5) حضرت عبدالرحمٰن بن علی جَوزی (6) حضرت علّامہ فیض احمد اُویسی (7) شمسُ الائمّہ قاضی خان حسن اُوزجَندی (8) مُحدّث کبیر ابن ماجہ قَزوینی (9) مفتی محمد خلیل خان بَرکاتی (10) مولانا حسن رضا خان (11) مولانا ریحان رضا خان (12) مفتی محمد شفیع احمد بیل پوری (13) مولانا سیّد ہدایت رسول لکھنوی (14) حضرت مولانا سیّد ایوب علی رَضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اَجمعین

6 قطبِ وقت حضرت سیّدنا میر عبدالواحد بلگرامی چشتی نظامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامی کی ولادتِ باسعادت بلگرام (ضلع ہردوئی، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ مشہور ولیِ کامل ہیں۔ آپ کی عمدہ تصانیف میں سے "سبعِ سنابل" مقبولِ بارگاہِ رسالت ہے۔ وصال 3 رَمَضان 1017ھ کو فرمایا، مزار مقامِ ولادت میں مرجعِ انام ہے۔ (مآثر الکرام، ص30، 33، تذکرہ علمائے ہند، ص329) 7 استاذ الاصفیاء حضرت سیّدنا خواجہ محمد علی گکھڑوی چشتی نظامی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1164ھ میں بٹالہ (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ آپ جامعِ منقولات و معقولات، صوفیِ کامل اور بانیِ خانقاہ گکھڑ شریف ہیں۔ 29 رَمَضان 1253ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار گکھڑ شریف (ضلع اٹک) پاکستان میں ہے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/174، 177) علمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام 8 سلطان الفقہاء امام ابنِ ہُمام کمال الدین محمد حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 790ھ کو اِسکندریہ جنوبی مصر میں ہوئی۔ آپ قرآن و حدیث، تفسیر و فقہ، علمِ کلام وغیرہ کے ماہر اور صوفیِ کامل بھی تھے۔ آپ کا شمار اہلِ ترجیح اور اکابرین علمائے احناف میں ہوتا ہے۔ ہدایہ شریف کی شرح "فتح القدیر" آپ کی عالمگیر شہرت کا سبب ہے۔ 7 رَمَضان 861ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک قرافہ قاہرہ مصر میں ہے۔ (الاعلام للزرکلی، 6/255، الفوائد البہیہ، ص235، 237، البدر الطالع، 1/202، 201) 9 شیخُ الحَنَفِیّہ حضرتِ سیّدنا علامہ مفتی خیر الدین بن احمد ایوبی رَمْلی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادتِ باسعادت رَمَضان 993ھ رملہ فلسطین میں ہوئی۔ آپ فاضلِ جامعۃ الازہر، خاتمۃ الفقہاء اور صاحبِ فتاویٰ خیریہ ہیں۔ 27 رَمَضان 1081ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک محلہ باشقردی رملہ فلسطین ہے۔ (خلاصۃ الاثر، 2/134، 139) 10 پایۂ حرمین حضرت مولانا رَحمت اللہ کیرانوی مہاجر مکی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت جمادی الاولیٰ 1233ھ محلہ دربارِ کلاں کیرانہ (ضلع مظفر نگر، یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ فخر العلماء، شیخ الاصفیاء، مبلغِ اسلام، بانی مدرسہ صولتیہ مکۂ مکرمہ اور مصنف اِظہارُ الحق ہیں۔ وصال 22 رَمَضان 1308ھ کو فرمایا، جنّت المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔ (امام احمد رضا محدث بریلوی اور علمائے مکۂ مکرمہ، ص27، تجلیاتِ مہرِ انور، ص319، 318، مبلغ اسلام مولانا رحمت اللہ کیرانوی، ص20) 11 علامۂ زمانہ ظہیرُ الاسلام حضرتِ علّامہ حکیم محمد ظہیر احسن صدیقی نیموی نقشبندی حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1278ھ کو موضع صالح پور (نزد بہار شریف ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ وصال 17 رَمَضان 1322ھ کو پٹنہ شہر میں فرمایا اور موضع نیمی (ضلع پٹنہ، صوبہ بہار) میں دفن کئے گئے۔ آپ بہترین شاعر و ادیب، حکیم و طبیب، عالمِ کبیر، محدثِ جلیل، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ اور کئی کتب کے مصنف ہیں، آپ کی حدیث شریف کی کتاب "آثارُ السُّنَن" کو عالمگیر شہرت حاصل ہے۔ (آثار السنن، ص281) 12 حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1324ھ کو محلہ اوجھیانی بدایوں (اترپردیش ہند) میں پیدا ہوئے۔ وصال 3 رَمَضان 1391ھ کو فرمایا، مزار گجرات (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔ آپ مفسرِ قرآن، شارحِ مشکوۃ، استاذ العلماء، مصنف کُتُبِ کثیرہ اور اکابرینِ اہلِ سنت سے ہیں۔ (تذکرہ اکابرِ اہلِ سنت، ص55 تا 58) 13 خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا بدر الدین احمد رضوی مصباحی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت ضلع گورکھ پور (یوپی ہند) میں تقریباً 1348ھ کو ہوئی۔ آپ فاضل الجامعۃ الاشرفیہ، مفتیِ اسلام، استاذ العلماء اور ڈیڑھ درجن کتابوں کے مصنف ہیں۔ 7 رَمَضان کو بڑھیا ضلع بستی میں وصال فرمایا۔ (مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفا، ص 235 تا 240، فیض الادب مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، ص3) 14 استاذ الفقہاء حضرت علامہ مفتی قاضی عبدالرحیم بَستوی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1354ھ کو ضلع بستی یوپی (ہند) میں پیدا ہوئے اور وصال 4 رَمَضان 1431ھ کو بریلی شریف میں ہوا۔ آپ خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، مفتی مرکزی دارالافتا بریلی شریف، استاذ العلماء، اچھے کاتب اور اکابرینِ اہلِ سنت سے تھے، 52 سال فتویٰ نویسی فرمائی، فتاویٰ بریلی شریف میں آپ کے کئی فتاویٰ شائع ہوئے ہیں۔ (ماہنامہ معارفِ رضا کراچی، اکتوبر 2010، ص6، 51 تا 54)

اپنے بُزُرگوں کو یاد رکھئے

وہ بزرگانِ دین جن کا وِصال / عُرس رمضانُ المبارک میں ہے۔

ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*


مزار شریف علامہ شمس الدین محمد رشید عثمانی


مزار شریف حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری

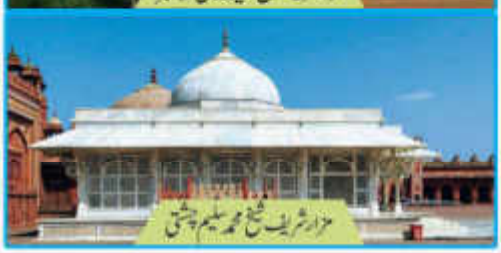

مزار شریف حضرتِ اخوند پنجو بابا عبدالوہاب چشتی صابری

رَمَضانُ المُبارک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عُظّام اور عُلَمائے اسلام کا یومِ وِصال یا عرس ہے، ان میں سے 28 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضانُ المُبارک 1438ھ اور 1439ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا مزید 15 کا تعارُف ملاحظہ فرمائیے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان** 1 اُمُّ المؤمنین **حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ** رضی اللہ عنہا کی وِلادت واقعۂ عامُ الفیل سے 15 سال پہلے ہوئی اور وِصال اعلانِ نُبُوّت کے دسویں سال 10 رَمَضانُ المبارک کو ہوا۔ مکّۂ معظّمہ کے مشہور قبرستان جنّتُ المعلیٰ میں مدفون ہیں۔ خاندانِ قریش کی معزّز، باہمّت، عقل مند، صاحبِ ثروت اور پاکدامن خاتون، عورتوں میں سب سے پہلے دینِ اسلام قبول کرنے والی، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سب سے پہلی رفیقۂ حیات ہیں۔ (طبقات ابن سعد، 1/105، 8/14، امتاع الاسماع، 6/27)

2 اُمُّ المؤمنین **حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ** بنتِ حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہما کی وِلادت مکّہ شریف میں اعلانِ نُبُوّت کے چوتھے سال ہوئی اور وِصال 17 رمضان 57ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار جنّتُ البقیع میں ہے۔ آپ عالمہ، محدّثہ، مفتیہ، اشعارِ عرب و علمِ انساب میں ماہر تھیں۔ صحابہ و تابعین کی جماعتِ کثیرہ نے آپ سے 2 ہزار 210 احادیث روایت کی ہیں۔ (زرقانی علی المواہب، 4/381، 392، مدارج النبوۃ، 2/468، 473) **اولیا و مشائخ کرام رحمہمُ اللہُ السّلام** 3 خاندانِ نُبُوّت کے چشم و چراغ امام **سیِّد محمد بن عبداللہ** نفس الزّکیہ رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت تقریباً 100ھ مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔ ان کی شہادت 15 رَمَضانُ المبارک 145ھ کو مدینہ شریف کے قریب اَحْجَارُ الزَّیْت کے مقام پر ہوئی اور جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ تبعِ تابعی، مجموعۂ علم و عمل، عابد و زاہد، مضبوط ارادے کے مالک، مجاہدِ اسلام اور مقبولِ خواص و عوام تھے۔ (طبقات ابن سعد، 5/438، 440۔ تہذیب التہذیب، 7/238) 4 **حضرت سیِّدُنا ابو علی شقیق** بن ابراہیم اَزْدِی بلخی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت بلخ (صوبہ خراسان) ایران میں ہوئی۔ 9 رمضان 194ھ میں جنگِ کُولان (ماوراءالنھر) میں شہید ہوئے، آپ کا مزارِ مبارک دَنْغَرہ (Dangharn) (صوبہ تخار) تاجکستان میں ہے۔ آپ امام زاہد، شیخِ خراسان، سلطانُ الاولیاء، شمسِ ملّت و دین اور اکابر اولیا میں سے ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء، 9/313، 316، وفیات الاخیار، ص47) 5 عیدِ روس الاکبر، امام الاولیاء **حضرت سیِّد عبداللہ** بن ابو بکر باعلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت 811ھ کو تریم (صوبہ حضرموت) یمن میں ہوئی اور وِصال 12 رمضان 865ھ کو ہوا۔ آپ کا مزار زنبل قبرستان میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامت کئی کتب کے مصنّف اور بانیِ سلسلۂ عیدروسیہ ہیں۔ (معجم المؤلفین، 2/232، العیدروس الاکبر، ص14، 17، 64) 6 مشہور ولیِ کامل **حضرت سیِّدُنا شاہ محمد غوث شطاری قادری گوالیاری** رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت 907ھ گوالیار (مدھیہ پردیش) ہند میں ہوئی۔ 14 رمضان 970ھ کو وِصال فرمایا، آپ کا مزارِ مبارک گوالیار (مدھیہ پردیش) ہند میں ہے۔ آپ کثیر المجاہدہ، عاجزی و انکساری کے پیکر، صاحبِ قلم، مرجعِ عُلَما تھے، آپ کی وظائف و عملیات پر مشتمل کتاب جواہرِ خمسہ عرب و عجم میں مشہور ہوئی۔ (حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری، ص33، 99، قطبُ الوحد سیدنا عبدالوہاب جیلانی، ص44، خزینۃ الاصفیاء، ص316، 318) 7 دانائے سرحد **حضرتِ اخوند پنجو بابا عبدالوہاب چشتی صابری** رحمۃ اللہ علیہ کی







ولادت 943ھ کو علاقہ یوسف زئی (ضلع صوابی خیبر پختونخواہ) پاکستان میں ہوئی اور 27 رَمَضان 1040ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار اکبر پورہ پشاور میں ہے۔ آپ لوگوں کو ارکانِ اسلام (کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج) کی تاکید کرتے رہتے تھے اسی لئے پنجو بابا کے نام سے مشہور ہوگئے۔ (تذکرہ اولیائے پاکستان، 2/125، 129، اردو دائرہ معارف اسلامیہ، 2/210، 211)

8 شیخ الھند حضرت سیّدنا شیخ محمد سلیم چشتی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 884ھ میں سرائے علاءُ الدّین زندہ پیر محل دہلی ہند میں ہوئی۔ آپ نے 29 رمضانُ المبارک 979ھ کو وصال فرمایا، آپ کا عالی شان روضہ فتح پور سیکری (Sikri) (ضلع آگرہ، یوپی) ہند میں ہے۔ آپ اکابر اولیائے ہند سے ہیں۔ (تحفۃ الابرار، ص 251، اخبار الاخیار مترجم، ص 566، خزینۃ الاصفیاء، 2/361، 363) 9 تلمیذِ جمال الاولیاء، حضرت علّامہ شمس الدّین محمد رشید مصطفیٰ عثمانی جونپوری حنفی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1000ھ موضع برونہ ضلع جونپور (یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 9 رمضان 1083ھ کو فرمایا، مزارِ مبارک جونپور (یوپی) ہند میں مرجعِ خلائق ہے۔ آپ عالمِ باعمل، استاذُ العُلَماء، شیخِ طریقت، بانیِ سلسلہ رشیدیہ، مصنّفِ کتب، صاحبِ دیوان شاعر اور مؤثّر شخصیت کے مالک تھے۔ مناظرہ رشیدیہ آپ ہی کی تصنیف ہے۔ (تاریخ مشائخ قادریہ، 2/103، 109، ہدیۃ العارفین، 1/568) 10 سلطانُ الاولیاء، حضرت شیخ عبداللہ فائز داغستانی مجدّدی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1294ھ کو موضع کیکونوا (نزد غیمری) داغستان (زیرِ انتظام روس) میں ہوئی۔ آپ عالمِ جلیل، مجاہدِ اسلام، مرشدِ کبیر اور صاحبِ کرامت تھے۔ 4 رمضان 1393ھ کو وصال فرمایا، جبل قاسیون (دمشق، شام) پر اپنی تعمیر کردہ خانقاہ میں تدفین ہوئی۔ (دمشق کے غیر مدنی علماء، ص 71 وغیرہ) 11 شیخُ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمرُ الدّین سیالوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1324ھ سیال شریف ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا (پنجاب) میں ہوئی، آپ کا وصال 17 رَمَضان 1401ھ کو ہوا، آپ کا مزار سیال شریف ضلع گلزارِ طیبہ سرگودھا (پنجاب) میں ہے۔ آپ خانقاہِ سیال شریف کے چشم و چراغ، جیّد عالمِ دین، مصنّفِ کتب، مجاہدِ تحریکِ پاکستان، مرجعِ عُلَما اور فعّال شخصیت کے مالک تھے۔ (نور نور چہرے، ص 333، 347) علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام 12 امیرُ المؤمنین فی الحدیث حضرت سیّدنا عبد اللہ بن ذَکْوان قُرَشی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریباً ولادت 65ھ کو مدینہ شریف میں ہوئی اور 17 رَمَضان 130ھ کو مدینہ شریف میں وصال فرمایا۔ آپ جلیلُ القدر تابعی، محدّث، استاذُ التّابعین، فقیہِ مدینہ، مؤثّر شخصیت کے مالک تھے۔ کچھ عرصہ نگرانِ بیتُ المال کوفہ بھی رہے۔ (المعارف، ص 204، اعلام للزرکلی، 4/85، 86، تاریخ اسلام للذہبی، 3/575، 677) 13 فقیہِ حنفیہ حضرتِ سیّدنا حافظُ الدّین محمد بن محمد بَزّاز کُرْدَری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کُرْدَر (مضافاتِ خوارزم) ازبکستان میں ہوئی۔ رَمَضانُ المبارک 827ھ کو مکّہ شریف میں وصال فرمایا۔ اصول و فروع میں امام اور علومِ معقول و منقول میں شیخِ کبیر تھے، فتاویٰ بزّازیہ اور مَناقبِ کردری آپ کی اہم تصانیف ہیں۔ (اعلام للزرکلی، 7/45، فوائد البہیہ ص 245، حدائق الحنفیہ، ص 340، معجم المؤلفین، 3/646) 14 قاضی علّامہ شہابُ الدّین احمد بن محمد خَفَاجی مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 977ھ سَرْیاقُوس (نزد قاہرہ) مصر میں ہوئی۔ 12 رَمَضان المبارک 1069ھ کو مصر میں وصال فرمایا۔ آپ حنفی عالمِ دین، صاحبِ دیوان شاعر، بہترین ادیب، قاضی القُضاۃ اور درجن سے زائد کتب کے مصنّف ہیں۔ آپ کی کتاب نسیمُ الرّیاض فی شرح الشفاء للقاضی عیاض کو شہرت حاصل ہوئی۔ (خلاصۃ الاثر، 1/331، 343، معجم المؤلفین، 1/286، حدائق الحنفیہ، ص 436، فہرس الفہارس، 1/377) 15 شیخُ الحدیث علّامہ احسان علی رضوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1316ھ موضع فیض آباد ضلع سیتامڑھی (Sitamarhi) (سابق ضلع مظفر پور، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ رَمَضان 1402ھ کو وصال فرمایا۔ آپ فاضلِ دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی شریف، محدّثِ اعظم بہار، خلیفۂ حجّۃ الاسلام اور استاذُ العُلَماء ہیں۔ (تذکرہ علمائے اہل سنت سیتامڑھی، ص 50، 55)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی


مزار حضرت سیدہ نفیسہ صُغریٰ


مزار حضرت خواجہ نجیبُ الدّین متوکل چشتی

رَمَضانُ المُبارَک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 43 کا مختصر ذِکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضانُ المبارک 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) بدری صحابی حضرت سیِّدُنا ابو سعید رافع بن مُعَلّٰی خَزْرَجی رضی اللہ عنہ انصاری قبیلے بَنُوزُرَیق کے چشم و چراغ تھے، غزوۂ بدر میں شرکت کی اور اسی غزوہ میں 17 رمضان 2ھ کو شہید ہوئے۔[1] (2) صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا ابو عَمرو صفوان بن بَیْضاء قُرَشی فِہْری رضی اللہ عنہ نے مکّہ شریف میں اسلام لاکر اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن میں شامل ہونے کی سعادت پائی، مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی۔ یہاں ان کی حضرت رافع خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ سے مُواخات کرائی گئی (یعنی بھائی بنایا گیا)۔ سَرِیَہ عبد اللہ بن جحش اور غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رمضان 38ھ میں وِصال فرمایا۔ بعض کے نزدیک غزوۂ بدر یا طاعونِ عَمْوَاس میں شہید ہوئے۔[2] **اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام:** (3) حضرت سیِّدہ نفیسہ صُغریٰ رحمۃ اللہ علیہا حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت حسن انور بن زید اَبْلَج رحمۃ اللہ علیہما کی بیٹی ہیں، آپ کی وِلادت مکۃُ المکرّمہ میں 145ھ کو ہوئی اور وِصال قاہرہ مصر میں رمضان 208ھ کو فرمایا، مزار محلہ دَرْبُ السِّبَاع (قاہرہ قدیم) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ حافظہ، محدثہ، عالمہ، عابدہ، زاہدہ اور ولیہ تھیں، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے علمی استفادہ کیا اور احادیث بھی روایت کیں۔[3] (4) برادرِ بابا فریدگنجِ شکر، حضرت خواجہ نجیبُ الدّین متوکل چشتی رحمۃ اللہ علیہ کھتوال (کوٹھی وال) ملتان میں پیدا ہوئے اور 7 رمضان 671ھ میں دہلی میں وفات پائی، مزار مبارک اچنی (Adchini) نیو دہلی میں مزار والدۂ خواجہ نظام الدین اولیا کے قریب ایک احاطے میں ہے، آپ حضرت بابا فریدگنجِ شکر کے خلیفہ، بلند پایہ درویش، شریعت و طریقت کے جامع اور اعلیٰ درجے کے توکل کرنے والے تھے۔[4] (5) حضرتِ خواجہ عبدُ الشہید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی وِلادت 893ھ کے قریب ہوئی اور وِصال 8 رمضان 986ھ کو سمرقند (ازبکستان) میں ہوا اور یہیں دفن کئے گئے۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ مطالعہ اور کثیرُ الفیض تھے، ہند کا بھی سفر کیا، یہاں پندرہ سال رہے، دس بارہ ہزار لوگ حلقۂ ارادت میں داخل ہوئے بادشاہِ وقت بھی آپ کا معتقد تھا۔[5] (6) قطبِ زمانہ میراں شاہ بھیکھ حضرت سیِّد محمد سعید ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1046ھ کو کہرام نزد سرہند (پٹیالہ ہند) میں ہوئی اور وِصال 5 رمضان 1131ھ کو ہوا، مزار جائے پیدائش میں ہے، آپ سلسلۂ چشتیہ صابریہ کے عظیم شیخِ طریقت، صاحبِ مجاہدہ، تین زبانوں (عربی، فارسی، ہندی) کے ماہر، صاحبِ دیوان ہندی، صُوفی شاعر اور کثیرُ الفیض بزرگ ہیں۔[6] (7) چنبی والی سرکار حضرت صاحبزادہ اکبر علی قادری نوشاہی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش رَٹّمل شریف (ضلع منڈی بہاؤالدین، پنجاب) میں 1235ھ میں ہوئی اور وِصال 9 رمضان 1305ھ سنگھوئی شریف (تحصیل و ضلع جہلم) میں ہوا۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، صاحبِ کرامات، مستجابُ الدّعوات اور دربارِ عالیہ قادریہ نوشاہیہ سنگھوئی شریف کے پہلے سجادہ نشین تھے۔[7] **علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام:** (8) تبع تابعی


مزار حضرت مولانا غلام قطبُ الدّین اشرفی


مزار حضرت مولانا حبیبُ الرّحمٰن

حضرت حماد بن زید بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 98ھ کو بصرہ (عراق) میں ہوئی اور یہیں 19 رمضان 179ھ میں وفات پائی، آپ چار ہزار احادیث کے حافظ، ثقہ راوی، استاذُ المحدثین، سیّدُ المسلمین اور ذہین ترین انسانوں میں سے تھے۔ آپ نے سیّدُ التّابعین حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیس سال علمِ حدیث حاصل کیا۔[8] (9) مفتیِ اسلام حضرت علّامہ حسن بن عمار شُرُنبُلالی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 994ھ کو شبر ابلولہ (منوفیہ) مصر میں ہوئی اور قاہرہ میں 11 رمضان 1069ھ کو وفات پائی۔ تربۃ المجاورین میں دفن کئے گئے۔ آپ حافظِ قرآن، فاضل و استاذ جامعۃُ الازہر، فقیہِ حنفیہ، استاذُ العلماء اور کثیر کتب کے مصنف تھے۔ آپ کی کتاب نُورُ الْاِیْضَاح درسِ نظامی (عالم کورس) کے نصاب میں شامل ہے۔[9] (10) داعیِ اسلام حضرت الحاج عمر بن سعید تال فوتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1223ھ کو موضع حلوار (نزد بودور، فوتاطورد، سینی گال، برّاعظم افریقہ) میں ہوئی اور 4 رمضان 1280ھ کو بادیکرا (موبتی، مالی) میں شہید ہوئے، آپ حافظِ قرآن، مالکی عالمِ دین، صُوفی شاعر، مصنفِ کُتب، تجانی شیخِ طریقت، مجاہدِ اسلام، مغربی برّاعظم افریقہ کی مؤثر شخصیت اور بانیِ مملکت تکرور (دولۃ التجانیین) تھے۔[10] (11) حضرت شیخ محمد زاہد بن عمر مدنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1275ھ کو مدینہ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں 27 رمضان 1348ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قرآن، عالمِ دین، زاہد و عابد، مسجدِ نبوی کے امام و خطیب، استاذُ العلماء اور رُکنِ مجلسِ تعزیراتِ شرعیہ تھے۔ آپ نے کئی کُتب پر تعلیقات اور اعلیٰ حضرت کی اہم کتاب اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّۃ پر تقریظ لکھی۔[11] (12) مبلغِ اسلام، سہیلِ ہند حضرت مولانا غلام قطبُ الدّین اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سہسوان (نزد بدایوں یوپی ہند) میں ہوئی اور وصال 18 رمضان 1350ھ میں یہیں ہوا۔ آپ عالمِ دین، مبلغِ اسلام اور اُردو کے ساتھ سَنسکرت میں بھی ماہر تھے۔ آپ کے ہاتھ پر کثیر غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔[12] (13) فخرُ الاسلام حضرت مولانا حبیبُ الرّحمٰن کانپوری قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1292ھ کو کانپور کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 20 رمضان 1366ھ کو وصال فرمایا، تدفین علّامہ سلامتُ اللہ کشفی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے متصل ہوئی۔ آپ جید عالمِ دین، مجازِ طریقت اور اخلاقِ حَسَنہ سے متصف تھے۔[13] (14) خلیفۂ حجۃُ الاسلام، شیخُ الحدیث حضرت علّامہ عبد المصطفٰی اعظمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ 1333ھ میں ہند کے قصبہ گھوسی ضلع مؤ میں پیدا ہوئے اور وِصال 5 رمضان 1406ھ کو فرمایا۔ آپ تلمیذِ صدرُ الشریعہ و محدثِ اعظم پاکستان، عالمِ باعمل، بہترین واعظ و مدرس، استاذ العلماء، مجازِ طریقت اور کثیر کُتب کے مصنف ہیں۔ سیرتِ مصطفٰی اور عجائبُ القرآن آپ کی مشہور کُتب ہیں۔[14]

---

(1) الاستیعاب، 2/64 (2) الاستیعاب، 2/278، اسد الغابہ، 3/33، تاریخ ابن عساکر، 28/177 تا 181 (3) سیر اعلام النبلاء، 8/426، نور الابصار، ص 207 تا 209 (4) اخبار الاخیار، ص 61، دلی کے بائیس خواجہ، ص 90 تا 98، خزینۃ الاصفیاء، 2/142 (5) خواجہ عبید اللہ احرار، ص 125، 126 (6) تذکرہ میراں شاہ بھیکھ، ص 6، 28، 31، تذکرۃ الانساب، ص 161 (7) تذکرہ اولیائے جہلم، ص 132، 134، 145 (8) سیر اعلام النبلاء، 7/345 تا 351 (9) الفوائد البہیۃ مع طرب الاماثل، ص 268 (10) فتح الملک العلام فی تراجم بعض علماء الطریقۃ التجانیۃ الاعلام، ص 137 تا 142 (11) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ، کلمۃ المحقق، تاریخ الدولۃ المکیۃ، ص 143 (12) حیات مخدوم الاولیاء، ص 331، 332 (13) تذکرہ علمائے اہل سنت، ص 79 (14) جنتی زیور، ص 28، 30، سیرتِ صدرُ الشریعہ، ص 233، 235

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے



مزار حضرت ابو المکارم موسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ



مزار حضرت بدرُ الدّین رفاعی حسینی رحمۃ اللہ علیہ

رَمَضانُ المبارَک اسلامی سال کا نواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عِظام اور عُلمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 58 کا مختصر ذِکْر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" رَمَضانُ المبارَک 1438ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 14 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہم الرِّضوان: (1) صحابیِ رسول حضرت ابو صخر حُبَیْش بن خالد خزاعی رضی اللہ عنہ مشہور صحابیہ حضرت اُمِّ معبد خزاعیہ کے بھائی ہیں جن کے ہاں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دورانِ ہجرت تھوڑی دیر قیام فرمایا تھا، حدیثِ اُمِّ معبد کے راوی بھی آپ ہی ہیں۔ آپ فتح مکہ کے دن بطحا میں شہید ہوئے۔ فتحِ مکہ 20 رمضان 8ھ کو ہوا۔[1] (2) صحابیِ رسول حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ سہیل بن بیضاء فہری قرشی رضی اللہ عنہ قدیمُ الاسلام صحابی ہیں، آپ نے حبشہ پھر مدینۂ منوّرہ ہجرت فرمائی، غزوۂ بدر سمیت تمام غزوات میں حصّہ لیا، چالیس سال کی عمر میں غزوۂ تبوک سے واپسی پر وصال فرمایا، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نمازِ جنازہ ادا فرمائی۔ غزوۂ تبوک سے واپسی رمضان 9ھ کو ہوئی۔[2] **اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم:** (3) عارفِ ربانی حضرت شیخ سیِّد شرفُ الدّین عیسیٰ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ و تلمیذِ غوثِ اعظم، عالمِ باعمل، مدرس و واعظ، شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں، وصالِ غوثِ اعظم کے بعد آپ دمشق سے ہوتے ہوئے مصر تشریف لائے اور پھر یہیں مقیم ہوگئے، کئی مصری محدّثین اور عُلَما و مفتیانِ کرام نے آپ سے استفادہ کیا۔ آپ کا وصال 12 رمضان 573ھ مصر میں ہوا، قرافہ قبرستان میں آپ کا مزار مرجعِ خاص و عام ہے۔ جواھر الاسرار ولطائف الانوار علمِ تصوف پر آپ کی بہترین تصنیف ہے۔[3] (4) قطبِ عالم حضرت پیر سیِّد ابو المکارم قطبُ الدّین موسیٰ گیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 936ھ ٹھٹھہ سندھ میں ہوئی اور وصال 25 رمضان 999ھ کو قبولہ شریف (نزد پاکپتن، پنجاب) میں ہوا، عالیشان مزار منبعِ برکات ہے۔ آپ خاندانِ غوثیہ کے چشم و چراغ، ظاہری و باطنی علوم سے مالامال، صاحبِ دیوان شاعر اور صاحبِ تصنیف بزرگ ہیں۔ تحفۃ السالکین آپ کی تصنیف ہے۔[4] (5) شاہ جہاں حضرت سیِّد ابو صالح بدرُ الدّین محمد باقر رفاعی حسینی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1207ھ کو ہوئی اور وصال 15 رمضان 1255ھ کو ہوا، مزار خانقاہِ رفاعیہ، بریا بھاگل، سورت، گجرات ہند میں ہے۔ آپ سلسلہ احمدیہ رفاعیہ کے عظیم فرزند، صاحبِ عظمت و جلال بزرگ اور سجادہ نشین خانقاہِ رفاعیہ تھے۔[5] (6) سلطانُ المشائخ، حضرت پیر آقا سیِّد سکندر شاہ پشاوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1266ھ کو پشاور میں ہوئی اور یہیں 14 رمضان 1331ھ کو وصال فرمایا، آپ خاندانِ غوثیہ کے فرزند، عالمِ دین، خواجہ شمسُ العارفین کے مرید و خلیفہ، بارعب و خوب صورت، کثیرُ الفیض اور مستجابُ الدّعوات بُزرگ تھے۔ آپ کے بڑے صاحبزادے علّامہ سیِّد محمد سعید آغا جان صاحب نے 7 رمضان 1353ھ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت پیر علّامہ سیِّد تجمل حسین آغا گل صاحب نے 21 رمضان 1366ھ کو وصال فرمایا۔[6] (7) پیرِ طریقت حضرت سیِّد محمد خلیلُ اللہ جنیدی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1350ھ کو غازی پورہ یوپی ہند میں ہوئی اور 21 رمضان 1427ھ کو مدینۂ منوّرہ میں وصال فرمایا، تدفین جنّتُ البقیع میں کی گئی۔ آپ سلسلہ قادریہ جنیدیہ اجملیہ کی روحانی شخصیت، دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ، شاعرِ اسلام اور بانی ضیاءُ العلوم اسکول ناظم آباد کراچی

ہیں۔[7] **علمائے اسلام رحمۃ اللہ علیہم:** 8 امامِ زمانہ حضرت سیّدُنا محمد بن عبدُ الرحمٰن بن ابی لیلیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 74ھ میں ہوئی اور رمضان 148ھ میں وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، محدثِ کبیر، مفتیِ اسلام، مصنفِ کتب اور قاضیِ کوفہ تھے۔ کتابُ الفرائض آپ کی تصنیف ہے۔[8] 9 شیخُ الاسلام حضرت شیخ ابو الحسن بنان الحمال رحمۃ اللہ علیہ واسط (عراق) کے باشندے تھے، مصر میں سکونت اختیار فرمائی اور یہیں رمضان 316ھ میں وصال فرمایا، نمازِ جنازہ میں لوگوں کا اِزدحام تھا۔ آپ ثقہ محدث، زہد و تقویٰ کے پیکر، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ، انتہائی عبادت گزار، نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے جذبے سے سرشار تھے۔[9]



مزار حضرت عبدُ اللہ بلحاج بافضل الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ



مزار حضرت مولانا حافظ محمد نور عالم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

10 حضرت امام عبدُ اللہ بلحاج بافضل الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 850ھ کو تریم یمن میں ہوئی اور 5 رمضان 918ھ کو وصال فرمایا، مزار الشحر (حضرموت) یمن میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فقیہ شافعی، عارف باللہ، مصنفِ کتب کثیرہ اور استاذُ العلماء ہیں۔ "المقدمۃ الحضرمیۃ فی فقہ السادۃ الشافعیۃ" آپ کی مشہور کتاب ہے۔[10] 11 استاذُ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد نور عالم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت کَڑی شریف (نزد سنگھوئی تحصیل و ضلع جہلم) میں 1248ھ میں ہوئی۔ یہیں 3 رمضان 1311ھ کو وصال فرمایا اور جانبِ جنوب ایک چار دیواری میں مزار بنا۔ آپ استاذُ العلماء علّامہ احمد الدین کرسالوی کے شاگرد، حافظ و قاریِ قراٰن، جید عالمِ دین، درسِ نظامی کے بہترین مدرس، منکسرُ المزاج، حلیمُ الطبع، صاحبِ کشف، خلیفۂ شمسُ العارفین سیالوی اور انتہائی سادگی پسند شخصیت کے مالک تھے، کثیر علما نے آپ سے علمی فیضان حاصل کیا۔[11]

12 شیخُ العلمائے انڈونیشیا حضرت علّامہ حاجی محمد ہاشم اشعری جومبانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1282ھ کو جومبان (مشرقی جاوا) انڈونیشیا میں ہوئی اور یہیں 7 رمضان 1366ھ کو وصال فرمایا، مزار جومبان (مشرقی جاوا) میں ہے۔ آپ تلمیذِ خلیفۂ اعلیٰ حضرت شیخ عابد بن حسین مکی، فیض یافتہ علمائے انڈونیشیا و مکہ مکرمہ، بانی و رئیس جمیعۃُ نہضۃِ العُلَماء (عظیم دینی و فلاحی تنظیم)، استاذُ العلماء، مفتیِ اسلام، صاحبِ کرامات ولیُّ اللہ، کئی کتب کے مصنف اور انڈونیشیا کی مؤثر ترین شخصیت ہیں۔[12] 13 شاعرِ اسلام مولانا سیّد محمد ناصر جلالی دہلوی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت دہلی میں ہوئی اور انتقال 7 رمضان 1385ء کو کراچی میں ہوا، تدفین خاموش کالونی قبرستان لیاقت آباد میں ہوئی۔ آپ عالمِ دین، شیخِ طریقت، علمی و ادبی شخصیت، سحرُ البیان خطیب اور اچھے شاعر تھے، آپ نے چھ اخبار یا ماہنامے جاری کئے، آپ شبیہِ غوثُ الاعظم حضرت شاہ سیّد علی حسین اشرفی جیلانی کچھوچھوی کے خلیفہ تھے۔[13] 14 محدّثِ اعظم حجاز، فضیلۃُ الشیخ سیّد محمد بن علوی مالکی ادریسی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1362ھ مکہ شریف میں ہوئی اور 15 رمضان 1425ھ کو وصال فرمایا، جنۃ المعلیٰ میں تدفین ہوئی۔ آپ جیّد عالمِ دین، عارفِ کامل، استاذُ العلماء، کئی کتب کے مصنف، خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند اور عالمگیر شہرت کے مالک تھے۔[14]

---

(1) الاستیعاب، 1/453، مواھب لدنیہ، 1/327 (2) طبقاتِ ابن سعد، 3/317، زرقانی علی المواھب، 11/133 (3) اتحاف الاکابر، ص374 (4) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/130 (5) تذکرۃ الانساب، ص203 (6) تذکرۂ علماء و مشائخ سرحد، ص198 تا 206 (7) اللہ والے کلیات مناقب، ص467 (8) سیر اعلام النبلاء، 6/476، شذرات الذھب، 1/366 (9) سیر اعلام النبلاء، 11/438، طبقات الصوفیہ للسلمی، ص224 (10) المقدمۃ الحضرمیہ، ترجمۃ المؤلف، ص13 تا 34 (11) فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، 1/469 تا 477 (12) نثر الجواھر والدرر، 2/1521 (13) حیات مخدوم الاولیاء، ص395، 396، انوار علمائے اہل سنّت سندھ، ص986 تا 991 (14) محدث اعظم حجاز کی وفات اور سعودی صحافت، ص20 تا 30۔



رمضانُ المبارک کے اہم واقعات ایک نظر میں

یومِ ولادتِ غوثِ پاک یکم رمضان المبارک	حضرت شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت یکم رمضانُ المبارک 471 ہجری کو ہوئی، آپ حسنی حسینی سید، مقامِ غوثیت پر فائز، عابد و زاہد، ولی کامل اور سلسلہ عالیہ قادریہ عطاریہ رضویہ کے سترھویں شیخ طریقت ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438، 1439، 1440 اور 1441ھ)
عرس فاطمۃ الزہراء 3 رمضان المبارک	نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہزادی حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا کا وِصال 3 رمضانُ المبارک 11 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا، آپ کا نِکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا، آپ حضراتِ حسنینِ کریمین کی والدہ اور جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439 اور 1440ھ)
عرس خدیجۃ الکبریٰ 10 رمضان المبارک	حُضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی پہلی شریکِ حیات حضرت سیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وِصال اعلانِ نبوت کے دسویں سال، 10 رمضانُ المبارک کو مکۃُ المکرمہ میں ہوا اور تدفین جنّتُ المعلیٰ میں ہوئی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ)
یومِ ولادتِ امام حسن 15 رمضان المبارک	حضرت سیِّدُنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت 15 رمضانُ المبارک 3 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی، آپ حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے شہزادے، مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے نواسے اور جنّتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 اور 1441ھ)
عرس شہدائے بدر 17 رمضان المبارک	اسلام اور کفر کی پہلی جنگ 17 رمضانُ المبارک 2 ہجری میں مقامِ بدر پر ہوئی، جس میں 14 (6 مہاجر اور 8 اَنصار) صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان نے جامِ شہادت نوش فرمایا، 70 کفار قتل اور 70 گرفتار ہوئے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 اور 1439ھ)
عرس عائشہ صدیقہ 17 رمضان المبارک	اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وِصال 17 رمضانُ المبارک 57 یا 58 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوا، آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی، حُضور نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی محبوب ترین رفیقۂ حیات، عالمہ، عابدہ، زاہدہ، طیبہ، طاہرہ، محدثہ، فقیہہ اور مجتہدہ ہیں۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438 اور 1439ھ)
عرس مولا علی مشکل کُشا 21 رمضان المبارک	خلیفۂ چہارم، امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم نے 21 رمضانُ المبارک 40 ہجری کو جامِ شہادت نوش فرمایا، آپ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد ہیں اور آپ ہی نے بچوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439 اور 1440ھ)
عرس رُقیہ بنتِ رسولُ اللہ رمضان المبارک 2 ہجری	رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی شہزادی حضرت سیِّدَتُنا رُقیہ رضی اللہ عنہا کا وِصال رمضانُ المبارک 2 ہجری میں مدینۂ منوّرہ میں ہوا، آپ رضی اللہ عنہا کا نِکاح خلیفۂ سوم حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ)
فتحِ مکۂ مکرمہ رمضان المبارک 8 ہجری	رمضانُ المبارک 8 ہجری میں مکۂ مکرمہ فتح ہوا، مکی مدنی آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خانۂ کعبہ کو بتوں سے پاک فرمایا اور کعبہ شریف کے اندر نماز ادا فرمائی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

نوٹ: "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

رَمَضانُ المبارک اور شوّالُ المکرم کے چند اہم واقعات

21 رَمَضانُ المبارک 40 ہجری
عرس امیرُ المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438ھ تا 1441ھ اور مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "کراماتِ شیرِ خدا" پڑھئے)

رَمَضانُ المبارک 50 ہجری
عرس اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا صفیہ بنتِ حیی رضی اللہ عنہا
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے)

27 رمضانُ المبارک
"شبِ قدر" ہزار مہینوں سے افضل رات
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ رمضان المبارک 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ رمضان" پڑھئے)

10 شوّالُ المکرم 1272 ہجری
یومِ ولادتِ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438، صفر المظفر 1439 تا 1441ھ اور خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" صفر المظفر 1440ھ پڑھئے)

11 شوّالُ المکرم 569 ہجری
عرس سلطان نورُ الدّین محمود بن محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438ھ اور 1439ھ پڑھئے)

15 شوّالُ المکرم 3 ہجری
عرس حضرت حمزہ و شہدائے اُحُد
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438، 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ" پڑھئے)

شوّالُ المکرم 8 ہجری
عرس شہدائے غزوۂ حُنین
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1439ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "سیرتِ مصطفیٰ" پڑھئے)

شوّالُ المکرم 54 ہجری
عرس اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا سودہ رضی اللہ عنہا
(مزید معلومات کے لئے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1438ھ اور مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "فیضانِ اُمّہاتُ المؤمنین" پڑھئے)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

نابینا (BLIND) اسپیشل پرسنز کے لئے خوشخبری



دعوتِ اسلامی کے ڈپارٹمنٹ اسپیشل پرسنز کی عظیم کاوش مدنی قاعدہ بریل طرز تحریر میں

اس کے ذریعے بینائی سے محروم افراد کے لئے الفاظ و قواعد کی پہچان اور قرآن پاک سیکھنا آسان ہو جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ یہ مدنی قاعدہ حاصل کرنے کے لیے ان نمبر زپر رابطہ فرمائیں:

03024811716 / 03135025763

الحمد للہ دعوتِ اسلامی کے شعبہ اسپیشل پرسنز ڈپارٹمنٹ کے زیرِ اہتمام اس سے پہلے بھی چار رسائل ① انمول ہیرے ② پراسرار خزانہ ③ بڈھا پجاری ④ غسل کا طریقہ بریل طرز تحریر میں شائع ہو چکے ہیں جبکہ کل 26 کتابیں تیار کی جا چکی ہیں۔

رمضان المبارک 1443ھ

اپریل 2022ء کا

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

لارہا ہے آپ کے لئے

بہت ہی دلچسپ، معلوماتی اور علمی مضامین



"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے

بکنگ اور مزید تفصیلات کے لئے:

Call/SMS/WhatsApp: +92313-1139278

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ ونافلہ اور دیگر مدنی عطیات (چندے) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے!

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

ISBN 978-969-631-974-0
0125764

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net